اسلام قبول کرنیوالے نومسلم بھائیوں کی کہانی خود انکی زبانی

نسیمِ ہدایت کے جھونکے

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

www.KitaboSunnat.com

افادات

داعی اسلام مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ

سرپرست ماہنامہ ارمغان وناظم جامعۃ الامام ولی اللہ اسلامیہ

پھلت یوپی مظفرنگر

مرتب

مفتی محمد روشن شاہ قاسمی

مہتمم دارالعلوم سونوری ضلع کولہ مہاراشٹر

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنیوالے نومسلم بھائیوں کی کہانی خود انکی زبانی

نسیمِ ہدایت کے جھونکے

جلد اوّل

پسند فرمودہ
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

افادات
داعی اسلام مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ
سرپرست ماہنامہ ارمغان و ناظم جامعۃ الامام ولی اللہ اسلامیہ
پھلت

مرتب
مفتی محمد روشن شاہ قاسمی
مہتمم دارالعلوم سونوری ضلع گولڈ مبار اشٹر

www.kitabosunnat.com

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 32213768

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داعئ اسلام مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب مدظلہ کی اجازت سے طبع شدہ

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : دسمبر ۲۰۱۰ء علمی گرافکس
ضخامت : 736 صفحات

Rs-480/-

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
بیت العلوم اردو بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نشان سلسلہ	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
☆	عرض مرتب	۵
☆	مقدمہ: حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی	۷
☆	تقریظ مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی مدظلہ	۱۱
☆	آیئے عہد وفا تازہ کریں	۱۴
۱	عبداللہ بھائی / رودیپ چند اہیر سے ایک ملاقات	۱۷
۲	ڈاکٹر صفیہ / سروج شالنی سے ایک ملاقات	۳۲
۳	بہن عائشہ / بلوندر کور سے ایک ملاقات	۴۵
۴	جمیلہ بہن / پشپا سے ایک ملاقات	۵۹
۵	ماسٹر محمد عامر / بلبیر سنگھ سے ایک چشم کشا ملاقات	۷۲
۶	طیب بھائی / رام ویر سے ایک ملاقات	۸۷
۷	ڈاکٹر سعید احمد / شیلندر کمار ملہوترا سے ایک چشم کشا ملاقات	۹۸
۸	ڈاکٹر محمد حذیفہ / رام کمار سے ایک ملاقات	۱۰۹
۹	جناب عبدالرحمٰن / انل راؤ سے ایک ملاقات	۱۲۳
۱۰	جناب ازر محمد / رام پھل سے ایک ملاقات	۱۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱	انجینئر محمد خالد رونود کمار کھنہ سے ایک ملاقات	۱۵۲
۱۲	توحید بھائی رودھرمیندر سے ایک ملاقات	۱۶۶
۱۳	عبداللہ کنکی رنجیو پٹنائک سے ایک ملاقات	۱۷۶
۱۴	بھائی ڈاکٹر محمد احمد ررام چندر سے گفتگو	۱۸۹
۱۵	سہیل صدیقی ر یوراج سنگھ سے ایک چشم کشا ملاقات	۲۰۱
۱۶	ماسٹر عبدالواحد رسنجیو استھانا سے ایک ملاقات	۲۱۱
۱۷	محمد اسحاق راشوک کمار سے ایک دلچسپ ملاقات	۲۲۱
۱۸	محمد سلمان ربنواری لال سے ایک ملاقات	۲۳۰
۱۹	بھائی حسن ابدال رجے وردھن سے ایک ملاقات	۲۴۳
۲۰	ندیم احمد صاحب سے ایک ملاقات	۲۵۵
☆	ماہنامہ ارمغان کا مختصر تعارف	۲۶۵

ضروری اعلان

کتاب ''نسیم ہدایت کے جھونکے'' کی افادیت کے پیش نظر تمام کتب خانے والوں اور اہل خیر حضرات کو بغیر کسی حذف و اضافہ اور مرتب سے تحریری اجازت کے حصول کے بعد طباعت کی عام اجازت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مرتب

زیر نظر کتاب ''نسیم ہدایت کے جھونکے'' دراصل ان نومسلم بھائیوں کے انٹرویوز کا مجموعہ ہے جو خداوند عالم کی توفیق وعنایت اور داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی اوران کے رفقاء کی کوششوں سے نعمت اسلام اور ہدایت کے نور سے سرفراز ہوئے ان نومسلم بھائیوں کے قبول اسلام کے تفصیلی حالات و واقعات ماہ نامہ ''ارمغان'' میں مسلسل شائع ہوتے رہے ہیں اور الحمدللہ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

''ماہ نامہ ارمغان'' پھلت ضلع مظفر نگر (یو پی) سے داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے، جس کے ایڈیٹر حضرت مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی ہیں اور اس رسالہ کے پبلشر قاری نصیر احمد صاحب خوشحال پوری ہیں جو اسے مفید سے مفید تر بنانے ہر خاص و عام تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں رسالہ کی پبلی سٹی کے سلسلہ میں موصوف ایک مرتبہ دارالعلوم سونوری تشریف لائے تو اس موقع پر بندہ کی مرتب کردہ کتابوں کا سرسری جائزہ لینے کے بعد انھوں نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ماہ نامہ ارمغان میں شائع شدہ نومسلم بھائیوں کے انٹرویوز یکجا کر کے اگر کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو دینی کام کرنے والے احباب بڑے پیمانے پر مستفید ہو سکتے ہیں جبکہ بندہ ''ارمغان'' کے ان اہم انٹرویوز کو موقع بہ موقع فوٹو کاپی کروا کر ساتھیوں میں تقسیم کروایا کرتا تھا اور اسکا بڑا اچھا اثر یہ ہوتا تھا کہ اکثر پڑھنے والے احباب اس سے تأثر لے کر دعوت کے کام کے لئے عملاً کھڑے ہو جاتے ، یہ صورتحال بندہ کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سامنے تھی لہٰذا جب قاری صاحب نے اس کا حکم فرمایا تو بندہ کے دل میں بھی اس کام کے کرگزرنے کا داعیہ پیدا ہوا لہٰذا اللہ کا نام لیکر اس کی توفیق وتائید سے ہم نے پہلی جلد کے کام کا فوراً آغاز کردیا ہے، الحمدللہ چند دنوں کی مسلسل کوششوں کے بعد ہم قبول اسلام کی داستان پر مبنی انٹرویوز کا حسین وجمیل گلدستہ مرتب کرکے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، یہ کام مکمل ہونے کے بعد بندہ نے دہلی کا سفر کیا، حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی سے مورخہ ۳ رمئی ۲۰۰۹ء کو دہلی میں تفصیلی ملاقات کی اور اس کتاب کے لئے تقریظ اور کتاب کے لئے نام کی درخواست کی تو حضرت نے نام بھی تجویز فرمایا اور تقریظ بھی عنایت فرمائی، اللہ حضرت کا سایہ عاطفت تادیر انسانیت کے سروں پر قائم رکھے اور ہم سب کو ان سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے کتاب کو اللہ پاک نے ایسی مقبولیت عطا فرمائی کہ پہلا ایڈیشن ۲۵ روز کے قلیل مدت میں ہاتھو ہاتھ نکل گیا دوسرا ایڈیشن اغلاط کی تصحیح کے بعد نئی ترتیب وتزئین کے ساتھ آپ حضرات کے خدمت میں پیش ہے محترم مولانا عبدالمنصور صاحب ندوی زید مجدہم ڈونگرگاؤنوی ضلع آکولہ اور برادم محمد یعقوب علی ولد جناب میرواجد علی صاحب عادل آبادی نے اس کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی فرما کر مفید مشورے دیئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور دعوتی کارگزاریوں کی اس دستاویز کی طباعت کو ہدایت عامہ کا سبب اور امت مسلمہ کے لئے دعوت کے کام پر کھڑا ہونے کا ذریعہ بنائے۔

محمد روشن شاہ قاسمی

مہتمم دارالعلوم سونوری

۲۶ ر رجب المرجب ۱۴۳۰ھ م ۲۰ رجولائی ۲۰۰۹ء، بروز پیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

منبع اخلاق، مشفقِ انسانیت، داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی
خلیفۂ مجاز مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ و
عارف باللہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ

خالق کائنات فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ،عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر ،عَلِيْم وَخَبِيْر رب نے اپنے سچے کلام میں بانگ دہل یہ اعلان فرمایا: هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورہ التوبہ)

''وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے، گو مشرکین کیسے ہی ناخوش ہوں'' حجاز مقدس کی حد تک جناب رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں دین حق دوسرے تمام باطل مذاہب پر غالب آ گیا تھا، مگر یہ عالمینی دین سارے عالم میں غالب ہونا ہے، اللہ کے سچے نبی ﷺ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ ہر کچے اور پکے گھر میں اسلام داخل ہو کر رہے گا، قرب قیامت کے اکثر آثار ظاہر ہو چکے ہیں، اسلام کا پیغام پوری انسانیت تک پہنچانے کی ذمہ داری ختم نبوت کے صدقے میں ہمیں عطا کی گئی تھی، اس فرض منصبی سے مجرمانہ غفلت کی وجہ سے دین حق اسلام (جو خیر محض ہے) کا تعارف لوگوں کو نہ ہو سکا، اور پوری دنیا میں اس عدم واقفیت کی وجہ سے، یا غلط واقفیت کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ اپنے نقطۂ عروج پر ہے، مگر اللہ کی شان ہادی اور اس کی ربوبیت کے قربان، کہ اسلام، قرآن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کے خلاف اس پروپیگنڈہ سے عام انسانوں میں اسلام کو جاننے کا تجسس بڑھ رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ لوگ اسلام کو، مسلمانوں کے کردار معاملات اور اخلاق سے جانتے تھے، مگر اب جدید ذرائع ابلاغ کی کثرت خصوصاً انٹرنیٹ کی ایجاد نے حقیقی اسلام لوگوں کے بستروں تک پہنچا دیا ہے، اس کی وجہ سے پورے عالم میں جوق در جوق لوگ اسلام قبول کرتے دکھائی دیتے ہیں اور حیرت ناک بات یہ ہے کہ قبول اسلام کے واقعات مغربی ملکوں میں زیادہ ہیں جہاں سے خاص طور پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے، روحانیت، اہل محبت اور مذہب سے جنون کی حد تک تعلق رکھنے اور مسلمانوں کے بعد مذہب پر سب سے زیادہ قربانی دینے والوں کے ہمارے پیارے ملک ہندوستان میں بھی اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ پوری دنیا میں بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے والوں کے حالات پر غور کیا جائے تو تین باتیں خاص طور پر حیرت ناک ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ ان خوش قسمت ہدایت یاب ہونے والے نومسلموں کے قبول اسلام میں مسلمانوں کی دعوتی کوشش کا دخل بہت کم ہے، اسلام کی کسی چیز میں کشش محسوس کر کے، اسلام مخالف کسی پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اسلام کو جاننے کا شوق پیدا ہوا، اسلام کا مطالعہ کیا اور مسلمان ہو گئے، یا اپنے مذہب کی کسی رسم سے انفعال کے نتیجہ میں مذاہب کا تقابلی مطالعہ ہدایت کا ذریعہ بنا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان خوش قسمت دستر خوان اسلام پر آئے ہوئے نومسلم مہمانوں کے ایمان، تعلق مع اللہ، دین کیلئے قربانی اور دعوت کے جذبہ کو دیکھ کر خیر القرون کے مسلمان یاد آجاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا حال اللہ کے اس فرمان کا کھلا مظہر ہے۔

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (سورہ محمد)

"اور اگر تم روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے" اشاعت اسلام کے ان واقعات کی کثرت کے ساتھ جب ہم پوری دنیا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات کے تناظر میں غور کرتے ہیں تو انتہائی خطرناک فکر کی بات سامنے آتی ہے کہ جس تیزی کے ساتھ بلکہ جس طرح جوق در جوق نئے لوگ اسلام کے سایہ میں آتے دکھائی دیتے ہیں اسی کثرت سے مسلمانوں کے مرتد ہونے واقعات بھی دکھائی دیتے ہیں، بعض مرتبہ تو تعداد اور معیار کے لحاظ سے بالکل متوازی تبدیلی کا فیصلہ دکھائی دیتا ہے، کسی علاقہ میں جتنے نئے لوگ مسلمان ہوتے ہیں اتنے ہی مسلمان مرتد ہو جاتے ہیں یا جس معیار کا غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوا اسی معیار کا کوئی مسلمان مرتد ہو گیا۔

دسترخوان اسلام پر آنے والے ان نو وارد خوش قسمت نومسلموں کی داستانیں، ہم رسمی اور خاندانی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والی اور جھنجھوڑنے والی ہوتی ہیں اور ان سے جہاں ایک طرف یاس میں آس دکھائی دیتی ہے، وہیں اپنے دعوتی فریضہ سے غفلت کی وجہ سے تبدیلی کی وارننگ بھی سنائی دیتی ہے، کسی نہ کسی طرح اشاعت اسلام کے یہ واقعات ایمانی حرارت پیدا کرنے اور غفلت و جمود توڑنے کا ذریعہ بنتے ہیں، مسلمانوں میں ان خوش قسمت نومسلموں کے حالات پڑھ کر غیرت ایمانی پیدا ہو اور دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو حوصلہ ملے اور ان کی زندگی سے دعوتی تجربات سامنے آئیں، اس مقصد سے الحمدللہ ماہنامہ ارمغان نے چند سالوں سے ہر ماہ ایک نومسلم کی آپ بیتی کا سلسلہ بطور انٹرویو "نسیم ہدایت کے جھونکے" کے عنوان سے شروع کیا تھا، یہ اشاعت اپنے مقصد میں بہت کامیاب ہوئی، ملک کے مختلف رسائل، اخبارات نے ان کو شائع کیا، ان کے مجموعے شائع ہوئے اور اردو کے علاوہ ملک کی دوسری زبانوں میں ترجمے شائع ہونے لگے، اس سے الحمدللہ ملک بلکہ بیرون ملک میں مسلمانوں میں بڑا دعوتی جذبہ پیدا ہوا اور ایک طرح سے صدیوں کا جمود ٹوٹا۔

یہ انٹرویو اس حقیر کے فرزند میاں **احمد اَوّاہ ندوی** اور ان کی بہنوں **اسماء ذات الفوزین امت اللہ** اور **مثنیٰ ذات الفیضین سدرہ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے لئے ہیں، ان آپ بیتیوں کے بعض مجموعے کتابی شکل میں پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں، مگر اب مکمل طور پر کام کرنے کے لئے ہمارے ایک بلند ہمت رفیق، داعی الی اللہ، خادم قرآن وسنت، محب ومکرم جناب مفتی روشن شاہ صاحب قاسمی زید لطفہٗ نے نئی ترتیب کے ساتھ شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے، مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حوصلہ اور بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے، انھوں نے لسان تبلیغ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری نور اللہ مرقدہٗ سے اپنے ذاتی اور طویل تعلق کی بنا پر خاص استفادہ کیا ہے اور ہمارے تبلیغی اکابرین کی تقریروں اور ملفوظات کی ترتیب واشاعت کا مبارک کام اللہ نے ان سے لیا ہے اور بہت کم وقت میں خود الحمد للہ علاقہ میں تعلیم ودعوت کے سلسلہ میں قابل رشک خدمات ان سے لی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو دینی دعوتی خدمات کے لئے بھی بڑے جذبہ اور سلیقہ سے نوازا ہے، انھوں نے نومسلموں کی ان تمام آپ بیتیوں کو جو ارمغان میں شائع ہوئی ہیں ترتیب وار مرتب کر کے اشاعت کا پروگرام بنایا ہے، یقیناً ایک مبارک قدم ہے اور مفتی صاحب موصوف کی طرف سے ملت کے لئے ایک مبارک تحفہ ہے، جسے وہ ''نسیم ہدایت کے جھونکے'' کے نام سے ملت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

میں مفتی صاحب موصوف کو اس اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، بہ دل وجان دعا ہے کہ یہ مجموعہ خیر امت کے افراد کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر پھر ماضی کی عزت اور خیر امت کے منصب پر لانے کا ذریعہ بنے اور مفتی موصوف کے لئے ذخیرۂ آخرت اور سعادت دارین کے حصول کا وسیلہ ثابت ہو۔

خاک پائے خدامِ دین

محمد کلیم صدیقی

جمعیت شاہ ولی اللہ، پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

۲ / جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی زید مجدہم
استاذ تفسیر وفقہ جامعہ الامام شاہ ولی اللہ اور
ایڈیٹر ماہنامہ ارمغان، پھلت، مظفر نگر یوپی

دعوت دین مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے، اسی عمل سے ان کی سر بلندی اور سرفرازی رہی۔ اور اس کو ترک کرنے کی وجہ سے وہ خدا و خلق کی نگاہ میں بے اعتبار اور بے حیثیت ہوتے گئے، مسلمانوں کو موجودہ زمانہ میں جتنے مسائل درپیش ہیں اور ان کی انفرادی اور اجتماعی حیثیت کے لئے جو چیلنج موجود ہیں ان سب کا حل اور مشترک علاج کار دعوت سے عملاً وابستگی ہے، اسپین کے مسلمان دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے کس چیز میں پیچھے تھے؟ مال و دولت کی ان کے پاس کی نہیں تھی علم وفن فلسفہ و سائنس میں دنیا کی پیشوائی کر رہے تھے، لیکن داعیانہ صفت کے فقدان کے بعد کوئی دنیاوی اور علمی ترقی ان کے قومی اور مذہبی وجود کی ضامن نہیں بن سکی۔

اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ دنیا کے ہر خطہ میں اپنے مذہب وعقیدہ اور تہذیبی وثقافتی شناخت کے ساتھ باعزت زندگی گزاریں اور انہیں آبرومندانہ پھلنے پھولنے کے مواقع حاصل ہوں تو انہیں سب سے پہلے اس کار منصبی کی طرف پوری توجہ کرنی ہی پڑے گی، قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیتوں کے سیاق و سباق اسکے ظاہر و باطن اور بین السطور پر غور کرنے سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوتی ہے، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ:٦٧)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رسول! جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو، اگر تم نے یہ نہ کیا تو تم نے کارِ رسالت کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تم کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا، ماہنامہ ارمغان (پھلت ضلع مظفرنگر یوپی) جو ایک خالص دینی دعوتی رسالہ ہے اس کے مقاصد میں ابتدا ہی سے یہ جذبہ شامل ہے کہ خدا کے بندوں کو خدا سے ملانے اور بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے کے لئے ملت اسلامیہ کو آمادہ کیا جائے اور انہیں ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے اس سلسلہ میں دینی دعوتی ذہن رکھنے والے اہل قلم خصوصاً داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کی مختلف موضوعات کی دعوتی تحریروں کے ساتھ "نسیم ہدایت کے جھونکے" کے عنوان سے ہر ماہ اسلام قبول کرنے والی ایک خوش نصیب شخصیت کے انٹرویوز کا سلسلہ شروع کیا گیا الحمدللہ یہ سلسلہ توقع سے بڑھ کر کارآمد اور مفید ثابت ہوا اور اس نے ملک کی جامد فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا، خصوصاً دعوت کی راہ کے مختلف مسائل کو سمجھنے اور اس سلسلہ کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی راہ ہموار ہوئی اور بڑے پیمانے پر دعوتی ذہن سازی کا کام انجام پایا، ایک ارب سے زائد آبادی کے اس ملک میں جہاں تقریباً ہر پانچواں فرد مسلمان ہے اور خیر امت ہونے کے سبب داعی الی اللہ کے منصب پر فائز ہے، اتنی بڑی تعداد تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر صوبہ اور ہر شہر سے یہ آواز بلند ہو اور چراغ سے چراغ جلتے رہیں ،مقامِ شکر ہے کہ ملک کے ایک ممتاز عالم و مصنف اور داعی دین مفتی محمد روشن شاہ قاسمی نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا اور ان انٹرویوز کو نئی ترتیب و تزئین کے ساتھ پیش کر دیا موجودہ زمانہ میں دعوت کے لئے ماحول بہت سازگار ہے، پوری دنیا میں قبول اسلام کی لہر چل رہی ہے اور لوگ از خود اسلام کی خیر کی طرف لپک رہے ہیں اس لئے اگر تھوڑی سی دردمندی اور انسانیت کو دوزخ سے بچانے کی تڑپ اور فکر کے ساتھ دعوت پیش کی جائے تو توقع سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں، ان تمام انٹرویوز کا یہی مشترکہ پیغام ہے، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی اس دردمندانہ گفتگو پر یہ تحریر ختم کی جاتی ہے: کیا اسلام کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ وہ اقوام بھی دریوزہ گری چھوڑ کر اپنے روایتی استغناء اور غیرت مندی کی بنیادوں پر کھڑی ہوں اور اپنے اساسی مقصد (دعوت الی اللہ) کو سنبھالے جس سے اس کی حقیقی برتری کا جلوہ دنیا پھر ایک بار دیکھ لے جو صرف دعوتِ دین ہی کے راستہ سے نمایاں ہو سکتا ہے۔"

(دینی دعوت کے قرآنی اصول، مؤلفہ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ ص:۱۶)

وصی سلیمان ندوی

۸ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغازِ سخن

آیئے عہدِ وفا تازہ کریں

زمین وآسمان کے مالک جس نے اس پوری کائنات کو اپنے حکم سے پیدا فرمایا اس کو خوبصورتی عطا کی اور اپنی انگنت مخلوقات سے اس کو آباد کیا، اس نے اس پوری کائنات کو اپنے تعارف، پہچان اور شناخت کا ذریعہ بنادیا، اسی نے اس کی حکمرانی، پاسبانی اور نگرانی کے بطور انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس عالم میں اپنا نائب بنایا، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (ترجمہ: میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں) اور حضرت انسان کی رہنمائی اور رہبری اور رشد و ہدایت کی راہ پر لانے کے لئے نبیوں کا ایک طویل سلسلہ جاری فرمایا جو حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر آکر منتہی ہوا تاکہ یہ انسان وہ عہد الست بھول نہ جائے جو اس نے عالم بالا میں اپنے پروردگار سے کیا تھا، اللہ کے یہ برگزیدہ بندے اپنے اپنے دور میں قوموں قبیلوں اور خاندانوں میں بھیجے گئے اور دین کا، ایمان کا، اخلاق کا، انسانیت کا سبق بھٹکے ہوئے انسانوں کو دیتے رہے اور اخیر میں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اس کارزار عالم میں اس سلسلہ کی آخری کڑی بن کر تشریف لائے اور دنیا کے باطل ایوانوں میں توحید خداوندی کی ایک پراثر آواز سے لرزہ پیدا کر دیا اور انسان کو انسانیت کا وہ سبق جو اس نے بھلا دیا تھا پوری قوت، طاقت، ہمت اور قربانی کے ساتھ یاد دلایا آپ ﷺ کی یہ آواز کہ ”اے لوگو! لا الٰہ الا اللّٰہ کہو کامیاب ہوجاؤ گے“ مکہ کے ایک بنجر پہاڑ کی چوٹی سے بلند ہوئی اور پورے عالم میں پھیل گئی آپ ﷺ اپنے ساتھ خدا کی طرف سے ایسا دستورالعمل اور قانون و شریعت لیکر آئے جو انسانی فطرت کا ہمراز اور دمساز تھا زمین و آسمان نے کبھی اتنے مؤثر اور ہمہ گیر قانون کا تجربہ نہیں کیا تھا، لہٰذا باطل کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساریان کی نظام اس کے سامنے فیل ہو گئے اور قرآنی تعلیمات، اس کی آیات اور نشانات کے ذریعے انسان نے انسانیت کا ایسا سویرا دیکھا جس میں ساری تاریکیاں کافور ہو گئیں۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورہ الصف آیت:۹) ترجمہ 'وہی ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دیکر اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تا کہ دین کے تمام بناوٹی شکلوں پر اس سچے دین کو غالب کر دے چاہے مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہ جائیں' یہ لازوال ابدی ہدایت کا سرچشمہ وہ قرآن مجید ہے جس کے بارے میں خود اسکے بھیجنے والے نے یہ کہا" یہ ایک پیغام ہے تمام انسانوں کے لئے اور یہ بھیجا گیا اس لئے کہ ان کو اس کے ذریعے خبردار کیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے۔"

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے صرف رہبر انسانیت ہی بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ان کو شرافت اور زندگی کے لئے صلاح وفلاح اور صفات حسنہ کا نمونہ بھی بنا کر بھیجا مزید یہ کہ انسانیت کو راہ راست اور معیار اعلیٰ پر لانے کے لئے ایسی کاوش کے ساتھ بھیجا جس سے انسانوں کو جانوروں جیسی بے مہار زندگی سے نکال کر خیر و کامیابی کی زندگی میں داخل ہونے کی راہ ملی، رب العالمین نے اسی بنیاد پر ان کو رحمت للعالمینی کی صفت عطا فرمائی، وہ امت جس کی طرف آپ بھیجے گئے اس کو بھی دعوت الی اللہ اور کلمہ توحید کو عام کرنے کے لئے ایسے مکلف بنایا گیا کہ جس کے کرنے پر ہی اسکی خیر وفلاح اور کامیابی و کامرانی کو مقدر کیا گیا، كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ... الخ، لہٰذا تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ امت نے جب جب دعوت کی ذمہ داری کو پورا کیا وہ کامیاب رہی اور جب جب اس فریضہ سے غافل ہوئی امت ذلت ورسوائی سے دوچار ہوئی، انفرادی اعتبار سے ہو یا اجتماعی اعتبار سے جب جب پیاسی قوموں تک حق وصداقت کی بات اور کلمہ توحید کی دعوت پیش کی گئی، ایمان واسلام کی بارشیں برسیں، نسیم ہدایت کے جھونکے چلے اور اسکے دامن میں سلگتی، سسکتی، تڑپتی، کراہتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانیت نے راحت وآرام چین وسکون اور اطمینان کی سانس لی آج کے اس پُر آشوب دور میں بھی الحمد للہ جو لوگ اس فرض منصبی کو ادا کرنے میں سرفروشانہ جدوجہد کر رہے ہیں، خداوند عالم اپنے فضل اوران کی محنتوں سے بھٹکتے انسانوں کو جادۂ حق وصراط مستقیم سے ہم کنار کررہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی تڑپ کڑھن سوز واضطراب اور انکادرد لیکر پوری انسانیت کو مخلوق پرستی کی لعنت سے نکال کر خالق سے جوڑنے اور کفر اور شرک کی بھول بھلیوں سے نکال کر توحید کی شاہ راہ پر لانے کی کوشش کریں، اسی کے ساتھ یہ موازنہ بھی کریں کہ اس فرض منصبی کو ادا کرنے میں ہم کہاں تک اپنی ذمہ داریوں کو نبھار ہے ہیں، اور جو واقعات آپ ﷺ کی زندگی میں پیش آئے ہمیں ان سے کہاں تک مناسبت ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اس ذمہ داری کو پس پشت ڈال دیا کہیں ایسا تو نہیں کہ دھکے کھا کھا کر جس پیغام کو رسول اللہ ﷺ نے ہم تک پہنچایا تھا اسے ہم دھکے دے دے کر اپنے گھروں سے نکال رہے ہیں کیا کسی کو کفر وشرک کی حالت میں دیکھ کر ہمارا دل بے چین ہوتا ہے، کیا کسی کو کفر کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے دیکھ کر ہماری آنکھیں نم ہوتی ہیں، کیا طائف کے واقعہ کی کوئی جھلک ہماری زندگی میں پیش آئی کیا خواب میں بھی دعوت کے لئے کسی گھاٹی میں نظر بندی کی سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہے، پھر ہم کیسے آپ کے امتی ہیں امت کے کندھوں پر ڈالی گئی ان آفاقی ذمہ داریوں کا تقاضہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اسوہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو سمجھیں اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر دعوت اہل الایمان کے لئے متحرک ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد کو وفا کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں اور امت کی زبوں حالی پستی و ذلت کا علاج اسی نسخۂ شفاء سے کریں جسے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد کے ہاتھوں میں دیا تھا، اللہ ہم سب کو اپنا فرض منصبی ادا کرنے کی توفیق دے،

محمد روشن شاہ قاسمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بھائی (دیپ چند اہیر) سے ایک ملاقات

اسلام قبول کرنے کی پاداش میں حرا کو زندہ جلا دیا گیا

> حرا نے جلتی آگ میں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور چیخی "میرے اللہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا! میرے اللہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا، اپنی حرا سے محبت کرتے ہیں نا، ہاں میرے اللہ، آپ غارِ حرا سے بھی محبت کرتے ہیں اور گڑھے میں جلتی حرا سے بھی محبت کرتے ہیں نا، آپ کی محبت کے بعد مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ،

عبد اللہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ،

سوال: عبداللہ بھائی آپ کے علم میں ہوگا کہ ہمارے یہاں پھلت سے ایک میگزین ارمغان کے نام سے نکلتی ہے اس میں کچھ عرصے سے دسترخوانِ اسلام پر آنے والے خوش قسمت لوگوں کے انٹرویو کا سلسلہ چل رہا ہے، اس کے لئے میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جواب: احمد بھائی (آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے کہا) مجھ جیسے ظالم اور کمینے آدمی کی باتیں اس مبارک میگزین میں دے کر کیوں اسے گندہ کرتے ہیں؟

سوال: نہیں عبداللہ بھائی! ابی (میرے ابا جان حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ رہے تھے، آپ کی زندگی اللہ کی قدرت کی ایک عجیب نشانی ہے، ان کی خواہش ہے کہ آپ کا انٹرویو ضرور شائع کیا جائے۔

جواب آپ کے ابی اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر دے، میں اپنے کو ان کا غلام مانتا ہوں، ان کا حکم ہی تو میں سر جھکاتا ہوں، آپ جو سوال کریں میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

سوال پہلے آپ اپنا تعارف کرائیے؟

جواب اگر میں یہ کہوں کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے آج تک میں دنیا کا سب سے ظالم ترین، بدترین اور خوش قسمت ترین انسان ہوں بلکہ درندہ ہوں، تو یہ میرا بالکل سچا تعارف ہوگا۔

سوال یہ تو آپ کا جذباتی تعارف ہے آپ اپنے گھر اور خاندان کے بارے میں بتائیے؟

جواب میں ضلع مظفر نگر کی بڑھانہ تحصیل کے ایک مسلم راجپوت اکثریت کے ایک گاؤں کے اہیر (گڈریہ) کے گھر اب سے بیالیس یا تینتالیس سال قبل پیدا ہوا میرا گھرانہ بہت مذہبی ہندو اور جرائم پیشہ تھا والد اور چاچا ایک گروہ کے سرکردہ لوگوں میں تھے، لوٹ مار، ظلم خاندانی طور پر گھٹی میں پڑا تھا، ۱۹۸۷ء میں میرٹھ کے فسادات کے موقع پر اپنے باپ کے ساتھ رشتے داروں کی مدد کے لئے میرٹھ رہا ہم دونوں نے کم از کم پچیس مسلمانوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا، اس کے بعد مسلم نفرت کے جذبہ سے متاثر ہو کر بجرنگ دل میں شامل ہوا، بابری مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں ۱۹۹۰ء میں شاملی میں کتنے ہی مسلمانوں کو قتل کیا، ۱۹۹۲ء میں بڑھانہ میں بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا، بڑھانہ کا ایک بہت مشہور نام کا بدمعاش، مگر سچا مسلمان تھا، جس سے پورے علاقے کے غیر مسلم ڈرتے تھے، میں نے اپنے ساتھی کے ساتھ اس کو گولی ماری، اس مسلم دشمنی میں مجھ درندے نے ایک ایسی ظالمانہ حرکت بھی کی،،، (دہاڑیں مار کر روتے ہوئے) کہ شاید ایسی بربریت اور ظالمانہ حرکت آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کسی نے نہ دیکھی ہوگی اور نہ سنی ہوگی اور نہ خیال کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔۔۔ (پھر دیر تک روتے رہے)

سوال: آپ اپنے قبول اسلام کے بارے میں سنائیے؟

جواب: شریف کے ۳۰ رویں پارے میں ایک سورۃ بروج ہے نا، اس میں آگ کی کھائی والوں کے بارے میں اللہ نے کہا ہے کہ وہ برباد ہوئے اور ہلاک کئے گئے یہ سورت شاید میرے بارے میں اتری ہے بس اتنا ہے کہ وہ آگ والے ہوئے، یہ کہا گیا، کیا آیت ہے عربی میں سنائیے؟ یعنی ہلاک کردئے گئے اور برباد ہوئے آگ کی خندق والے۔

سوال: اعوذ باللہ ...بسم اللہ...قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ

جواب: اگر یہ کہیں رحم کیا گیا آگ والوں پر تو عربی میں کیا ہوگا؟

سوال: رحم اصحاب الاخدود النار ذات الوقود

جواب: ہاں اگر میرے بارے میں یہ آیت اترتی تو یہ ہوتا کہ رحم اصحاب الاخدود النار ذات الوقود

سوال: آپ اپنا واقعہ بتائیے؟

جواب: ہاں میرے بھائی بتا رہا ہوں، مگر کس منھ سے بتاؤں اور کس دل سے بتاؤں میرا پتھر دل بھی اس واقعہ کو سنانے کی ہمت نہیں رکھتا۔

سوال: پھر بھی بتائیے، شاید ایسا واقعہ ...زیادہ لوگوں کے لئے عبرت کا ذریعہ ہو،

جواب: ہاں بھئی واقعی میرے قبول اسلام کا واقعہ ہر مایوس کے لئے امید دلانے والا ہے کہ وہ کرپا وان اور دیالو (ارحم الراحمین) خدا جب میرے ساتھ ایسا کرم کرسکتا ہے تو کسی کو مایوس ہونے کی کہاں گنجائش ہے، تو سنو احمد بھائی، میرے ایک بڑے بھائی تھے، اتنے ظلم اور جرائم کے باوجود ہم دونوں بھائیوں میں حد درجہ محبت ہے میرے بھائی کی دو لڑکیاں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دولڑکے تھے اور میرے کو کوئی اولاد نہیں ہے، ان کی بڑی لڑکی کا نام ہیرا تھا وہ عجیب دیوانی لڑکی تھی بہت ہی بھاؤک (جذباتی) جس سے ملتی بس دیوانوں کی طرح اور جس سے نفرت کرتی پاگلوں کی طرح کبھی کبھی ہمیں یہ خیال ہوتا کہ شاید اس پر اوپری اثر ہے، کئی سیانوں وغیرہ کو بھی دکھایا، مگر اس کا حال جوں کا توں رہا اس نے آٹھویں کلاس تک اس کول میں پڑھا، بڑی ہوگئی اس کو گھر کے کام کاج میں لگادیا، مگر اس کو آگے پڑھنے کا بہت شوق تھا اور اس نے گھر والوں کی مرضی کے بغیر ہائی اس کول کا فارم بھر دیا آٹھ دن تک کھیتوں میں مزدوری کی تا کہ فیس بھرے اور کتابیں بھی لے، جب کتابیں اس کی خود سمجھ میں نہیں آئی تو وہ برابر میں ایک بامن (برہمن) کے گھر اس کی لڑکی سے پڑھنے جانے لگی، برہمن کا ایک لڑکا بدمعاش اور ڈاکو تھا، نہ جانے کس طرح میری بھتیجی ہیرا کو اس نے بہکایا اور اس کو لے کر رات کو فرار ہوگیا وہ اس کو لے کر بڑوت کے پاس ایک جنگل میں جہاں اس کا گروہ رہتا تھا پہنچا، وہ اس کے ساتھ چلی تو گئی مگر وہاں جا کر اسے اپنے ماں باپ کی عزت جانے اور ان کی بدنامی اور اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ چپکے چپکے روتی تھی۔

اس گینگ میں ایک ادریس پور کا مسلمان لڑکا بھی رہتا تھا ایک روز اس نے روتے ہوئے دیکھ لیا اس نے رونے کی وجہ معلوم کی اس نے بتایا کہ میں کم عمری اور کم سمجھی میں اس کے ساتھ آ تو گئی، مگر مجھے اپنی عزت خطرے میں لگ رہی ہے اور میرے ماں باپ کی پریشانی مجھے بہت یاد آرہی ہے، اس کو ہیرا پر ترس آگیا اور اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان اپنے عہد کے سچے کو کہتے ہیں، **میں تجھے اپنی** بہن بناتا ہوں، میں تیری عزت کی حفاظت کروں گا اور تجھے اس جنگل سے **نکال کر صحیح سلامت** تیرے گھر پہنچانے کی کوشش کروں گا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ لڑکی تو بہت بہادر اور اپنے ارادے کی پکی معلوم ہوتی ہے ہمیں اپنے گروہ میں ایک دو لڑکیوں کو ضرور شامل کرنا چاہیے اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اس کی ضرورت ہوتی ہے، اب جنگل میں اس کو ساتھ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو لڑکوں کے کپڑے پہناؤ، اس کی بات سب ساتھیوں کی سمجھ میں آگئی، ہیرا کو کپڑے پہنا کر لڑکا بنایا گیا اور وہ ساتھ لے کر پھرتے تھے، اس نے دیکھا دس بارہ لوگوں میں اس مسلمان کا حال سب سے الگ تھا، وہ بات کا پکا تھا، اچھی رائے دیتا تھا جب مال بنتا تھا تو اس میں کچھ غریبوں کا حصہ رکھتا تھا ہیرا کو الگ کمرے میں سلاتا تھا اور رات کو بار بار اٹھ کر دیکھتا تھا کہ کوئی ساتھی ادھر تو نہیں آیا، جب کچھ روز ہیرا کو ان کے ساتھ ہوگئے اور ان کو اطمینان ہوگیا کہ وہ ان کے گینگ کی ممبر بن گئی ہے تو اس سے چوکسی کم کردی گئی۔

اب اس نے ایک روز ہیرا کو ایک بہانے سے بڑوت بھیجا اور ہیرا سے کہا کہ تو وہاں تانگہ میں بیٹھ کر ہمارے گھر ادریس پور چلی جانا اور وہاں جا کر میرے چھوٹے بھائی سے سارا حال سنانا اور کہنا کہ تیرے بھائی نے بلایا ہے اور اس کو بتا دینا کہ وہ یہاں آ کر یہ کہے کہ وہ لڑکی بڑوت والوں نے شک میں پکڑ کر پولیس والوں کو دے دی ہے ہیرا نے ایسا ہی کیا، اس کا بھائی جنگل میں گیا اور اپنے بھائی سے جا کر کہا اس لڑکی کو بڑوت والوں نے پکڑ کر پولیس کو شک میں دے دیا ہے، اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ ہیرا کو تھانے بھیج دو اور وہ جا کر تھانہ میں کہے کہ ایک گروہ مجھے گاؤں سے اٹھا لایا کسی طرح میں چھوٹ کر آگئی ہوں مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے، ہیرا نے ایسا ہی کیا، بڑوت تھانے والوں نے بڑھانہ تھانہ سے رابطہ کیا، وہاں پر اس لڑکی کے اغوا کرنے کی رپوٹ پہلے ہی لکھی ہوئی تھی لیڈیز پولیس لے کر بڑھانہ تھانہ کے لوگ بڑوت آئے اور تھانہ سے اس ہیرا کو لے گئے ہیرا کو لے کر ہمارے گاؤں آئے ہم نے اسے گھر رکھ تو لیا مگر ایسی بدچلن لڑکی کو گھر میں کس طرح رکھیں، ہیرا نے بتایا کہ مجھے تو گروہ اٹھا کر لے گیا، مگر میں نے اپنی عزت کی حفاظت کی ہے کسی کو یقین نہ آیا، ایک پڑھے لکھے رشتہ دار بھی آگئے انھوں نے کہا کہ ڈاکٹری کرالو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم دونوں: ٹی ڈاکٹری کے لئے بڑھانہ اسپتال اس کو لے کر گئے اور خیال یہ تھا کہ اگر اس کی عزت سلامت ہے تو واپس لائیں گے، ورنہ مار کر بڑھانہ کی ندی میں ڈال آئیں گے، اللہ کا کرم ہوا کہ ڈاکٹر نے رپوٹ دی کہ اس کی عزت معو! ہے، خوشی خوشی اس کو لے کر گھر آئے مگر وہ اب مسلمانوں کا بہت ذکر کرتی تھی اور بار بار ایک مسلمان لڑکے کی شرافت کی وجہ سے اپنے بچ جانے کا ذکر کرتی تھی، وہ مسلمانوں کے گھر جانے لگی وہاں ایک لڑکی نے اس کو دوزخ کا کھٹکا اور جنت کی کنجی کتاب دے دی، مسلمانوں کی کتاب میں نے گھر میں رکھی دیکھی تو میں نے اس کو بہت مارا اور خبردار کیا کہ اگر اس طرح کی کتاب میں نے گھر میں دیکھی تو تجھے کاٹ کر ڈال دوں گا، مگر اس کے دل میں اسلام گھر کر گیا تھا اور اسلام نے اس کے دل کی اندھیری کوٹھری کو اپنے پرکاش (نور) سے پرکاشت (منور) کر دیا تھا، اس نے مدرسہ میں ایک مسلمان لڑکی کے ساتھ جا کر ایک مولانا صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا اور چپکے چپکے نماز سیکھنے لگی اور وہ سمے پر (وقتاً فوقتاً) نماز پڑھنے لگی مسلمان ہونے کے بعد وہ شرک کے اندھیرے گھرانے میں گھٹن محسوس کرنے لگی، وہ بالکل اداس اداس سی رہتی، ہر وقت ہنسنے والی لڑکی وہ ایسی ہی ہوگئی جیسے اس کا سب کچھ بدل گیا ہو، نہ جانے کس کس طرح اس نے پروگرام بنایا اور وہ پھر گھر سے چلی گئی، ایک مولانا صاحب اس کو اپنی بیوی کے ساتھ پھلت چھوڑ آئے، پھلت کچھ روز احمد بھائی آپ کے یہاں رہی، شاید آپ کو یاد ہوگا۔

: ہاں ہاں حرا باجی! ارے وہ حرا باجی کہاں ہے! ہمارے گھر والے تو ان کی طرف سے بہت فکر مند ہیں، وہ بڑی نیک انسان تھیں حیرت ہے کہ آپ حرا باجی کے چچا ہیں۔

: ہاں احمد بھائی! اس کا نام آپ کے ابی نے حرا رکھا تھا اور اس نیک بخت بچی کا ظالم اور قاتل چچا میں ہی ہوں۔۔۔(روتے ہوئے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: پہلے تو یہ سنائیے کہ حرا باجی کہاں ہیں؟

جواب: بتا رہا ہوں، میرے بھائی بتا رہا ہوں اے ۔بہ ظلم!۔ ورندگی کی داستان، جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ مولانا صاحب نے اس کو احتیاط کے طور پر دہلی اپنی بہن کے یہاں بھیج دیا وہ وہاں رہی، وہاں اس کو بہت ہی مناسب ماحول ملا وہ مولانا صاحب کی بہن کے یہاں رہی، وہ ان کو رانی پھوپی کہتی تھی آپ کی امی نے بھی اس کو بہت پیار دیا اور رانی پھوپی نے اس کی بہت تربیت کی، شاید ایک ڈیڑھ سال وہ دہلی رہی، پھلت اور دہلی کے قیام نے اس کو ایسا مسلمان بنا دیا کہ اب اگر قرآن حکیم نازل ہوتا تو احمد بھائی شاید نام لے کر اس ایمان والی شہید بچی کا ضرور ذکر ہوتا، اسے اپنے گھر والوں سے بہت محبت تھی خصوصاً اپنی ماں سے بہت محبت تھی، اس کی ماں بہت بیمار رہتی تھیں، ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ میری ماں مرگئی ہے آنکھ کھلی تو اس کو ماں کی بہت یاد آئی اگر ایمان کے بغیر اس کی ماں مرگئی تو کیا ہوگا یہ سوچ کر وہ رونے لگی اور اس کی چیخیں لگ گئی، گھر کے سبھی لوگ اٹھ گئے اس کو سمجھایا تسلی دی، وقتی طور پر وہ چپ ہوگئی مگر بار بار اس کو خواب کو یاد کر کے رونا آتا تھا اور آپ کے ابی کو ابی جی کہتی تھی، بار بار وہ اپنی ماں کو یاد کرتی اور گھر جانے کی اجازت مانگتی مگر آپ کے ابی اس کو سمجھاتے کہ تمہارے گھر والے تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے اور مار دیں گے اور اس سے زیادہ یہ کہ تمہیں پھر ہندو بنا لیں گے، ایمان کے خطرے سے وہ رک جاتی مگر پھر اس کو گھر یاد آتا تو گھر جانے کی ضد کرتی، بہت مجبور ہو کر مولانا نے اس کو اجازت دی مگر سمجھایا کہ تم صرف اپنے گھر والوں کو اسلام کی دعوت دینے کی نیت سے گھر جاؤ اور واقعی اگر تمہیں اپنے گھر والوں سے محبت ہے تو محبت کا سب سے ضروری حق یہ ہے کہ تم ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کرو، ہیرا نے کہا کہ وہ تو اسلام کے نام سے بھی چڑھتے ہیں وہ ہرگز اسلام نہیں قبول کر سکتے، اس نے گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بتایا تھا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دینگے تو پھر وہ کفر اور شرک سے بھی اسی طرح چڑھنے لگیں گے جس طرح اسلام سے چڑھتے ہیں، مولانا صاحب نے اس سے کہا کہ تم بھی تو اسلام سے اسی طرح چڑھتی تھی جس طرح اب شرک سے نفرت کرتی ہو، اللہ سے دعا کرو اور مجھ سے عہد کرو کہ میں گھر اپنی ماں اور گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کی فکر میں جارہی ہوں، اگر تم اس نیت سے جاؤ گی تو اول تو اللہ تمہاری حفاظت کریں گے اور اگر تم کو تکلیف بھی ہوئی تو وہ تکلیف ہوگی جو ہمارے نبی ﷺ کی اصل سنت ہے اور اگر تمہارے گھر والوں نے تمہیں مار بھی دیا تو تم شہید ہوگی اور شہادت جنت کا مختصر ترین راستہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری شہادت خود ان کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہوگی، اگر تم گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کے لئے اپنی جان بھی دے دوگی وہ ہدایت پا جائیں گے تو تمہارے لئے سستا سودا ہوگا۔

مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس کو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے ہدایت کی دعا کر نیا ور دعوت کی نیت سے اپنے گھر جانے کا عہد کرنے کو کہا، وہ دہلی سے پھلت اور پھر گھر آ گئی، ہم لوگ اس کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئے، میں نے اس کو جوتوں اور لاتوں سے مارا اس نے یہ تو نہیں بتایا کہ میں کہاں رہی؟ البتہ یہ بتا دیا کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں اور اب مجھے اسلام سے کوئی ہٹا نہیں سکتا، ہم اس پر سختی کرتے تو وہ رو رو کر الٹا ہمیں مسلمان ہونے کو کہتی، اس کی ماں بہت بیمار تھی، دو مہینہ کے بعد وہ مرگئی تو وہ اس کو دفن کے لئے مسلمانوں کو دینے کو کہتی رہی کہ میری ماں نے میرے سامنے کلمہ پڑھا ہے، وہ مسلمان مری ہے، اس کو جلانا بڑا ظلم ہے مگر ہم لوگ کس طرح اس کو دفن کرتے، اس کو جلا دیا، روز ہمارے گھر میں ایک فساد ہوتا، کبھی وہ بھائیوں کو مسلمان ہونے کے لئے کہتی کبھی وہ باپ کو، ہم لوگوں نے اس کو میرٹھ اس کی نانیہال میں پہنچا دیا، اس کے ماموں اس کی مسلمانی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز آگئے اور انہوں نے مجھے اور میرے بھائی کو بلایا کہ اس ادھرم (لامذہب) کو ہمارے یہاں سے لے جاؤ، ہم لوگ روزروز کے جھگڑوں سے عاجز آگئے ہیں۔

میرے نے بجرنگ دل کے ذمہ داروں سے مشورہ کیا سب نے اسے مار ڈالنے کا مشورہ دیا میں اسے گاؤں لے آیا، ایک دن جا کر ندی کے کنارے پانچ فٹ گہرا گڑھا کھودا، میں اور بڑے بھائی دونوں اس کو گاؤں لے جانے کے بہانے لے کر چلے کہ تیری بوا کے یہاں جارہے ہیں، اس کو شاید سپنے (خواب) میں معلوم ہو گیا تھا وہ نہائی اور نئے کپڑے پہنے اور ہم سے کہا کہ چچا آخری نماز تو پڑھنے دو، جلدی سے نماز پڑھی اور خوشی خوشی دلہن سی بن کر ہمارے ساتھ چل دی، آبادی سے دور راستہ سے الگ جانے کے باوجود اس نے ہم سے بالکل نہیں پوچھا کہ بوا کا گھر ادھر کہاں؟ ندی کے بالکل پاس جا کر اس نے ہنس کر اپنے باپ سے پوچھا آپ مجھے بوا کے گھر لے جارہے ہیں یا پیا کے گھر (دیر تک روتے ہوئے۔۔۔)

پانی منگا کر پلاتے ہوئے، ہاں بات پوری کر دیجئے؟

کس دل سے پوری کروں؟ ہاں بھائی پوری تو کرنی ہی ہے میرے تھیلے میں پانچ لیٹر پٹرول تھا، ہیرا کا حقیقی باپ اور میں ظالم چچا دونوں کے ساتھ وہ بچی مومنہ عاشقہ اور شہیدہ ہم اس کو لے کر گڑھے کے پاس پہنچے جو ایک روز پہلے پروگرام کے تحت کھودا تھا، اس درندہ چچا نے یہ کہہ کر اس پھول سی بچی کو اس گڑھے میں دھکا دیدیا کہ تو ہمیں نرک کی آگ سے کیا بچائے گی، لے خود مزا چکھ نرک کا، گڑھے میں دھکا دیکر میں نے اس کے اوپر وہ سارا پٹرول ڈال دیا اور ماچس جلائی، میرے بڑے بھائی بس روتے ہوئے اس کو کھڑے دیکھتے رہے، جلی ہوئی ماچس کی تیلی اس پر لگی کہ آگ اس کے نئے کپڑوں میں بھڑک گئی، وہ گڑھے میں کھڑی ہوئی اور جلتی آگ میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیخی ”میرے اللہ! آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا، میرے اللہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا، میرے اللہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا، اپنی حرا سے بہت پیار کرتے ہیں نا، ہاں میرے اللہ آپ غار حرا سے بھی محبت کرتے ہیں نا، گڑھے میں جلتی حرا سے بھی محبت کرتے ہے نا، آپ کی محبت کے بعد مجھے کسی کی ضرورت نہیں“ اس کے بعد اس نے زور زور سے کہنا شروع کیا: ”پتاجی اسلام ضرور قبول کر لینا؛ چاچا مسلمان ضرور ہو جانا، چاچا مسلمان ضرور ہو جانا“ (ہچکیوں سے روتے ہوئے)

اس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں بھائی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر چلا آیا، بھائی صاحب مجھ سے کہتے رہے کہ ایک بار اور سمجھا کر دیکھ لیتے مگر مجھے ان پر غصہ آیا، بعد میں واپس آتے ہوئے ہم نے گڑھے کے اندر سے زور زور سے لا الہ الا اللہ کی آوازیں آتی سنیں اور ہم اپنے فریضہ کو ادا کرنا سمجھ کر چلے تو آئے مگر اس شہید محبت کا یہ اخیر جملہ مجھ درندہ اور سفاک کے پتھر دل کو ٹکڑے کر گیا، میرے بھائی گھر آ کر بیمار پڑ گئے ان کے دل میں صدمہ سا بیٹھ گیا اور یہ بیماری ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی، مرنے کے دو دن پہلے انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ ہم نے زندگی میں جو کیا وہ کیا، مگر اب میری موت حرا کے دھرم پر جائے بغیر نہیں ہو سکتی، تم کسی مولانا صاحب کو بلا لاؤ، میں بھی بھائی صاحب کے حال کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا، ہمارے یہاں مسجد کے امام صاحب مل گئے، ان کو لے کر آیا، انہوں نے ان سے کلمہ پڑھانے کو کہا، کلمہ پڑھا، اپنا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا اور مجھ سے کہا کہ مجھے مسلمانوں کے طریقے پر مٹی دینا، میرے لئے یہ بہت مشکل بات تھی مگر میں نے بھائی کی انم اچھا (آخری خواہش) پوری کرنے کے لئے یہ کیا کہ ان کے علاج کے بہانے دہلی لے گیا، وہاں پر اسپتال میں داخل کیا، وہیں ان کی موت ہوئی، وہ بہت اطمینان سے مرے، پھر ہمدرد کے ایک ڈاکٹر سے میں نے یہ حال سنایا تو انہوں نے وہاں سنگم وہار کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کچھ مسلمانوں کو بلا کران کے دفن وغیرہ کا انتظام کیا۔

سوال: عجیب واقعہ ہے؟ آپ نے اپنے اسلام قبول کرنے کا حال نہیں بتایا؟

جواب: وہی بتا رہا ہوں، اسلام سے میری دشمنی کچھ تو کم ہوگئی تھی مگر بھائی کے مسلمان ہو کر مرنے کا بھی مجھے دکھ تھا، بھائی صاحب کے مسلمان مرنے سے مجھے یہ یقین آ گیا کہ میری بھابھی بھی ضرور مسلمان ہوگئی ہوگی، مجھے ایسا لگا کہ کسی مسلمان نے ہمارے گھر پر جادو کردیا ہے اور وہ دلوں کو باندھ رہا ہے، ایک ایک کر کے سب اپنے دھرم کو چھوڑ رہے ہیں، تو میں نے بہت سے سیانوں سے بات کی، میں ایک تانترک کی تلاش میں شاملی سے اون جا رہا تھا، بس میں سوار ہوا تو بس کسی مسلمان کی تھی، ڈرائیور بھی مسلمان تھا، اس نے ٹیپ میں قوالی چلا رکھی تھی، بڑھیا نام کی قوالی تھی اس نے ہمارے نبی ﷺ کے، ایک بڑھیا کی خدمت اور بڑھیا کے ان کو سمجھانا اور پھر بڑھیا کے مسلمان ہونے کا قصہ تھا، اسپیکر میرے سر پر تھا، بس تھنجھانہ رکی، اس قوالی نے میری سوچ کو بدل دیا، مجھے خیال ہوا کہ جس نبی کا یہ قصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا، میں اون کے بجائے تھنجھانہ اتر گیا اور خیال ہوا کہ مجھے اسلام کے بارے میں پڑھنا چاہئے، اس کے بعد شاملی بس میں بیٹھ گیا، اس میں بھی ٹیپ بج رہا تھا، پاکستان کے مولانا قاری حنیف صاحب کی تقریر تھی مرنے اور مرنے کے بعد کے حالات پر ان کی تقریر تھی، مجھے شاملی اترنا تھا مگر وہ تقریر پوری نہیں ہوئی تھی، شاملی اڈے پر پہنچ کر ڈرائیور نے ٹیپ بند کر دیا، مجھے تقریر سننے کی بے چینی تھی بس مظفر نگر جانی تھی، میں نے تقریر سننے کے لئے مظفر نگر کا ٹکٹ لیا، بکھرا پہنچ کر وہ تقریر ختم ہوگئی، اس تقریر نے اسلام سے میرے فاصلہ کو بہت کم کر دیا، میں بڑھانہ روڈ پر اترا اور گھر جانے کے لئے بڑھانہ کی بس میں سوار ہوا، میرے قریب ایک مولانا صاحب بیٹھ گئے، ان سے میں نے کہا کہ میں اسلام کے بارے میں کچھ پڑھنا چاہتا ہوں یا معلومات کرنا چاہتا ہوں، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری اس سلسلہ میں مدد کریں، انہوں نے کہا آپ پھلت چلے جائیں اور مولانا کلیم صاحب سے ملے، ان سے مناسب آدمی ہمارے علاقے میں آپ کو نہیں ملے گا، میں نے پھلت کا پتہ معلوم کیا اور گھر جانے کے بجائے پھلت پہنچا، مولانا صاحب وہاں نہیں تھے، اگلے روز صبح کو آنے والے تھے، رات کو ایک ماسٹر صاحب نے مجھے مولانا صاحب کی کتاب ''آپ کی امانت، آپ کی سیوا میں'' دی، یہ کتاب اس کی زبان اور دل کو چھونے والی باتوں نے، مجھے شکار کر لیا، مولانا صاحب صبح سویرے کے بجائے اگلے روز شام کر پھلت آئے، میں نے مغرب کے بعد ان سے مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں معلومات کرنے آیا تھا، مگر آپ کی امانت نے مجھے شکار کر لیا، مولانا صاحب بہت خوش ہوئے، ۱۳ جنوری ۲۰۰۰ کو مجھے کلمہ پڑھایا، میرا نام عبداللہ رکھا، رات کو میں وہیں رکا، میں نے مولانا صاحب سے ایک گھنٹہ کا وقت مانگا اور اپنے ظلم و بربریت کے ننگے ناچ کی کہانی سنائی، مولانا صاحب میری بھتیجی حرا کی کہانی سن کر دیر تک روتے رہے اور بتایا کہ حرا ہمارے یہاں ہی رہی اور میری بہن کے پاس دہلی رہی، مولانا صاحب نے مجھے تسلی دی کہ اسلام پچھلے سارے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، مگر میرے دل کو اس کا اطمینان نہ ہوا اس درجہ سفاکی بربریت کو کس طرح معاف کیا جا سکتا ہے۔

مولانا صاحب مجھ سے کہتے تھے، اسلام سے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اپنے دل کے اطمینان کے لئے آپ نے اتنے مسلمانوں کو قتل کیا، اب آپ کچھ مسلمانوں کی جان بچانے کی کوشش کریں، قرآن نے کہا ہے کہ نیکیاں گناہوں کو زائل کر دیتی ہیں، اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ میں اپنی دل کی تسلی کے لئے اور اپنے ظلم کی قسمت جگانے کے لئے کوشش کرتا ہوں کہ کسی حادثہ میں کسی بیماری میں، کوئی مسلمان مرتے جا رہا ہو تو میں اس کو بچانے کی کوشش کروں، یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ مرنے والے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بچانے والا کون ہوں، مگر کوشش کرنے والا بھی، کرنے والے کی طرح ہوتا ہے، اس لئے کوشش کرتا ہوں۔

گجرات میں دنگے ہوئے، تو میں نے موقع غنیمت جانا، میرے اللہ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے خوب موقع دیا، میں نے وہاں پر ہندو بن کر بہت سے مسلمانوں کو محفوظ جگہ پر پہنچایا، یا پہلے سے خطرے سے ہوشیار کیا، پہلے جا کر ہندوؤں کے مشورہ میں شامل ہوا اور دس گیارہ بھیڑ کے حملوں کی میں نے مسلمانوں کو اطلاع دے کر اپنے گاؤں سے، حملے سے پہلے ہی بھگا دیا، ایک کام تو میرے اللہ نے مجھ سے ایسا کرایا جس سے مجھے ضرور بڑی تسلی ہوتی ہے، آپ نے سنا ہوگا کہ بھاؤ نگر میں ایک مدرسہ میں چار سو بچوں کو مدرسہ کے اندر جلانے کا پروگرام تھا، میں نے وہاں تھانہ انچارج شرما کو اطلاع دی اور ان کو تیار کیا، بھیڑ کے آنے کے دس منٹ پہلے پیچھے کی دیوار میں نے اپنے ہاتھ سے توڑی اور اللہ نے چار سو معصوموں کی جان بچانے کا نئے ذریعہ بنایا، میں تین مہینہ تک گجرات جا کر پڑ گیا پھر بھی میرے ظلم اتنے زیادہ ہیں کہ یہ سب کچھ اس کے برابر نہیں ہو سکتا، بس ایک بار مولانا صاحب نے مجھے تسلی دی کہ اللہ کی رحمت کے لئے کیا مشکل ہے کہ موت کا وقت اور بہانہ تو اس نے خود طئے کیا ہے، جس اللہ نے آپ کو ہدایت سے نواز دیا وہ اللہ آپ کو معاف کرنے پر کیوں قادر نہیں، اس سے دل مطمئن ہوا، مولانا صاحب نے مجھے اسلام سیکھنے کے لئے جماعت میں جانے کا مشورہ دیا، میں نے دو ماہ کا وقت مانگا، گاؤں سے مکانات اور زمینیں سستے داموں میں فروخت کیں اور دہلی جا کر مکان لیا، بیوی اور دو بھتیجوں اور ان کی بہن کو تیار کیا اور پھلت لے جا کر کلمہ پڑھوایا، اس میں مجھے دو ماہ کے بجائے ایک سال لگا، پھر جماعت میں وقت لگا، میرا دل ہر وقت اس غم میں ڈوبا رہتا ہے کہ اتنے مسلمانوں اور پھول سی بچی کا اس سفاکی سے قتل کرنے والا کس طرح معافی کا مستحق ہے، مولانا صاحب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے قرآن شریف پڑھنے کو کہا اور خاص طور پر بروج سورت کو بار بار پڑھنے کو کہا، اب وہ مجھے زیادہ یاد ہے اور اس کا ترجمہ بھی، ۱۴۰۰ سو سال پہلے کیسی تچی بات میرے اللہ نے کہی تھی، مجھے ایسا لگتا ہے کہ غیب کے جاننے والے خدا نے ہمارا ہی نقشہ کھینچا ہے،

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ، النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ، اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ، وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ، وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ، الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ [illegible] شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ (البروج:۴تا۹)

ترجمہ: ”خندقوں والے ہلاک کر دیے گئے، یعنی آگ کی خندقیں جن میں ایندھن جھونک رکھا تھا، جب کہ وہ ان کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو سختیاں وہ اہلِ ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابلِ تعریف ہے، وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔“

احمد بھائی اس سورت کو آپ حبیب اللہ حرا کی تڑپا دینے والی آخری صداؤں پر غور کریں: میرے اللہ آپ مجھے دیکھ رہیں ہے نا! میرے اللہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا! ہاں! میرے اللہ آپ غارِ حراء سے بھی محبت کرتے ہیں، اپنی حراء سے بھی پیار کرتے ہیں نا! آپ کی محبت کے بعد مجھے کسی کی محبت کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ چاچا جی اسلام ضرور قبول کر لینا، چاچا مسلمان ضرور ہو جانا، چاچا مسلمان ضرور ہو جانا۔ (ہچکیوں سے روتے ہوئے)

[illegible]: اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے اس کا کہنا مان لیا آپ بہت خوش قسمت ہیں اس ظلم کے [illegible] کو رحمت اور اسلام کے نور کا ذریعہ اللہ نے آپ کے لئے بنا دیا۔

[illegible]: میں نے کہا اس کا کہنا مانا؟ ہدایت کا فیصلہ کرنے والے اس سے محبت کرنے والے اللہ نے اس کا کہنا مانا، مجھ جیسا درندہ کب اس کرم کے قابل تھا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: بہت بہت شکریہ عبداللہ بھائی!

جواب: احمد بھائی آپ دعا کریں، اللہ تعالیٰ مجھ سے کوئی ایسا کام ضرور کرادے، جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے کہ میرے مظالم کی تلافی ہو گئی، واقعی قرآن کے اس فرمان میں مجھ جیسے لاعلاج مریض کے لئے بڑا علاج ہے کہ اچھائیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں، اس لئے گجرات فسادات میں کچھ معصوم مسلمانوں کی مدد اور جان بچانے کی کوششوں سے میرے دل کو بڑی تسلی ہوتی ہے۔ (خدا حافظ)

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، فروری ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر صفیہ ﴿سروج شالنی﴾ سے ایک ملاقات

سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس ترقی یافتہ دنیا کو صرف اسلام کی ضرورت ہے اور اسلام کے بغیر یہ دنیا بالکل کنگال ہے، اسماء بہن یہ میں کوئی شاعری نہیں کررہی ہوں، بلکہ اس ترقی یافتہ دنیا کو بہت قریب سے دیکھ کر یہ بات کہتی ہوں، اس کنگال دنیا کو صرف اسلام بنا سکتا ہے ورنہ یہ دنیا دیوالیہ ہوگئی ہے، اس کے دیوالیہ پن اور اندھیرے کا علاج صرف اور صرف اسلام ہے اور یہ دولت صرف اور صرف مسلمان کے پاس ہے پھر بھی اس کنگال دنیا سے ہم مرعوب کیوں ہیں ؟ مجھے افسوس اور حیرت ہوتی ہے جب میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ اس دیوالیہ اور اندھیری دنیا میں اپنے پاس دیوالیہ پن کا علاج اور سب سے بڑی دولت رکھنے کے باوجود ہم احساس کمتری میں مبتلا کیوں ہیں؟ ہمیں اس پر شکر ہونا چاہئے بلکہ فخر ہونا چاہئے اور اس دیوالیہ دنیا پر ترس کھانا چاہئے۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء ذات الفوزین: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ڈاکٹر صفیہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

س: ڈاکٹر صاحبہ، ابی کا اجمیر سے فون آیا تھا، انھوں نے بتایا کہ آپ کا فون آیا تھا، میں آپ کو بلالوں اور آپ سے کچھ باتیں کروں، آپ کے علم میں ہوگا کہ ہمارے یہاں پھلت سے اپنے خونی رشتہ کے بھائی بہنوں خصوصاً برادرانِ وطن تک ان کا دعوتی حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہونچانے اور ان کو دوزخ سے بچانے کی فکر اور ذمہ داری پیدا کرنے اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے ایک اردو میگزین نکلتی ہے اس میں اسلام کے دسترخوان پر آنے والے نئے خوش قسمت بھائیوں کی آپ بیتی ہر ماہ شائع کی جارہی ہے ابی کی خواہش تھی کہ ۲۰۰۵ء کے شمارے میں آپ کا انٹرویو شائع ہو جائے۔

اصل میں میں پندرہ روز سے مولانا صاحب کو فون کرنے کی کوشش کررہی تھی میرے پاس ان کا یوپی اور دہلی کے موبائل تھے مگر مل نہیں رہے تھے، کل اتفاق سے فون مل گیا انہوں نے مجھے دہلی گھر کا نمبر دیا اور بہت تاکید کی کہ آپ فون کر کے ضرور چلی جائیں اس لیے کہ میگزین پریس میں جانا ہے اور بالکل آخری تاریخ ہے مجھے مولانا صاحب نے بتایا کہ یہ انٹرویوز دعوت کا ماحول بنانے میں بڑا رول ادا کر رہے ہیں تو مجھے خیال ہوا کہ میرا بھی اس میں کچھ حصہ (شیئر) ہو جائے آپ مجھ سے جو چاہیں معلوم کریں۔

شکریہ آپ پہلے اپنا تعارف (پریچے) کرائیں۔

میرا پرانا نام سروج شالنی ہے میں ۲۳ ستمبر ۱۹۸۷ء میں لکھنو کے پاس موہن لال گنج میں ایک برہمن خاندان میں پیدا ہوئی میرے والد ڈاکٹر کے اے شرما، پروفیسر تھے اور کارڈیالوجی میں ڈی ایم کیا تھا اس کے بعد کافی زمانہ تک وہ پنتھ ہوسپٹل میں رہے دس سال سے لکھنؤ میں گھر کے قریب کوشش کر کے ٹرانسفر کرالیا، میری (ماتا) والدہ گھریلو خاتون ہیں، میرے والد مزاج کے لحاظ سے بالکل ہندوستانی ہیں وہ صرف مشرقی تہذیب سے اتفاق رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے گھر والوں پر دباؤ دیکر بہت سے ڈاکٹروں کو چھوڑ کر میری ماتا کو پسند کیا اور شادی کی، میرے دو بھائی ہیں ایک بنارس یونیورسٹی میں ریڈر ہیں اور دوسرے بی ایچ ایل میں انجینئر ہیں دونوں مجھ سے بڑے ہیں، میں نے انٹر سائنس بایولوجی میں فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا اور پھر PMT مقابلہ پاس کیا، لکھنؤ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میڈیکل کالج سے ایم۔ بی۔ بی ایس کیا اور مولانا آزاد میڈیکل دہلی سے ایم ڈی کیا، اپنے والد کی خواہش پر کارڈیالوجی (امراض قلب) کو منتخب کیا اب میں AIMS میں D.M. بھی کر رہی ہوں اور آجکل AIMS میں ڈپارٹمنٹ آف کارڈیالوجی میں ملازمت بھی کرتی ہوں، میں نے اب سے ایک سال چھ ماہ چار روز دو گھنٹے پہلے، بیس مئی ۲۰۰۴ء کو برہسپتوار (بروز جمعرات) گیارہ بجے، گرین پارک کی مسجد میں جا کر آپ کے والد صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کے واقعہ اور اس کے اسباب کو آپ ذرا تفصیل سے بتائیے؟

جواب: جون ۲۰۰۳ء میں I.C.C.U بچوں کے وارڈ میں ڈیوٹی پر تھی میں نے دیکھا کہ ایک مولانا صاحب ہریانہ کے ایک بچہ کو دیکھنے آئے، بچہ کے پاس صرف ایک (Attandent) تیماردار کیسے اپنے بچے کو پھونکنے کے لئے کہا' بچے کی ماں ہریانہ والے بچے کے پاس کھڑی ہوگئی، مولانا صاحب نے دوسرے بچے پر بھی دم کیا اس کو دیکھ کر برابر والی ماں نے بھی اپنے بچے کو پھونکنے کے لئے کہا، ایک کے بعد ایک چھ بچوں کے پاس مولانا صاحب آکر کھڑے ہوئے اور پھونکتے رہے، ڈاکٹر تیاگی جو ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے، ان کے راؤنڈ کا ٹائم تھا میں سامنے سے دیکھ کر وارڈ میں آئی اور مولانا صاحب سے پوچھا: آپ کا مریض کون ہے؟ آپ کبھی اس مریض کے پاس، کبھی اس مریض کے پاس آرہے ہیں اور پھونک رہے ہیں، یہ I.C.C.U ہے یہاں پر انفکشن (Infection) کا خطرہ رہتا ہے، مولانا صاحب نے کہا یہ سارے مریض میرے ہیں اس لئے کہ ہمیں ہمارے بڑوں نے یہ بتایا ہے کہ سارے انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں، اس لئے یہاں پر ایڈمٹ ہر مریض سے میرا خونی رشتہ ہے، جس مالک نے آپ کو اور ہمیں پیدا کیا ہے اس کو یہ تیرا میرا بالکل پسند نہیں اور جو چیز ہم پڑھ کر پھونک رہے ہیں وہ اسی مالک کا کلام ہے جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے کلام میں یہ بات کہی ہے، اپنے سچے سندیش واہک حضرت ابراہیم کی زبان سے یہ بات کہلوائی اور حضرت ابراہیم وہ ہیں جن کے نام پر بھارت کے لوگ اپنے کو براہمن (براہیمی) کہلاتے ہیں کہ جب میں بیمار ہوتا ہے تو وہ مالک شفا دیتا ہے یعنی ٹھیک کرتا ہے، آپ روز دیکھتی ہوں گی آپ اپنی سوچ سے اچھی اچھی دوا مریض کو دیتی ہیں اور مریض ٹھیک ہونے کے بعد مرجاتا ہے اور بعض مرتبہ علاج میں غلطی ہوتی ہے اور مریض ٹھیک ہوجاتا ہے، ایسی بات میں نے پہلی بارسنی تھی پچھلے ہفتہ ہمارے وارڈ کے چھ بچے ایکسپائر (مرگئے) ہوگئے تھے، ان میں سے چار بچے تو بہت سندر تھے اور دو ہفتہ تک وارڈ میں رہنے کی وجہ سے مجھے بھی ان سے بہت تعلق ہوگیا تھا، ان کی موت سے دل پر بہت صدمہ تھا، مولانا صاحب کی محبت بھری باتیں سن کر مجھے ایسا لگا کہ مجھے ان کی کچھ اور باتیں سننی چاہیے میں نے مولانا صاحب سے اپنے کیبن میں آنے کو کہا، مولانا صاحب نے میری درخواست قبول کی مولانا صاحب نے مجھ سے کہا آپ میری چھوٹی بہن یا میری اولاد کی طرح ہیں اور محبت سے مجھے بلاکر لائی ہیں تو میری آپ سے درخواست ہے کہ اپنے وارڈ میں آنے والے مریض کو اپنا بچہ یا اپنا بھائی سمجھیں اور ان کے درد اور تکلیف کو اس طرح لیں، مالک نے آپ کو کیسا اچھا موقع دیا کہ آپ کو پریشان حال لوگوں کے درد میں شریک کیا، آپ کو خوب اندازہ ہوگا کہ جس ماں کا بچہ ہو اور وہ اتنا بیمار ہو کہ ICCU میں ایڈمٹ ہو اور سرکاری اسپتال میں ایسے مریض آتے ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں ہو ان کے ساتھ ذرا سی ہمدردی آپ کریں تو ان کے روئیں روئیں، بلکہ انتر آتما سے آپ کے لئے دعائیں نکلیں گی، آخر میں مولانا صاحب نے بڑے درد سے میرا نام پوچھا اور بولے، ڈاکٹر شالنی! آپ میری خونی رشتہ کی بہن ہیں، اس لئے میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں بلکہ وصیت کرتا ہوں اور وصیت اس کو کہتے ہیں جو کوئی مرنے والا اپنے بچے سے مرنے کے وقت اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری بات کے طور پر کہتا ہے کہ آپ وارڈ میں آنے والے کا علاج سب سے بڑی پوجا سمجھ کر کریں آپ کو سینکڑوں سال کی تپسیا اور کٹھن پوجا (مشکل عبادت) میں مالک کے یہاں وہ جگہ نہیں ملے گی جو کسی پریشان حال مریض اور اس کے مصیبت زدہ ماتا پتا کو تسلی دینے میں ملے گی۔

میں نے مولانا صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ میں کوشش کروں گی، مولانا صاحب چلے گئے، ڈاکٹر صاحب کے راؤنڈ کے بعد میں نے پانی پت ہریانہ کے اس بچے کے باپ سے معلوم کیا کہ یہ مولانا صاحب کون ہیں، اس نے بتایا کہ یہ ہمارے حضرت جی ہیں، یہ بہت اچھے آدمی ہیں، ان کے ہاتھوں پر ہزاروں ہندو مسلمان ہو گئے، کافی دنوں تک مجھے مولانا صاحب کی باتوں کا دل پر اثر رہا، خاص طور پر یہ بات کہ یہ سارے مریض میرے ہیں، جس مالک نے ہمیں پیدا کیا اس کو یہ تیرا میرا پسند نہیں، میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ مولانا صاحب کے پھونکنے سے مریضوں کی حالت میں عجیب فرق آیا یہ اور سارے مریض ٹھیک ہو کر وارڈ سے گئے، لیکن کچھ دن گذرنے کے بعد ذہن سے بات نکل گئی، مولانا آزاد میڈیکل کالج میں میری ایک روم پاٹنر ڈاکٹر رینا سنگل تھی وہ گائنی میں ایم، ایس کر رہی تھی اور بعد میں وہ صفدر جنگ اسپتال میں گائنی ڈپارٹمنٹ میں ملازم ہو گئی ہم لوگوں میں خاص دوستی ہے، ایک دن انھوں نے مجھے کھانے پر بلایا کھانے کے بعد باتیں ہو رہی تھیں، ان کے یہاں مسلمان کام کرنے والی آتی تھی، وہی کھانا وغیرہ بناتی تھیں میں نے ان سے کہا تم نے مسلمان کھانا بنانے والی کیوں رکھ رکھی ہے؟ تمہیں کوئی ہندو نہیں ملی؟ وہ کہنے لگیں یہ بڑی اچھی لڑکی ہے بہت ایماندار ہے، کئی بار میرا پرس گر گیا جوں کا توں مجھے لا کر دیا، باتوں باتوں میں مسلمانوں کے بارے میں باتیں ہونے لگیں، ڈاکٹر رینا کہنے لگیں جیسے جیسے ہمارے ویش بلکہ پورے سنسار میں مسلمانوں کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میڈیا میں باتیں آرہی ہیں لوگ مسلمان ہوتے جارہے ہیں، کیسے کیسے بڑے لوگ مسلمان ہورہے ہیں، مائیکل جیکسن کے بارے میں تمہیں معلوم ہوگا وہ بھی مسلمان ہوگیا، ہمارے ہوسپٹل میں کارڈیالوجی میں ایک نوجوان ڈاکٹر بلبیر نام کے ہیں وہ بھی دوایک سال پہلے مسلمان ہوگئے ہیں اور وہ تو بس یہ چاہتے ہیں کہ پورے اسپتال کے لوگ مسلمان ہوجائیں، ایک مریض کے سلسلہ میں ان کو چیک اپ کے لئے بلایا بس مجھ سے کہنے لگے اگر مرنے کے بعد نرک سے بچنا ہے تو مسلمان ہوجاؤ، مجھے یہ سن کر اپنے وارڈ میں آئے مولانا صاحب یاد آگئے اور ان کی ساری باتیں تازہ ہوگئیں، میں نے ڈاکٹر رینا سے کہا آپ مجھے ڈاکٹر بلبیر سے ضرور ملائیں انہوں نے اگلے روز فون کرنے کو کہا اور بتایا کہ اتوار کو ڈاکٹر بلبیر کو میں نے کمرے پر بلایا ہے، آپ دس بجے میرے کمرے پر آجائیں اتوار کے روز میں ڈاکٹر سہگل کے کمرے میں گئی، ڈاکٹر بلبیر بھی آگئے، سانولے رنگ کے بہت ہی سجن نوجوان، جیسے کسی گہری سوچ میں گم ہوں، میں نے ان سے معلوم کیا آپ نے کتنے دن پہلے اسلام قبول کیا، انہوں نے بتایا آٹھ نو سال پہلے، میں نے وجہ معلوم کی تو انہوں نے کہا صرف اور صرف اسلام ہی سچا اور سب سے پہلا اور سب سے اتم دھرم ہے اور اسلام کے بغیر مرنے کے بعد کی زندگی میں نہ تو موکش ہے نہ مکتی (نجات) اور ہمیشہ ہمیشہ کی نرک ہے اور اسلام قبول کرنا آپ کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا میرے لئے، میں نے معلوم کیا کہ آپ نے نام بھی بدل لیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ہاں میرا اسلامی نام ولی اللہ ہے، جس کا ارتھ (معنی) ہے اللہ کا یعنی ایشور کا دوست، میں نے ان سے کہا کہ ایک ڈیڑھ سال پہلے میرے وارڈ میں ایک مولانا صاحب آئے تھے، انہوں نے مجھ سے کچھ باتیں کی تھیں وہ آج تک میرے دل کو لگی ہوئی ہیں وہ وارڈ کے ہر مریض کو پھونک رہے تھے، میرے معلوم کرنے پر کہ آپ کا مریض کونسا ہے انہوں نے کہا کہ سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض میرے ہیں، ہم سب ایک ماں باپ کی اولاد، خونی رشتہ کے بھائی ہیں یہ تیرا میرا' پیدا کرنے والے مالک کو بالکل پسند نہیں ڈاکٹر بلبیر کہنے لگے، مولانا صاحب نے یہ باتیں بالکل سچی کہی تھیں یہ تو اسلام کے اور ہم سب کے رسول حضرت محمد ﷺ نے اپنے آخری حج کے بھاشن میں کہی تھیں، میں نے کہا وہ بھاشن چھپا ہوا ملتا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ہمارے نبی کا ہر بول پوری طرح سورکشت (محفوظ) ہے اور چھپا ہو ملتا ہے میں کسی سے لے کر ڈاکٹر رینا کے ہاتھ آپ کو بھجوادوں گا۔

دو چار روز کے بعد ڈاکٹر رینا سہگل نے مجھے وہ پمفلٹ جس میں انگریزی میں ہمارے نبی ﷺ کے آخری حج کا خطبہ انگلش ٹرانسلیشن کے ساتھ تھا لا کر دیا، اس کو پڑھ کر میں حیران رہ گئی خاص طور پر عورتوں کے بارے میں بار بار ان کی چرچا میرے دل کو اور لگ گئی، مجھے مولانا صاحب کی یاد آئی اور خیال ہوا کیا اچھا ہوتا کہ میں مولانا صاحب کا پتہ لے لیتی، میں نے ہاسپٹل میں پرانے مریضوں کی فائلیں تلاش کیں کہ پانی پت کے مریض کا پتہ مل جائے تو میں خود مریض کے گھر جا کر مولانا صاحب کا پتہ معلوم کروں، مگر مجھے پتہ نہیں مل سکا، مجھے اسلام کو پڑھنے اور اسلام کے بارے میں جاننے کا شوق ہو گیا تھا، میں نے ڈاکٹر بلبیر کا فون لیا اور ان سے ملنے کے لئے وقت طے کیا صفدر جنگ ہوسپٹل جا کر ان کے وارڈ میں ان سے ملی ان سے اسلام کو جاننے کے لئے لٹریچر دینے کو کہا، دوسرے روز وہ میرے ہوسپٹل آئے اور مجھے ایک چھوٹی سی کتاب '' آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' ہندی میں دی اور انہوں نے کہا کہ اسلام کی ضرورت اور اس کے بارے میں جاننے کے لئے یہ چھوٹی سی کتاب سو کتابوں کی ایک کتاب ہے، بس یہ کتاب آپ کو یہ سوچ کر پڑھنی ہے کہ ایک سچا ہمدرد صرف مجھ سے یہ بات کہہ رہا ہے اور آپ کتاب پڑھیں گی تو آپ کو خود ایسا ہی لگے گا میں نے اس کتاب کے لیکھک کے ہاتھ پر ہی اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول کیا ہے کتاب کے دو شبد کتاب کی جان ہے ان کو پڑھ کر آپ کتاب اور کتاب لکھنے والے کو جان جائیں گی، ڈاکٹر بلبیر نے مجھے بتایا کہ وہ دہلی کے پاس یوپی کے ایک شہر کے راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، کتاب دے کر اور کچھ دیر چائے وغیرہ پی کر وہ چلے گئے میں نے وارڈ میں بیٹھ کر وہ کتاب بس ایک بار میں پڑھ ڈالی، کتاب پڑھ کر مجھے مولانا صاحب کی بہت یاد آئی، کتاب نے میرے دل میں اپنی جگہ بنالی تھی، میں نے کتاب کو پڑھ کر ڈاکٹر بلبیر کو فون کیا اور ان سے کہا کہ کتاب کے لیکھک کی اور کوئی کتاب مجھے دیجئے اور اگر ان سے مجھے آپ ملا سکیں تو آپ کا مجھ پر بڑا آبھار (احسان) ہوگا۔

چار روز بعد اٹھارہ مئی تھی، ڈاکٹر بلبیر کا میرے پاس فون آیا انہوں نے بتایا کہ اگر آپ چھٹی لے سکتی ہوں تو ''آپ کی امانت'' کے لیکھک مولانا محمد کلیم صاحب سے گرین پارک کی مسجد میں ملاقات ہو جائے گی میں فوراً تیار ہوگئی، ہم آٹو سے گرین پارک کی مسجد پہونچے، مولانا صاحب گیارہ بجے کے بجائے ساڑھے دس بجے وہاں پہنچ گئے تھے، ان کو آگے سفر کرنا تھا مولانا صاحب کو دیکھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں اسے بھول نہیں سکتی جب میں نے دیکھا کہ آپ کی امانت کے لیکھک مولانا کلیم وہی مولانا صاحب ہیں، جو ڈیڑھ سال پہلے میرے وارڈ میں ہریانہ کے بچے کو دیکھنے آئے تھے اور جن کو میں اس قدر تلاش کر رہی تھی، محبت اور عقیدت سے مولانا صاحب کے قدموں میں گر گئی، مولانا صاحب نے بہت سختی سے منع کیا اور مجھ سے کہا اب کیا دیر ہے، آپ کی امانت پڑھنے کے بعد بھی آپ کو کوئی شک رہ گیا ہے؟ میں حالانکہ مولانا صاحب سے ملنے ہی آئی تھی، مگر میں اپنے کو روک نہیں سکی اور میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ میں مسلمان ہونے ہی آئی ہوں، مولانا صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے فوراً کلمہ پڑھایا اور میرا اسلامی نام سروج شالنی کی جگہ صفیہ شالنی (ایس شالنی) رکھا مولانا صاحب نے مجھے کچھ کتابیں لکھ کر دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نماز یاد کرنے اور پڑھنے کی تاکید کی۔

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے اس کا اعلان کیا یا نہیں؟

جواب: مولانا صاحب نے مجھے اعلان کرنے کے لئے سختی سے منع کر دیا، مگر پھر بھی میں نے اپنے خاص خاص لوگوں سے ذکر کر دیا، کبھی کبھی مجھے بہت جوش سا بھی آتا ہے کہ اسلام جب حق ہے تو اسے چھپانا اور گھٹ گھٹ کر جینا کیسا؟ مگر مجھے یہ خیال آجاتا ہے کہ جب ایک ایسے آدمی کو جس کی وجہ سے بالکل تصور کے خلاف اسلام کی روشنی ایک گندی کو ملی، رہبر مان لیا ہے تو اب اس کا کہا ماننا ہی اچھا ہے۔

سوال: اپنی دوست ڈاکٹر رینا سہگل کو آپ نے بتا دیا؟

جواب: میں نے نہ صرف یہ کہ اس کو بتا دیا بلکہ میں اور ڈاکٹر ولی اللہ دونوں اس پر لگے رہے اور الحمد للہ اس نے بھی کلمہ پڑھ لیا ہے مگر وہ شادی شدہ ہیں ان کے شوہر ڈاکٹر بی. کے. سہگل اپنی کلینک کرتے ہیں، بڑے سخت مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور ادھر چند سالوں سے رادھا سوامی ست سنگ سے جڑ گئے ہیں، اس لئے ان کی وجہ سے وہ دبی ہوئی ہیں۔

سوال: ڈاکٹر ولی اللہ سے آپ کا رابطہ ہے؟

جواب: اصل میں کٹر ولی اللہ خود دل کے بیمار ہو گئے ان کو دل کی ایک ایسی بیماری ہو گئی جس سے رفتہ رفتہ دل کمزور ہو جاتا ہے اور پھر اس میں پیس میکر لگانا پڑتا ہے، وہ اپنے علاج کے سلسلہ میں مجھ سے زیادہ رابطہ میں رہے، میں نے علاج میں بہت دلچسپی لی، ان کی شادی ایک سرکاری ملازمت پر لگی لڑکی سے ہوئی، انہوں نے اس کو شادی سے پہلے بتا دیا تھا اور شرط بھی طے کر لی تھی کہ پہلے مسلمان ہو کر نکاح کرنا ہوگا پھر خاندانی رواج کے مطابق شادی ہوگی، انہوں اسے کلمہ پڑھوا کر نکاح بھی کیا مگر بعد میں وہ اسلام کی طرف زیادہ دلچسپی نہ رکھ سکیں، ان کی ملازمت بھی اس میں حائل رہی، اسلام سے ان کی بیوی کی دلچسپی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہونا ان کو گھن کی طرح کھاتی رہی اور وہ دل کے بیمار ہو گئے، ایلو پیتھک علاج کارگر نہ ہوا تو مولانا صاحب نے ان کو یونانی دوا اور کچھ خمیرے وغیرہ بتائے، اللہ کا کرم کہ وہ دو ماہ میں تقریباً بالکل ٹھیک ہو گئے، مولانا صاحب نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ عرب ملکوں میں چلے جائیں اور اپنی بیوی کو وہیں بلالیں، ان کو ماحول مل جائے گا اللہ کا شکر ہے ان کو سعودی عرب میں ملازمت مل گئی اور اب گزشتہ ماہ انھوں نے اپنی بیوی کو بلالیا ہے، ان کے جانے سے ان کا مسئلہ تو حل ہو گیا مگر میں اکیلی سی ہو گئی، ڈاکٹر رینا جس کا نام آپ کے ابی کے مشورہ سے فاطمہ رکھا گیا تھا ان کے شوہر پر ڈاکٹر ولی اللہ کام کر رہے تھے اب اس میں کمی آئی ہے، میں ذرا کھل کر ان سے بات نہیں کر سکتی۔

سوال: کیا آپ کے والد اور والدہ کو بھی آپ کے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا ہے؟

جواب: ہاں میں نے اپنے والد کو صاف صاف بتا دیا ہے انہوں نے خوش دلی سے قبول نہیں کیا مگر اب رفتہ رفتہ ان کی کم از کم ناگواری کم ہوتی جا رہی ہے۔

سوال: آپ کی شادی ہو گئی یا نہیں؟

جواب: میرے والد میری شادی کے سلسلہ میں چھ سات سال سے فکرمند ہیں، بہت اچھے اچھے رشتے خود ان کے شاگردوں کے آئے، مگر شاید میرے اللہ کو کچھ اور منظور تھا اس لئے میں اپنے کو تیار نہ کر سکی اور DM کرنے کا بہانہ کر کے منع کر دیا، میں نے مولانا سے کئی بار اپنے اسلام کے اعلان کی اجازت مانگی مگر انہوں نے ابھی خاموشی سے گھر والوں پر کام کرنے کو کہا، جب میں نے اپنی نماز، روزہ کی تکلیف کا ذکر کیا تو مولانا صاحب نے ڈاکٹر ولی اللہ کے جانے کے بعد مجھے بھی کسی عرب ملک میں ملازمت کے بہانے جانے کو کہا اور ڈاکٹر ولی اللہ صاحب سے بھی انہوں نے فون پر کسی جگہ کے لئے بات کی، الحمدللہ جدہ میں کنگ عبدالعزیز اسپتال میں میرا تقرر ہو گیا ہے اور مجھے دو سال کے لئے چھٹی مل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے، تین ماہ سے میں تیاری میں چھٹی پر ہوں۔

اسماء بہن! آپ نے شادی کا ایسا سوال کیا ہے کہ یہ سوال خود آپ کے لئے لطیفہ ہے کہ شاید آپ کے علم میں ہو کہ پی جی آئی چنڈی گڑھ کے ایک سرجن ڈاکٹر اسعد فریدی سے آپ کا رشتہ آیا تھا اور وہ بہت کوشش میں تھے کہ آپ سے ان کا رشتہ ہو جائے وہ اپنے ہسپتال کی تاریخ میں شیروانی اور داڑھی والے اکیلے ڈاکٹر تھے، مگر مقدر سے آپ کا رشتہ علی گڑھ میں ہو گیا تھا مولانا صاحب نے ایک بار مجھ سے معلوم کیا کہ اگر آپ راضی ہوں تو میں کوشش کروں، میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ میرے لئے تو اس سے زیادہ خوشی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی، مگر ایک طرف تو آپ کا اسلام کا اعلان کرنے کی اجازت نہیں دیتے دوسری طرف یہ فیصلہ کس طرح ہو سکتا ہے انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ پہلے راضی ہوں تو میں مسئلہ حل کرتا ہوں میں نے منظوری دیدی، انہوں نے ڈاکٹر اسعد اور ان کے والد اور والدہ سے مجھے ملایا، دونوں طرف لوگ بہت مطمئن اور خوش ہوئے، انہوں نے چند لوگوں کو بلا کر میرا نکاح کر دیا، اللہ کا کرنا ڈاکٹر اسعد کی پوسٹنگ بھی جدہ کنگ عبدالعزیز اسپتال میں ہو گئی انہوں نے بھی اپلائی کر رکھا تھا، وہ جدہ ۶ ستمبر کو چلے بھی گئے میرا ویزہ وغیرہ آنے والا ہے، خدا کرے جلدی آ جائے، میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی سال ہی حج کرا دیں۔

سوال ایک داڑھی شیروانی والے مسلمان سے شادی آپ کو اپنے ماحول کے لحاظ سے عجیب سی نہیں لگی؟

جواب الحمدللہ بالکل نہیں، میرے اللہ کا شکر ہے کہ اسلام کی ہر بات مجھے اندر سے پسند ہے سچی بات یہ ہے کہ اسلام میرے اندر کا فطری مذہب ہے، جب میں نے سنا کہ میرے شوہر ڈاکٹر اسعد پی جی آئی کی تاریخ میں شیروانی داڑھی والے اکیلے ڈاکٹر ہیں، تو میرا دل چاہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ میں اسلام کا اعلان کرکے برقعہ اوڑھ لوں اور آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس میں اکیلی برقع والی ڈاکٹر بنوں، مگر مولانا صاحب نے میرے اس جذبہ کی بہت حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ابھی دو چار سال سعودی رہ آنے کو کہا، میرا خیال ہے اور مجھے اس خیال سے بھی مزا آتا ہے کہ پورے اسپتال میں اکیلی برقعہ والی نو مسلم ڈاکٹر، پورے اسپتال کے لوگوں کے اسلام کے جاننے کی طرف ایک قدم ضرور ہوگا۔

سوال: آپ نے اپنے والدین کی اجازت کے بغیر شادی کرلی، اس سے آپ کے والدین کو تکلیف نہیں ہوگی؟

جواب: میرا نکاح تو اچانک ہی ہوگیا، مگر مولانا صاحب نے میرے والد، والدہ کو جب لڑکے کو دکھایا اور بتایا کہ ایک پیسہ یا انگوٹھی جہیز کے بغیر یہ شادی ہوگی اور سماج کے جھگڑے سے بچنے کے لئے یہ کریں گے کہ پہلے ڈاکٹر اسعد صاحب جائیں گے اور بعد میں ڈاکٹر شالنی جائیں گی، کسی کو پتہ بھی نہ لگے گا اور بعد میں یہ خیال رہے گا کہ سعودی عرب جاکر یہ شادی ہوئی ہوگی، تو برادری اور عزیزوں کو زیادہ برا نہیں لگے گا، وہ راضی ہو گئے خصوصاً ڈاکٹر اسعد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، بار بار مجھ سے میرے والد کہتے کہ شالنی تیری قسمت ہے! چاند سا دولہا تجھے مل گیا، واقعی وہ مجھ سے بہت خوبصورت ہیں، وہ ڈاکٹر اسعد کو دہلی ایئر پورٹ تک چھوڑنے آئے اور بہت پیار بھی کیا۔

سوال: واقعی آپ بہت خوش قسمت ہیں اللہ نے غیب سے آپ کا ایسا اچھا انتظام کیا؟

جواب: بلا شبہ میرے اللہ کا بہت کرم ہے میں جب بھی خیال کرتی ہوں، اپنے اللہ کے حضور سجدہ میں دیر تک پڑ جاتی ہوں واقعی میں اس لائق کہاں تھی، کفر وشرک کے اندھیرے میں مجھے اسلام نصیب ہوا، یہ اس گندی پر میرے مالک کا کرم ہے۔

سوال: آپ نے اپنے گھر والوں کو اسلام کی دعوت نہیں دی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر: اللہ کا شکر ہے میں رفتہ رفتہ کام کر رہی ہوں اور اب اسلام سے ان سبھی کا فاصلہ بہت کم ہوتا جا رہا ہے۔

سوال: ارمغان کے واسطے سے مسلمانوں کو آپ کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

ڈاکٹر: میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس ترقی یافتہ دنیا کو صرف اسلام کی ضرورت ہے اور اسلام کے بغیر یہ دنیا بالکل کنگال ہے، اسماء بہن یہ میں کوئی شاعری نہیں کر رہی ہوں، بلکہ اس ترقی یافتہ دنیا کو بہت قریب سے دیکھ کر یہ بات کہتی ہوں، اس کنگال دنیا کو صرف اسلام بنا سکتا ہے ورنہ یہ دنیا دیوالیہ ہو گئی ہے، اس کے دیوالیہ پن اور اندھیرے کا علاج صرف اور صرف اسلام ہے اور یہ دولت صرف اور صرف مسلمان کے پاس ہے پھر بھی اس کنگال دنیا سے ہم مرعوب کیوں ہیں؟ مجھے افسوس اور حیرت ہوتی ہے جب میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ اس دیوالیہ اور اندھیری دنیا میں اپنے پاس دیوالیہ پن کا علاج اور سب سے بڑی دولت رکھنے کے باوجود ہم احساس کمتری میں مبتلا کیوں ہیں؟ ہمیں اس پر شکر ہونا چاہئے بلکہ فخر ہونا چاہئے اور اس دیوالیہ دنیا پر ترس کھانا چاہئے ہمیشہ اس معنی میں اپنے کو غنی اور دنیا کو حقیر سمجھنا چاہئے بس۔

سوال: بہت بہت شکریہ ڈاکٹر صفیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، فی امان اللہ۔

ڈاکٹر: آپ کا شکریہ اسماء بہن! وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، دسمبر ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہن عائشہ (بلوندر کور) سے ایک ملاقات

ایمان کے ساتھ ایک دن جینے میں جو مزہ ہے سینکڑوں سال بغیر ایمان رہ کر جینے میں وہ مزہ نہیں، یقین نہ آئے تو کچھ وقت کے لئے مسلمان بن کر دیکھ لیں میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ روز کے لیے مجھے بھی مسلمان ہو کر دیکھنا چاہیے۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عائشہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

سوال : عائشہ دیدی، اب کی مرتبہ تو آپ بہت زمانہ کے بعد آئیں، کیا بات ہے؟

جواب : اسماء بہن میں تو تڑپ رہی تھی، مگر حضرت صاحب سے فون ہی نہیں مل پاتا، نہ جانے کس طرح اس مرتبہ فون پر بات ہوئی، تو میں نے وقت لیا اور آگئی،

سوال : اصل میں ہمارے یہاں پھلت سے ایک اردو میگزین ارمغان نکلتا ہے، ابی نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ آنے والی ہیں، میں آپ سے اس کے لئے ایک انٹرویو لوں،

جواب : ارمغان، ہاں میں ارمغان کو خوب جانتی ہوں، میں تو کچھ کچھ اردو پڑھنے لگی ہوں اور ارمغان بھی اٹک اٹک کر پڑھ لیتی ہوں،

سوال : آپ پہلے اپنا خاندانی پریچے کرائیے؟

جواب : میں ضلع فیروز پور پنجاب کے ایک قصبہ کے سکھ گھرانے میں ۳/ جون ۱۹۶۵ء میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئی، میرے پتاجی شری فتح سنگھ تھے، وہ علاقے کے پڑھے لکھے اور زمین دار لوگوں میں تھے، میرا پرانا نام بلوندر کور تھا میں نے اپنے شہر کے گرو گوبند سنگھ کالج سے گریجویشن کیا میری شادی جالندھر کے ایک پڑھے لکھے خاندان میں ہوگئی، میرے شوہر اس وقت پولیس میں ایس او (S.O) تھے، ان کی بہادری اور اچھی کارکردگی کی وجہ سے ان کے پروموشن ہوتے رہے اور وہ ڈی ایس پی بن گئے، میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے اور تینوں پڑھ رہے ہیں۔

سوال: آپ اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: میری ایک چھوٹی بہن آشا کور تھی اس کی شادی بھی میرے پتا نے ایک پولیس تھانہ انچارج سے کر دی تھی وہ بہت خوبصورت تھی اس کا شوہر اس کو بہت چاہتا تھا، شادی کے بعد وہ اکثر بیمار رہنے لگی، روز روز اس کو کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا تھا، علاج کراتے تو کچھ ٹھیک ہو جاتی پھر بیمار ہو جاتی، اس کے شوہر نے اس کا دہلی تک علاج کرایا اور لاکھوں روپے خرچ کئے، مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا، مجبوراً سیانوں اور جھاڑ پھونک والوں کو دکھایا، کسی نے بتایا کہ اس پر تو اوپری اثر ہے مگر علاج کوئی نہیں کر پاتا، کسی نے بتایا کہ مالیر کوٹلہ میں ایک صاحبہ ہیں وہ علاج کرتی ہیں، ان کو وہاں بھیجا گیا انھوں نے جھاڑا پھونکا، اس سے اس کو بڑی راحت ہوئی، لیکن انھوں نے آشا سے کہا جب تم کو دو چار روز کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی تو تم دوزخ کی ہمیشہ کی تکلیف کو کیسے برداشت کر سکتی ہو؟ اس لئے اس تکلیف کی فکر کرو اور اس کا علاج یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور اگر تم مسلمان ہو جاؤ گی تو مجھے امید ہے کہ تم یہاں بھی ٹھیک ہو جاؤ گی، پھر میں تمہیں اپنے حضرت صاحب کے پاس بھیجوں گی وہ دعا کریں گے، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور ٹھیک کر دے گا، آشا نے ان سے کہا کہ میں اپنے شوہر سے مشورہ کروں گی، انھوں نے آشا سے کہا کہ ایمان لانا اتنا ضروری ہے کہ اس میں شوہر سے اجازت کی بھی ضرورت نہیں، بلکہ اگر شوہر مخالفت کرے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ وہ اگر اس بات پر مارے یا چھوڑ دے تو بھی انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ ایمان قبول کرلے تاکہ اپنے پیدا کرنے والے مالک کو راضی کر کے ہمیشہ کی جنت حاصل کرلے، آشا نے کہا کہ پھر بھی گھر والوں سے مشورہ کرنا اور سوچنا سمجھنا تو ضروری ہے، انھوں نے کہا تم جلدی مشورہ کر کے آجاؤ تو میں تمھیں کلمہ پڑھا کر اپنے حضرت کے پاس بھیج دوں گی، وہ وہاں سے بھنڈرہ آئی اپنے شوہر سے کہا، مجھے بہت آرام ملا ہے مگر باجی کہتی ہیں کہ اگر تو مسلمان ہوجائے تو بالکل ٹھیک ہوجائے گی، اس کے شوہر اس سے بہت محبت کرتے تھے بولے تو کچھ بھی کرلے اور کچھ بھی بن جا، مگر تو ٹھیک ہوجائے، مجھے خوشی ہی خوشی ہے، اس نے فون پر باجی سے بات کی کہ مجھے حضرت صاحب کے یہاں جانے کا پتہ بتادیں میں ان کے پاس جاکر ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں، انھوں نے حضرت کا فون نمبر دیا، ۲۵ مئی ۲۰۰۹ء کو صبح آشا نے حضرت صاحب (مولانا محمد کلیم صاحب) کو فون کیا آشا نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت صاحب سے کہا کہ میں اسلام لینے کے لئے آنا چاہتی ہوں، میرے شوہر میرے بچے اور گھر کا بندہ مسلمان نہیں ہوگا، بس اکیلے میں مسلمان ہوں گی مولانا صاحب کے معلوم کرنے پر آشا نے اس کو مالیر کوٹلہ کی باجی سے جو باتیں ہوئی تھیں بتائیں، حضرت صاحب نے آشا سے کہا تم نے ان سے ہی کلمہ کیوں نہ پڑھ لیا؟ آشا نے اصرار کیا کہ مجھے کلمہ آپ ہی کے پاس پڑھنا ہے، مولانا صاحب نے کہا مجھ سے پڑھنا ہے تو ابھی فون پر پڑھ لو، آشا نے کہا نہیں، آپ کے پاس آکر ہی کلمہ پڑھوں گی، مولانا صاحب نے کہا، بہن موت زندگی کا کوئی اطمینان نہیں، تم تو بیمار بھی ہو تندرست آدمی کے بھی ایک سانس کا اطمینان نہیں کہ اگلا سانس آئے گا بھی کہ نہیں، اس لئے کلمہ فون پر پڑھ لو، جب یہاں آؤ گی تو دوبارہ نیا کرلینا، مولانا صاحب کے کہنے پر آشا نے کہا کہ پڑھوا دیجئے مگر اصل تو میں آکر ہی پڑھوں گی، مولانا صاحب نے کہا اصل تو اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت پڑھ لو نفل یہاں آکر کر لینا، وہ تیار ہوگئی مولانا صاحب نے اس کو کلمہ پڑھوایا، اس کی موٹی موٹی باتیں سمجھائیں اور کہا کہ اب تمھیں نماز یاد کرنی ہے اور کسی بھی غیر اسلامی تہوار، پوجا یا رسم سے بچنا ہے، نام معلوم کر کے مولانا صاحب نے اس سے کہا تمہارا اسلامی نام آشا سے بدل کر عائشہ ہوگیا ہے، یہ ہمارے رسول ﷺ کی بیوی صاحبہ کا نام بھی ہے، فون پر بات کر کے اس نے خوشی خوشی سارے گھر کو بتایا، اپنے شوہر کو بھی بتایا، میں بھی جالندھر سے اس سے ملنے آئی ہوئی تھی، مجھے بھی بتایا مجھے ذرا برا بھی لگا کہ دھرم بدل کر یہ کیسے خوش ہورہی ہے، مولانا صاحب سے فون پر بات کر کے، اور کلمہ پڑھ کر نہ جانے اس کو کیا مل گیا تھا، میں بار بار اس کے منہ کو دیکھتی تھی، جیسے پھول کھل رہا ہو، عجیب سی چمک اس کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی میں نے اس سے کہا بھی کہ آشا آج تیرا چہرہ کیسا دمک رہا ہے، بولی میرے چہرے پر ایمان کا نور چمک رہا ہے، سارے دن اس قدر خوش تھی کہ شاید دس سال میں پہلی بار گھر والوں نے اسے ایسا خوش اور تندرست دیکھا، کئی سال کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا، خوب ضد کر کے سب کو کھلایا، سونے سے پہلے وضو کیا اور کلمہ پڑھنا شروع کیا، ایک کاغذ پر اس نے وہ لکھ رکھا تھا، پہلے اس سے اسے خوب یاد کیا اور پھر زور زور سے پڑھتی رہی، اچانک وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگی، کہنے لگی یہ محل سونے کا کتنا اچھا ہے؟ یہ کس کا ہے؟ جیسے کسی سے بات کر رہی تھی، بہت خوش ہوکر بولی کہ یہ میرا ہے، یہ میرا ہے، یہ جنت کا محل ہے، بہت خوش ہوئی، اچھا ہم جنت میں جارہے ہیں، تھوڑی دیر میں کہنے لگی پھولوں کے اتنے حسین گلدستے کس کے لئے لائے ہو؟ کتنے پیارے پھول ہیں یہ! اچھا تم لوگ ہمیں لینے آئے ہو، تھوڑی دیر میں ہنس کر بولی، اچھا ہم تو اپنی جنت میں چلے تمھاری جیل سے چھوٹ کر، اور زور زور سے پھر تین بار کلمہ پڑھا اور بیٹھی بیٹھی بیڈ پر ایک طرف کو لڑھک گئی، ہم سبھی لوگ گھبرا گئے، اس کو لٹایا، بھائی صاحب ڈاکٹر کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلانے چلے گئے، ڈاکٹر صاحب آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو مر چکی ہے، مگر وہ جیسے ہنستے ہوئے سوگئی ہو، گھر میں کہرام مچ گیا، گھر میں مشورہ ہوا کہ یہ مسلمان ہو کر مری ہے، اگر ہم لوگوں نے اس کو اپنے مذہب کے مطابق جلایا تو کبھی ہم پر کوئی بلا آ جائے، صبح کو جیجا نے مالیر کوٹلہ باجی کو فون کیا کہ آشا کارات میں انتقال ہو گیا ہے، ہمارے یہاں تو مسلمان نہیں ہیں ان کے کریا کرم کے لئے مالیر کوٹلہ سے کچھ لوگ آ جائیں، دس بجے تک ایک گاڑی بھر کے مالیر کوٹلہ سے مرد عورتیں آ گئیں اوران کو دفن کیا، ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی مرتبہ اس شہر میں کوئی آدمی دفن ہوا تھا قبرستان ابھی تک موجود تھا۔

سوال: یہ تو آپ نے اپنی بہن کے مسلمان ہونے کی بات بتائی بات تو واقعی حیرت ناک ہے، موت بھی کس قدر قابل رشک، زندگی میں نہ کوئی نماز پڑھی نہ کوئی روزہ رکھا، نہ کوئی اسلامی عمل کیا اور کیسی پاک صاف، گناہوں سے پاک، دنیا سے گئی، کیسا قابل رشک انتقال ہوا، مگر آپ سے میں نے اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ ذکر کرنے کی درخواست کی تھی، وہ سنایئے؟

جواب: اصل میں میرا اسلام عائشہ کے اسلام سے جڑا ہوا ہے، آشا اور مجھ میں حد درجہ محبت تھی، اس کی اچانک موت نے مجھے توڑ کر رکھ دیا تھا مگر اس کی موت اور اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دن کی زندگی مجھے بار بار سوچنے پر مجبور کرتی تھی کہ اس دنیا کی جیل سے وہ جنت کے محل کی طرف صرف ایک کلمہ کی برکت سے پہنچ گئی وہ کس طرح ہنستے ہوئے دنیا سے گئی، میں نے اپنے میکے اور سسرال میں کئی لوگوں کو مرتے دیکھا، کس طرح تڑپ تڑپ کر کتنی مشکل سے جان نکلی، میں سوچتی کہ آشا کو کیا مل گیا جس کی وجہ سے اتنا مشکل مرحلہ آسان ہو گیا، ایک رات میں نے خواب دیکھا آشا بہت خوبصورت ہیرے اور موتی ٹنکے کپڑے پہنے تخت پر خوبصورت تکیہ لگائے بیٹھی ہے، تاج سر پر لگا ہے، جیسے کوئی رانی یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہزادی ہو، میں نے اس سے سوال کیا کہ آشا تجھے اتنی آسان موت کیوں کر مل گئی؟ بولی ایمان کی وجہ سے، اور دیدی میں تجھے سچ بتاتی ہوں کہ مجھے ایمان کے ساتھ صرف ایک دن ہی تو ملا ہے، ایمان کے ساتھ ایک دن جینے میں جو مزہ ہے سیکڑوں سال بغیر ایمان رہ کر جینے میں وہ مزہ نہیں، یقین نہ آئے تو کچھ وقت کے لئے مسلمان بن کر دیکھ لے، میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ روز کے لئے مجھے بھی مسلمان ہو کر دیکھنا چاہیے، میں نے اپنے شوہر سے اپنی خواہش کا ذکر کیا میں ہفتہ دو ہفتہ کے لئے مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ ایمان کیا چیز ہے، آشا کی موت کے بعد میں چوں کہ ہر وقت غمگین رہتی اور چپکے چپکے کمرہ بند کر کے روتی رہتی، تو میرے شوہر نے مجھے اجازت دیدی کہ تجھے تسلی ہو جائے گی، تو کر کے دیکھ لے مگر یہ سوچ لے کہ کبھی تو بھی آشا کی طرح ایک دن بعد مر جائے، میں نے کہا، اگر میں مر گئی تو شاید میں بھی جنت میں چلی جاؤں اور آپ کوئی اچھی دوسری بیوی کر لیجئے مگر دیکھئے میرے بچوں کو وہ نہ ستائے۔

دو روز بعد میں نے اپنے بہنوئی سے مالیرکوٹلہ والی باجی کا فون نمبر لیا اور ان سے حضرت صاحب (مولانا محمد کلیم صاحب) کا فون نمبر لیا اور میں نے ان سے فون پر کہا کہ میں حضرت صاحب کے پاس جانا چاہتی ہوں اور مقصد یہ ہے کہ میں ایک ہفتہ کے لئے مسلمان ہونا چاہتی ہوں، وہ بہت ہنسی کہ مسلمان ہونا کوئی ناٹک یا ڈرامہ تو نہیں ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنا روپ بدل لیں، پھر بھی انھوں نے خوشی کا اظہار کیا آپ ہمارے حضرت صاحب کے پاس جائیں گی تو وہ آپ کو بہت اچھی طرح سمجھا دیں گے، میں نے فون حضرت صاحب کو ملایا، کئی روز کی کوشش کے بعد ان سے بات ہو پائی، میں نے ان سے ملنے آنے کی خواہش کا ذکر کیا، وہ مجھ سے ملنے آنے کی وجہ معلوم کرتے رہے اور بولے آپ مجھے خدمت بتائیے، کیا معلوم فون پر ہی وہ مسئلہ حل ہو جائے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال آیا کہ کہیں مجھے بھی فون پر ہی کلمہ پڑھوادیں اور مسلمان ہونے کو کہیں، اس لئے میں نے بتانا نہیں چاہا، مولانا صاحب نے مجھ سے کہا، بہن میں بالکل بیکار آدمی ہوں اگر آپ ہاتھ دکھانا چاہتی ہیں یا جادو وغیرہ کا علاج کرانا چاہتی ہیں یا کوئی تعویذ گنڈہ وغیرہ بنوانا چاہتی ہیں تو ہمارے باپ داداؤں کو بھی یہ کام نہیں آتا، آپ مجھے ملنے کا مقصد بتائیں اگر وہ مقصد یہاں آ کر حل ہوسکتا ہے تو سفر کرنا مناسب ہے، ورنہ اتنا لمبا سفر کر کے پریشان ہونے سے کیا فائدہ ہوگا، مولانا صاحب نے جب بہت زور دیا تو مجھے بتانا پڑا کہ میں ایک ہفتہ کے لئے مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور میں اس آشا کی بڑی بہن ہوں جس کو آپ نے فون پر کلمہ پڑھوایا تھا اور اس کا اسی رات میں انتقال ہوگیا تھا، آشا کا نام سن کر مولانا صاحب نے بڑی محبت سے کہا، اچھا اچھا آپ ضرور آیئے اور جب آپ کو سہولت ہو آپ آجایئے، مجھے آج بتادیجئے، میں آپ کے لئے اپنا سفر ملتوی کردوں گا مولانا صاحب نے مجھے جالندھر سے آنے کا راستہ بتایا کہ شالیمار ایکسپریس سے سیدھے کھتولی اتریں اور اسٹیشن سے آپ کو کوئی لینے آجائے گا، سفر کی تاریخ طے ہوگئی کوئی مناسب آدمی میرے ساتھ جانے والا نہیں تھا، میں نے اپنی نن سُس (شوہر کے رشتے کی نانی) کو تیار کیا، گھر میں کام کرنے والی بھی اور نانی بھی تینوں ہم لوگ ۱۴ر نومبر کی صبح کو نو بجے کھتولی پہنچے کھتولی حضرت صاحب کی گاڑی لینے کے لئے آگئی تھی، پھلت آرام سے پہنچ گئے مولانا صاحب پھلت میں موجود نہیں تھے، مگر آپ کی امی نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب ابھی دوپہر تک پھلت پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ، ہم لوگوں نے نہا کر ناشتہ کیا اور تھوڑی دیر آرام کیا اور اس کے بعد گھر کی عورتوں سے ملاقات ہوگئی اور میں اپنے آنے کی غرض بتائی، منیرہ دیدی اور امی جان نے مجھے سمجھایا کہ ایک ہفتہ کے لئے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا یہ تو موت تک کے لئے فیصلہ کرنا ہوتا ہے میں پریشان ہوگئی کہ مجھے اپنا مذہب اور سب کچھ بالکل چھوڑنا ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کس طرح ہوسکتا ہے، دو پہر دو بجے مولانا صاحب آگئے، باہر بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے، مولانا صاحب دومنٹ کے لئے ہمارے پاس آئے، ہمیں تسلی دی، بہت خوشی ہوئی، آپ آئیں عائشہ مرحومہ کی وجہ سے آپ کے پورے خاندان سے مجھے بہت تعلق ہوگیا ہے، میرا واپسی کا نظام معلوم کیا جب میں نے بتایا کہ میں تین روز کے لئے آئی ہوں تو کہا اصل میں باہر بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں جن میں کئی ایسے ہیں جو دو تین روز سے پڑے ہوئے ہیں، رات کو انشاءاللہ اطمینان سے آپ سے ملیں گے، اسماء بہن آپ کو یاد ہوگا آپ نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ''آپ کی امانت' آپ کی سیوا میں'' لاکر دی، میں نے شام تک اس کو تین دفعہ پڑھا میرا دل ایمان کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنے کے سلسلہ میں صاف ہوگیا، مغرب کی نماز پڑھ کر مولانا صاحب ہمارے پاس آئے، مجھے ایمان کی ضرورت کے بارے میں بتایا مرنے کی بعد کی زندگی میں جنت دوزخ اور اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے بارے میں بتایا آپ کی امانت پڑھ کر میرے ذہن سے ایک ہفتہ کے لئے اسلام قبول کرنے کا خیال ختم ہوگیا تھا، میں نے اپنے اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں آمادگی کا اظہار کیا تو مجھے اسلام کا کلمہ پڑھوایا، گھر کی سب عورتیں جمع تھیں، میں نے کہا آپ میرا نام، جو آشا کا نام رکھا تھا رکھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں، آپ کا نام بھی عائشہ ہی رکھتے ہیں اور عائشہ ہمارے نبی ﷺ کی بہت ہی لاڈلی اہلیہ محترمہ ہیں۔

اسماء تمھیں یاد ہوگا کہ میں نے مولانا صاحب سے دو سوال کیے تھے، میں نے دیکھا مولانا صاحب بات تو ہم سے کر رہے تھے، مگر رخ ان کا آپ کے گھر والوں کی طرف تھا، میں نے سوال کیا کہ آپ ہم سے منھ پھیر کر کیوں بات کر رہے ہیں، تو مولانا صاحب نے کہا، اسلام عورتوں اور مردوں کے درمیان پردہ کا حکم دیتا ہے، وہ سب عورتیں جن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے قاعدہ کے مطابق مسلمان کی شادی ہوسکتی ہو، سب عورتیں ایک مرد کے لئے نامحرم ہیں ان سے پردہ کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے، سچی بات یہ ہے کہ مجھے پردہ کے پیچھے سے آپ سے بات کرنی چاہئے تھی مگر مجھے خیال ہوا کہ آپ کو بڑی اجنبیت سی لگے گی اس لئے میں نے سامنے آکر اپنے رخ کو دوسری طرف کر کے نامحرم پر نگاہ نہ ڈالنے کے اسلام کے حکم پر عمل کیا، ایمان کی دعوت جیسی سب سے محبوب عبادت میں، کسی نامحرم پر نگاہ پڑنے کے گناہ کے ساتھ اثر نہیں رہتا، میں نے کہا: میری بہن آشا نے جب آپ سے ایمان لے آنے کی بات کہی تو آتا ان کار کرنے پر بھی آپ نے ان کو فون پر کلمہ پڑھوایا، میں اس لئے آپ سے آنے کی غرض نہیں بتا رہی ٹھیک کہیں آپ مجھے بھی فون پر کلمہ پڑھوایا کرنال دیں، مگر آپ نے مجھے فون پر کلمہ پڑھنے کے لئے نہیں کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت صاحب نے جواب دیا، فون پر کلمہ پڑھوانا ٹالنا نہیں ہے، بلکہ ناپائیدار، پانی کے بلبلے کی طرح کی فانی زندگی کا خیال اور سچی ہمدردی ہے، واقعی نہ جانے مجھے کیوں خیال نہیں آیا، میں نے غلطی کی، خدانہ کریں آپ کا راستہ میں یا اس دوران انتقال ہو جاتا تو کیا ہوتا یا میرا انتقال ہو جاتا تو خود میرے لئے بڑی محرومی تھی، نہ جانے کس خیال میں مجھ سے بھول ہوئی اور پھر آپ چار پانچ روز اسلام سے محروم رہ گئیں اور اتنی بڑی ضرورت اور خیر میں تاخیر ہو گئی، اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے، واقعی میں نے بڑی غلطی کی، اصل میں اللہ تعالیٰ کام کرنے والوں کے دلوں میں خود ہی تقاضے ڈالتے ہیں، آپ ایک ہفتے کے لئے اسلام قبول کرنا چاہتی تھیں، ظاہر ہے یہ کوئی کھیل تھوڑی ہے، اقبال ایک شاعر ہیں انہوں نے کہا ہے ۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اسلام قبول کرنا تو اپنی چاہت کو، اپنی انا کو قربان کر دینا ہے، اس کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ساتھ فون پر بات کرنا کافی نہیں تھا، اس لئے اللہ نے دل میں فون پر کلمہ پڑھوانے کی بات نہیں ڈالی، آشا سے بات کر کے تو مجھے خود اندر سے لگ رہا تھا کہ اگر اس نے اسی وقت کلمہ نہ پڑھا تو شاید اس کی موت ایک دو روز میں ہو جائے، حضرت صاحب نے سمجھایا کہ اب ہر قربانی دے کر اس ایمان کو قبر تک ساتھ لے جانا ہے، اس کے لئے آپ پر مشکلیں بھی پڑ سکتی ہیں، قربانیاں دینی پڑ سکتی ہیں، ایک مٹی کا برتن بھی کمہار سے کوئی خریدتا ہے تو ٹھونک ٹھونک کر دیکھتا ہے، اتنا قیمتی ایمان لانے والے کو آزمایا بھی جا سکتا ہے، اگر آپ ایمان پر جمی رہیں تو موت کے بعد کی زندگی میں یہ محسوس ہوگا کہ کتنے سستے داموں میں یہ نعمت ملی ہے، حضرت صاحب نے گھر کے لوگوں کو مجھے نماز اور کھانے وغیرہ کے طریقے سکھانے کو کہا، میری نانی اور کام کرنے والی کے بارے میں معلوم کیا، امی جان اور منیرہ دیدی ان لوگوں کو سمجھاتی رہیں، اگلے روز حضرت صاحب سفر پر چلے گئے، ہماری واپسی سے دو گھنٹہ پہلے لوٹے، ہماری بوا اور نانی کو سمجھایا، آپ اس دولت سے محروم کیوں جا رہی ہیں، کافی حد تک تو وہ پہلے سے ہی تیار ہو گئی تھیں، حضرت صاحب کے سمجھانے سے وہ کلمہ پڑھنے پر تیار ہو گئیں، ان کو کلمہ پڑھوایا اور بوا کا نام حضرت نے ماریہ اور نانی کا نام حضرت نے آمنہ رکھا، خوشی خوشی ہم بامراد ہو کر رخصت ہوئے، گھر کے سبھی لوگوں نے ہمیں ایسی محبت سے رخصت کیا جیسے میں اسی گھر میں پیدا ہوئی ہوں، اسی گھر کی ایک فرد ہوں، نہ جانے کیوں آج تک میں جب پھلت یا دہلی آتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے، جیسے میں اپنے میکے آتی ہوں۔

سوال: گھر جانے کے بعد آپ کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اس وقت آپ کو کیسا لگا؟ انتقال کس طرح ہوا ذرا بتائیں؟

جواب: حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ اب اپنے رشتہ داروں سے محبت کا حق یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ سب کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کریں اور اپنے شوہر کو بھی اسلام کی طرف لائیں، بچوں کو بھی مسلمان کریں، مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ اسلام کے لئے تمہیں آزمائشیں سہنی پڑیں گی، مجھے ایسا لگا جیسے حضرت صاحب دیکھ کر کہہ رہے تھے، مجھے سخت امتحان سے گذرنا پڑا، میں نے جا کر اپنے شوہر سے اپنا پورا حال بتایا کہ اب میں ہمیشہ کے لئے مسلمان ہوگئی ہوں اور ان پر زور دیا آپ بھی مسلمان بن جائیں، وہ مجھ سے بہت والہانہ محبت کرتے تھے، پہلے تو سرسری طور پر لیتے رہے، جب میں نے زور دینا شروع کیا تو انھوں نے مخالفت کرنا شروع کی اور مجھے اسلام پر رہنے سے روکا، میں اپنے اللہ سے دعا کرتی، میں نے حضرت صاحب سے فون پر بات کی ایک مسلمان اور ایک سکھ میاں بیوی کس طرح رہ سکتے ہیں؟ تو حضرت نے بتایا کہ سچی بات یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد آپ سے ان کا شوہر بیوی کا رشتہ نہیں رہا اور شادی (نکاح) ٹوٹ گیا مگر اس امید پر آپ احتیاط کے ساتھ ان کے ساتھ رہیے کہ ان کو ایمان نصیب ہو جائے اور بچوں کی زندگی اور ایمان اور مستقبل کا مسئلہ بھی حل ہو جائے، یہ معلوم کر کے مجھے ان کے ساتھ رہنے میں بڑی گھٹن محسوس ہونے لگی، روز رات کو ہم میں لڑائی ہوتی، آدھی آدھی رات گزر جاتی مجھے حضرت صاحب نے اللہ سے دعا کے لئے کہا اور بتایا کہ تہجد کی نماز میں دعا کروں، ایک رات ساری رات ہی نماز پڑھتی رہی اور روتی رہی، میرے اللہ آپ کے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے آپ میرے شوہر کو ہدایت کیوں نہیں دے سکتے، میرے اللہ نے میری دعا سن لی، اگلی رات جب میں نے ان سے مسلمان ہونے کو زور ڈالا تو انھوں نے مخالفت نہیں کی اور بولے روز روز کے جھگڑوں سے میں بھی عاجز آ گیا اگر تو اس میں خوش ہے تو چل میں بھی مسلمان ہو جاتا ہوں، کر لے مجھے مسلمان، میں نے کہا میری خوشی کے لئے مسلمان ہونا کوئی مسلمان ہونا نہیں، بلکہ پیدا کرنے والے، دلوں کا بھید جاننے والے مالک کو راضی کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مسلمان ہونا ہے، میں نے ان کو حضرت صاحب کی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' دی، پہلے بھی میں نے ان کو یہ کتاب پڑھوانا چاہی تو وہ پھینک دیتے مگر اس روز انھوں نے وہ کتاب لے لی اور پڑھنا شروع کی، پوری کتاب بڑے غور سے پڑھی جیسے جیسے وہ کتاب پڑھتے رہے میں نے محسوس کیا ان کا چہرہ بدل رہا ہے اور پھر اس کتاب میں سے زور زور سے تین بار کلمہ شہادت پڑھا بولے یہ کلمہ اب میں تیری خوشی کے لئے نہیں بلکہ اپنی خوشی اور اپنے رب کی خوشی کے لئے پڑھ رہا ہوں، میں بے اختیار ان سے چمٹ گئی، میں بیان نہیں کرسکتی دو مہینے کے مسلسل کہرام کے بعد میرے گھر میں خوشی آئی تھی، اگلے روز معلوم ہوا کہ ان کا روپڑ ٹرانسفر ہوگیا ہے وہاں گئے ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہاں چیف منسٹر کا دورہ ہوا، ان کے پروگرام میں وہ مصروف تھے ایک جگہ سیکورٹی کا معائنہ کرنے لئے وہ گئے اور کالج کی باؤنڈری کے نیچے کھڑے تھے تیز ہوا چلی اور ہوا کا ایک بگولہ ایسا آیا کہ باؤنڈری کا وہ حصہ جس کے نیچے وہ کھڑے تھے ان کے اوپر گر گیا اور اس دیوار کے نیچے دب کر اسی وقت ان کا انتقال ہوگیا۔

اسماء بہن میں بیان نہیں کرسکتی کہ یہ حادثہ میرے لئے کتنا سخت تھا مگر میرے اللہ کا کرم ہے اس نے مجھے ہمت دی ایمان پر اس کا الٹا اثر نہیں ہوا، مجھے اندر سے اس بات کا احساس دل کو تھامے رہا کہ انھوں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور وہ جنت میں چلے گئے، جہاں چند دن کے بعد مجھے بھی انشاء اللہ جانا ہے، ان کے گھر ان کے کریا کرم (تجہیز وتدفین) پر بڑا ہنگامہ ہوا میں نے کہا میں ہرگز ان کو جلنے نہیں دوں گی میں اس لاش کی وارث ہوں، مجھے اس کا قانونی حق ہے مگر گھر کے سب لوگ ضد کر رہے تھے کہ یہ ہمارے خاندان کا فرد ہے، ڈی.جی.پی، اے ڈی جی پی، آئی جی، ڈی آئی جی، سب موجود تھے بہت محنت کے بعد یہ طے ہوا کہ ان کی سمادھی بنادی جائے، ان کی سمادھی بنادی گئی اور میں نے ایک مولانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو بلا کر ان کی جنازہ کی نماز سادھی بتانے کے بعد پڑھوائی۔

سوال: اس کے بعد آپ پھر جالندھر آ گئیں؟

جواب: روپڑ چھوڑ کر میں جالندھر آ گئی حضرت صاحب کے بتانے کے بعد میں نے اپنی عدت پوری کی میرے بھائی لندن میں رہتے ہیں انھوں نے مجھ سے کہا آپ انگلینڈ آ جائیں، میں نے پاسپورٹ بنوایا، ایک روز میں نے کعبہ کو خواب میں دیکھا، اٹھ کر میں نے فون پر حضرت صاحب کو بتایا حضرت نے بتایا کہ آپ پر حج فرض ہوگا، مگر کوئی محرم ہونا ضروری ہے اور آپ کا کوئی محرم نہیں ہے، اس کے لئے آپ کسی سے شادی کریں میں اپنے بچوں کے مستقبل کی وجہ سے لاکھ کوشش کے باوجود اپنے کو راضی نہیں کر پائی، مگر نہ جانے کیوں مجھے حج کو جانے کی، جنون کی حد تک دھن لگ گئی، اس کے لئے بار بار پھلت اور دہلی کا سفر کیا، مگر ایجنٹوں کے پاس بار بار کوشش کے باوجود کوئی صورت نہ بن سکی، آپ اور گھر کے سب لوگ حج کو چلے گئے اور میں تڑپتی رہ گئی، یہ حج سے محرومی خود میرے لئے بڑا امتحان تھا، میں بہت رویا کرتی تھی، اپنے اللہ سے فریاد کیا کرتی تھی، مجھے ایسا لگتا تھا کہ شاید اب بھی میں حج کو چلی جاؤں بقرعید سے تین دن پہلے جب مجھے خیال آیا کہ اب حج کے تین دن باقی ہیں، اس لئے کہ مجھے یہ معلوم تھا کہ حج بقرعید کے دنوں میں ہوتا ہے، میں صبح تہجد میں روتے روتے بے ہوش ہوگئی، میں نے نیم بیداری میں دیکھا میرے سر پر احرام کا اسکاف بندھا ہے اور میں ہوں اور پھر منیٰ کے لئے چلے، غرض مکمل حج کیا، میری آنکھ کھلی اور ہوش آیا تو میں بیان نہیں کر سکتی کہ مجھے کتنی خوشی تھی، میں نے کسی طرح حضرت صاحب کا مکہ مکرمہ کا فون لیا اور خوشی خوشی تقریباً پچیس منٹ تک پورے حج کی یہ تفصیل بتائی، حضرت صاحب خود حیرت میں رہ گئے۔

سوال: ابی بتا رہے تھے کہ پچھلے سال آپ حج کو گئی تھیں، امسال تو ہم حج میں بار بار آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر اور افسوس کرتے رہے۔

جواب: میں اپنے اللہ کے قربان جاؤں کہ اس نے میری حج کی دعا سن لی، پہلے سال تو مجھے بغیر جائے حج کرا دیا، اگلے سال میں نے اپنے ایک بھائی پر کوشش کی اور اس کو باہر کا سفر کرانے یعنی حج کا لالچ دے کر مسلمان ہونے پر زور دیا اور بتایا کہ گرونانک جی بھی حج کو گئے تھے، کوشش کے بعد وہ مسلمان ہو گئے اور ہم دونوں کو پچھلے سال حج کی سعادت نصیب ہو گئی۔

سوال: ارمغان کے حوالے سے آپ مسلمانوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب: بس میں اپنی بہن عائشہ کی بات دہراتی ہوں کہ ایمان کی نعمت کی قدر کریں اور ایمان کے ساتھ ایک دن سینکڑوں سال کے بغیر ایمان کی زندگی سے افضل ہے اور پھر سارے جہانوں کے لئے رحمت والا نبی ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے سارے انسانوں کو اس دنیا کی قید سے جنت میں لے جانے کی فکر کریں، میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا کریں کہ سب کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

آمین بہت بہت شکریہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، ستمبر ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمیلہ بہن ﴿پشپا﴾ سے ایک ملاقات

میرا پیغام ہے کہ ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں ہندوؤں سے میل جول رکھیں یہ سرحدیں دوریاں گرائیں، ہندو قوم، مسلم دھرم کے بارے میں جاننے کو بے چین متجسس رہتی ہے قریب آئیں لوگ جوق درجوق اسلام میں کھنچے چلے آئیں گے۔

صفورا یاسمین

میں نے شہناز بہن کی دلی تمنا اور کوشش سے نو مسلم جمیلہ صاحبہ کو غریب خانہ پر آنے کی دعوت دی، اہلیہ مولانا ذوالفقار کی بہن افسانہ صاحبہ کے ہمراہ جمیلہ صاحبہ تشریف لائیں، سلام و دعاء کے بعد چائے پانی کے دوران ہی شہناز بہن کاپی پین لے کر بیٹھ گئیں، تب میں نے کہا کہ ارمغان اور اللہ کی پکار جیسے شمارہ میں جو بھائی بہن اپنی اصل کی طرف یعنی ایمان کے اندر آتے ہیں تو لوگوں کی ترغیب کے لئے ان کے انٹرویو چھاپے جاتے ہیں اور اس کے بے حد اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں اور یہ بے حد مقبول ہیں، شہناز بہن بولیں کہ ہندوستان میں ہی نہیں، سعودی عرب، برطانیہ، افریقہ میں بھی یہ انٹرویو بے حد مقبول ہیں اور نفع دے رہے ہیں اور لوگ اپنے خرچ سے ان کی کاپیاں کرا کر تقسیم کراتے ہیں، تب جمیلہ بہن تیار ہوگئیں ورنہ یہ نظر یہ رکھتی تھیں کہ میں جو کچھ ہوں خدا کے لئے ہوں اور خدا سے اجر کی طالب ہوں، دنیا کی شہرت بھی عزیز نہیں حسب معمول ہمارا پہلا سوال تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کا پہلا نام کیا تھا؟

جواب: جمیلہ بہن! میرا پہلا نام پشپا تھا،

سوال: آپ کے والد کا نام؟

جواب: میرے والد کا نام شیورام بھگت تھا والدہ کا نام سومی بائی تھا،

سوال: آپ کا تعلق کس خاندان سے اور کس جگہ سے تھا؟

جواب: میرا تعلق پنجاب راجپورہ ضلع پٹیالہ کے بھگت خاندان سے تھا، ہم لوگ تین بہنیں تھیں

سوال: آپ نے اسلام کیوں قبول کیا اور اپنے پرانے مذہب کو کیسے چھوڑا؟

جواب: سیدھا سچا جواب تو یہ کہ میرے اللہ کو مجھ سے پیار تھا اور میرے رب نے پھر کرم کیا کہ ایمان کی دولت سے نوازا اور کفر کو مجھ سے دور کیا اور بظاہر ''مسلم عورت کی ستر پوشی'' میرے اسلام لانے کا سبب بنی (آگے بولیں) میری بہن! میری ایک لمبی داستان ہے

شہناز بہن افسانہ بہن اور میں تینوں برجستہ بولے۔

سوال: ہاں ہاں، وہی تو آپ سب بتائیے اور بلا جھجک بتائیے؟

جواب: (تب انہوں نے اپنی حیات کو پرت در پرت کھولنا شروع کیا) ہمارا گھرانہ غریب تھا، میری والدہ کی بہن کی شادی ایک بڑے گھرانے میں ہوئی، جب میری شادی ہوئی اس وقت میری عمر ۲۰ رسال تھی میری خالہ نے سوچا کہ میری بھانجی بھی بڑے گھرانے میں آ جائے، اس لئے انہوں نے اپنے دیور کے بیٹے سے جو کہ سی بی آئی آفیسر تھے میری شادی کرادی، میری والدہ امیر غریب کے خوف کی وجہ سے شادی پر آمادہ نہ تھیں، ایک طرح سے زبردستی یہ شادی کرائی گئی شادی کے بعد معلوم ہوا کہ جن سے میرا بندھن بندھا ہے وہ بے حد لاپرواہ اور شرابی ہیں، سسرال میں میرا حال تو نوکر سے بھی بدتر تھا اور میں کٹھ پتلی کی طرح سسرال مانکہ میں گھمائی جاتی رہی ۱۹۸۰ء میں میری شادی ہوئی اور ۱۹۸۳ء میں میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹا پیدا ہوا اس وقت میں بے حد ستم رسیدہ حالت میں اسپتال میں تھی، میری ماں نے بھی میری پرواہ چھوڑ دی بیچاری کیا کرتی حالات ہی ایسے تھے میں نے لوگوں کے جھاڑو برتن تک کئے اور ایسے حالات میں دو بیٹے اور ایک بیٹی کی خدا نے مجھے ماں بنا دیا، اللہ نے مجھے دماغ بہت تیز دیا، میں نے ۱۹۸۰ء میں سلائی کڑھائی کے کارخانہ میں ۲۵۰ روپیے ماہانہ تنخواہ پر کام شروع کیا، وہیں سے میرا اسلام سے تعلق جڑا، وہ کارخانہ کسی ہندو کا تھا لیکن اس میں نوکر مسلمان تھے اور مسلمان بریلوی تھے میں ساڑی پہن کر کارخانہ جاتی اور میرا بلاؤز بغیر آستین کا ہوتا تھا، مسلم نوکر لڑکے بولے بہن جی آپ ہمارا ایمان خراب کرتی ہیں، میں بولی ایمان کیا؟ وہ بولے ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے یہاں مسلم عورت ستر پوش یعنی ڈھکی چھپی رہتی ہے اور اس لئے مردوں کا ایمان بھی سلامت رہتا ہے اور عورتوں کا بھی۔

میں نے کہا کہ ایمان کیا ہے؟ بولے کہ ایک کلمہ ہے جو پڑھا لیا جاتا ہے، میں بولی کہ وہ تو مسلمان عورتیں ہیں اپنے دھرم کی وجہ سے کرتی ہیں، مسلم ورکر بہت دردمندی سے بولے کہ بہن جی آپ چاہے جو بھی ہوں ہمارا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی ہماری ماں بہنوں کی طرح کپڑے پہنو میرے دل میں ان کے ایمان کی اور ستر پوشی کی بات گھر کر گئی اور میں سوچنے لگی کہ کیسا اچھا ایمان ہے ان کا اور ان کے یہاں کس قدر عورت کی عزت کی جاتی ہے میرا دل بیقرار ہوا ان ورکر کے ایمان کے اندر آنے کے لئے، اگلے دن میں نے کہا کہ بھائی میں تمہارے ایمان میں آنا چاہتی ہوں مجھے کیا کرنا ہوگا؟ ایک کلمہ ہے وہ پڑھنا ہوگا، میں نے کہا جلدی مجھے پڑھاؤ بولے کہ ہم نہیں پڑھا سکتے ہمارے بابا پڑھائیں گے اور وہ فلاں دن آتے ہیں اب مجھے اس فلاں دن کا بے قراری سے انتظار رہنے لگا، خدا خدا کر کے وہ دن آ گیا، ایک لمبا سا چوغا اور طرح طرح کی گلے میں مالائیں پہنے اور ہری ٹوپی پہنے بابا کارخانہ میں تشریف لائے اور انہوں نے رومال پکڑوا کر کہلوایا ''مصلی علی کا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد، یا اللہ یا محمد یا علی المدد کرمدد (جمیلہ بہن نے جب یہ کلمہ سنایا ہمیں ہنسی بھی آئی اور تعجب بھی ہوا) ہم لوگ بیچ میں بولے یہ کلمہ نہیں ہے وہ بولیں کہ ہاں ہاں یہ اس زمانہ کا میرا ایمان تھا بھئی جیسے کہا، جو بتایا میں نے کہا اور پڑھا اور بہت زمانہ تک ہر وقت یہ ورد زبان رکھتی تھی اور پھر بتایا گیا کہ قبروں پر جانا ہے میں ان بابا کی مرید بن گئی اور میں نے ہندوستان کے بڑے بڑے مزاروں پر حاضری دی اور جیسا وہاں ہوتے دیکھتی، کرتی۔

ادھر میں ساڑی کی جگہ سوٹ پہننا شروع کیا اور خود کپڑے ڈیزائن کرنا شروع کیا اور میری ڈیزائن ڈریس کی بہت قیمت لگی، میں نے الگ سے مشین خریدی اور خود ڈیزائن کر کے ڈریس تیار کی اور بازار میں فروخت کی میرا کاروبار چل نکلا، ۱۹۸۲ء میں اوکھلا فیس،2 میں میں نے اپنے کارخانہ کی بنیاد ڈالی اور الگ سے مسلم ورکر رکھے، مجھے کمانے کی دھن لگ گئی اور اللہ نےمجھے اس قابل بنادیا کہ میں نے نہرونگر میں ۳ منزلہ ایک پورا کیمپس خریدا، ہاں ایک بات اور یاد آئی جب میں کارخانہ میں کام کرتی تھی، بابا کو خانقاہ کی ضرورت تھی مری ماں نے میرے نام ایک دوکان کر دی تھی وہی ان کی کل جائیداد تھی، بابا کو خانقاہ کے لئے زمین کی ضرورت تھی سلطان پور غوث آباد میں میں نے اپنی ماں سے کہا وہ دوکان کے کاغذات دے دو اور مجھے ایک مکان خریدنا ہے، میں نے ماں سے جھوٹ بولا ورنہ ماں کبھی کاغذات نہ دیتی، میں نے کاغذات لے کر وہ دوکان اس زمانہ میں ۱۲ ہزار کی فروخت کردی ۱۱ ہزار ان بابا کو خانقاہ کے لئے دے دیئے ایک ہزار خود رکھی اس وقت سروس کرتی تھی ۲۵۰ روپیہ تنخواہ ۳ بچے اور خود اور مکان کرائے کا، ایک ہزار کرایہ جمع کیا اور دلی کورٹ پٹیالہ ہاؤس میں جا کر باقی پیسہ سے اسلام قبول کرنے کی کاروائی پوری کی بس پھر خدا کے نام پر دینے کی دھن سوار تھی میں چاہتی تھی کہ کماؤں اور خدا کے لئے لٹاؤں مجھے کمانے کی دھن لگ گئی نہرونگر میں خدا نے جائیداد دلوادی، وہاں جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورکر کام کرتے تھے وہ ورکر نماز پڑھتے تھے وہ نماز پڑھنے جاتے اور باہر جا کر نماز کے بہانے پکچر دیکھنے چلے جاتے اور میں نمازیوں کو ہی کام دیتی تھی مگر ور کر چالاکی کرتے، میں نے سوچا مجھے ایسی جگہ کارخانہ کی تلاش کرنی چاہیئے، جہاں مسجد کارخانہ سے ملی ہوئی ہو تب میں نے حاجی کالونی، غفور نگر میں زمین خریدی اور کارخانہ ادھر شفٹ کیا لیکن ادھر چونکہ میں اکیلی کام کرتی تھی اور مسلم ایریا میں مسجد کی وجہ سے میں شفٹ ہوئی تھی تا کہ ورکر نماز ضرور پڑھیں اور دیر تک غائب بھی نہ ہوں کہ کارخانہ میں کام کا نقصان نہ ہو لیکن ادھر کے مسلمانوں نے مجھے بہت تنگ کیا کہ یہ کیسی مسلمان بنی ہے لڑکوں سے کام کراتی ہے طرح طرح کی باتیں...... میرا ذہن پریشان ہو گیا تھا کہ میرا کارخانہ ٹھپ ہونے لگا اور میں بچوں کے پاس نہرو نگر چلی گئی کام بالکل بند کر دیا کہ اسلام میں ورکر سے کام کروانا جائز نہیں اور میں غریبی میں چلی گئی، فاقے ہونے لگے میں نے کترن بیچنا شروع کی اور پھر کچھ سہارا شروع ہوا ادھر کچھ اور اچھی مسلمان بہنیں ملیں، انہوں نے کہا آپ کو غلط بتایا گیا ہے آپ اپنا کاروبار شروع کیجئے اور یہ افسانہ ہے اس کے شوہر مولوی ذوالفقار نے میری بڑی رہنمائی کی اس نے مجھے اپنی ماں بنالیا اور حقیقی ماں کی طرح میرا خیال رکھنے لگا میں نے حاجی کالونی میں کارخانہ شروع کیا اور نائٹی، ٹاپ اور پٹیالہ شلوار کی ڈیزائننگ کر کے مارکیٹ میں فروخت شروع کر دی اور یہاں بھی میں نے عمارت بنالی اور خود بھی ادھر ہی شفٹ ہو گئی اور تب میں نے جانا کہ جس اسلام پر میں چلتی ہوں قبر پرستی، وہ صحیح نہیں، کلمہ صحیح طرح پر نہیں پڑھا، نماز یہاں آ کر سیکھی، قرآن کریم پڑھا، تبلیغی جماعت کی بہنوں سے میل جول پیدا ہوا میں نے جب نماز سیکھی اور اس کو ادا کیا تو سمجھ میں آیا کہ حدیث نبوی ﷺ "نماز مومن کی معراج ہے" واقعی معراج ہے، (یہ سب کہتے ہوئے وہ آبدیدہ ہو گئیں ہمیں ان کی کیفیت دیکھ کر ان پر بڑا رشک آیا ہم نے کہا کہ آپ تو بڑی ولی صفت اور اونچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہستی ہیں) جمیلہ بہن بولیں کہ میں کچھ بھی نہیں اور پھر بڑی تڑپ سے بولیں کہ کسی طرح کاش میری وہ نماز کی کیفیت لوٹ آئے اور مجھ سے کہنے لگیں کہ کوئی عمل بتاؤ کہ مجھے نماز میں پہلے کی طرح معاملہ ہو، ہم نے کہا کہ اللہ بے حد رحیم وکریم ہے اس سے گڑگڑا کر جو مانگو ملتا ہے جمیلہ بہن برجستہ بولیں کہ میرے ساتھ تو ہمیشہ ہی جب جب مانگا سب کچھ ملا بندہ بڑا ناشکرا ہے، بے وفا ہے اسے مانگنا ہی نہیں آتا، مانگتا ہی نہیں ہم نے کہا۔

سوال: اپنے کوئی خاص لمحات بتایئے؟

جواب: رمضان المبارک کا مہینہ تھا میں روزے برابر رکھتی رہی، نمازیں بھی ادا کرتی لیکن نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتی، مجھے شوگر ہوگئی اور گھٹنوں نے کام کرنا بند کر دیا، جہاں میں رہتی ہوں وہاں میرے ایسے پورشن ہیں کہ بہ آسانی کرایہ دار بھی رکھتی ہوں لیلۃ القدر آ گئی سب لوگ کھڑے ہو کر نوافل میں معروف تھے میں بھی اسی رات جاگ رہی تھی، پیروں کے درد کی وجہ سے اٹھ نہ سکتی تھی کسی مسلم بہن نے بھی مجھے اس رات کے بارے میں کچھ خاص نہ بتایا اور میرا دل پھٹا جا رہا تھا کہ کوئی آئے مجھے تسلی دے اس رات کی عظمت کے بارے میں بتائے میں ایسے میں کیسے عبادت کروں، میری مدد کرے، پھر بے بسی کی کیفیت طاری ہوئی میں بیٹھے بیٹھے سجدہ میں جا گری اور اسی طرح مالک کے سامنے آہ وفغاں کی تڑپ تڑپ کر روئی، روتے روتے زور زور سے میری چیخیں لگ گئی مجھے کچھ ہوش نہ رہا بس خدا اور میں فریادی اور بے بسی ایسی کہ عبادت اور نماز بھی کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکوں اس کا احساس ہوا کہ یکا یک مجھے لگا میں کھڑی ہو سکتی ہوں اور میں سیدھی کھڑی ہوگئی اور اس رات میں نے کھڑے ہو کر خوب نماز ادا کی اور میں چلنے پھرنے سے معذور چلنے پھرنے لگی اور کئی سال تک میں ایسی رہی کہ مجھے کوئی بیماری نہیں تھی شوگر بھی ختم ہوگئی آگے بولیں کہ بس بہن! ہم بہت نکمے ہیں، پھر دنیاداری میں پھنس گئی اور پھر وہی بیماری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے فضائل اعمال پڑھنا شروع کی، جب میں نے یہ پڑھا کہ جس کا بیٹا حافظ قرآن ہوگا اس کو آخرت میں اس بیٹے کی ماں کو جنت میں تاج پہنایا جائے گا میں تڑپ گئی کہ اللہ اب میں کیا کروں میرے دو بیٹے ہیں ان کی شادی ہو چکی، بچے بھی ہو گئے اور کیونکہ میں بس صلی علی کا یا محمد، المدد کر مدد اور قبروں پر جانے کو مسلمان سمجھتی تھی بس خود ہی مسلمان بنی رہی مجھے خاندانی حالت پر رہے ان کی شادی میں نے ہندو لڑکی سے کی اور بچے پھر اس نعمت سے محرومی نے دکھی کر دیا، میں زار قطار روئی کہ سب حافظوں کی ماؤں کو تاج پہنایا جائے گا، میرے لیئے کوئی تاج نہ ہوگا میرا کوئی بیٹا حافظ نہیں ایک پڑوسن دیندار تھی میرے ہر وقت کے رونے کو دیکھ کر کہنے لگیں کہ تم میرے بیٹے کو پڑھا لو حافظ بنا لو، دوسروں نے کہا کہ کوئی غریب بچہ پڑھا لو، میں نے غریب بچہ کی تلاش شروع کر دی، ایک بچہ جس کا نام احتشام تھا اس کو پڑھانے کے لئے سہارنپور مدرسہ سوکڑی میں چھوڑا اور وہ الحمد للہ حفظ کر رہا ہے، پھر مجھے لوگوں نے کہا، ایسے تاج نہیں پہنایا جائے گا آپ بن ماں باپ کا بچہ تلاش کرو اس کو حفظ کراؤ، اب میں اور رونے لگی اور لگتا تھا کہ روتے روتے جان چلی جائے گی کہ ہائے محرومی مجھے تاج نہ پہنایا جائے گا، اب میں نے کسی ہندو غریب کی جھگی جھونپڑی میں تلاش شروع کر دی ایک بچہ خدا نے مجھے ملوایا، جو بن ماں باپ کا ہے عبداللہ اس کا نام رکھا اسے رائے پور سہارنپور کی طرف لے کر گئی اور اسے پڑھا رہی ہوں، ماشاء اللہ اس کا ۱۲ رواں پارہ ہے رائے پور میں پڑ رہا ہے دونوں بچوں کے لئے کپڑا خرچ وغیرہ لے جاتی ہوں میرا پوتا میرے پاس رہتا ہے، ۱۳ر سال کا ہے ۱۰ سے حزب والی مسجد میں بھیجا ہوا ہے امن نام ہے دعا کرو وہ بھی حافظ ہو جائے، آمین، یہ سب سنتے ہوئے ہم سناٹے میں گنگ بیٹھے ہوئے تھے کہ یا اللہ فضائل اعمال کی حدیث پڑھی اور کس طرح عمل پیدا ہوئی؟ اور ہمارا کیا حال ہے کہ ہم پیدائشی مسلمان حفظ تو ناظرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا بھی۔ کسر شان اور سب سے پہلے انگلش میڈیم اسکول کی دوڑ رواں رواں خوف خدا سے کھڑا ہوگیا کہ ہمارے اس سلوک کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ کیسا معاملہ فرمائے گا میں نے کہا جمیلہ بہن آپ قابل مبارک باد ہیں دعاء کریں اللہ ہمیں بھی آپ کی طرح بنا دے، آمین ثم آمین

ہم حالانکہ کافی وقت لے چکے تھے مگر دل چاہتا تھا کہ اپنی روداد سنائی جائیں اور ہم سنتے جائیں ہم نے کہا اور کچھ خاص بتایئے بولیں فضائل اعمال میں پڑھا کہ سود خور کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا کہ اس کے پیٹ میں سانپ بچھو ہوں گے۔

ہمارے یہاں ہفتہ میں اجتماع ہوتا ہے اور میں پنجاب وغیرہ بھی جاتی ہوں وہاں ہندو بہنیں میرا وعظ سنتی ہیں جالندھر میں میں نے جب یہ سود والی حدیث سنائی تو سب نے یقین کر کے وہاں سود لینا دینا چھوڑ دیا ہندو ہو کر اور وہ بے چین رہتی ہیں کہ اپنے دھرم کی اور بات بتاؤ تب میں نے کہا آپ پروگرام بنائیں انشاء اللہ ہم لوگ بھی چلیں گے، دعوت کے اوپر بات کریں گے بولیں کہ جی لوگ پیاسے ہیں مجھے تو کچھ زیادہ معلومات نہیں بس فضائل اعمال اور قرآن ہندی ترجمہ سے پڑھا ہے آپ لوگ اگر آ گئے آئیں تو لوگ پیاسے کھڑے ہیں ذرا سے اشارے کی دیر ہے دامن اسلام میں آ جائیں گے، (تب اور اپنے اوپر شرمندگی ہوئی اور اپنے ساتھ تمام مسلم لوگوں سے شکوہ ہوا کہ واقعی ہم اپنے ہی دائرہ میں رہتے ہیں کھانا پینا اور اپنے کو بچوں کو کھلانا پلانا اور انجینئر، ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ کی آرزو رکھنا یہ ہی مقصد حیات سمجھے ہوئے ہیں اللہ سے ہم نے توبہ کی اور کچھ کرنے کا عزم کیا) آگے سلسلہ کلام کو جاری رکھنے کے لئے ہم نے پوچھا کہ:

سوال شہناز بہن بتا رہی تھیں کہ آپ شوہر سے ۲۵ سال بعد ملی ہیں اور آپ کے شوہر بھی مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ کا دوبارہ نکاح ہوا ہے یہ سب کیا قصہ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: جمیلہ بہن بولیں کہ میرے شوہر نے ۲۵ سال سے میرا اور میرے بچوں کا کوئی خرچ نہیں اٹھایا اب وہ پچھلے دنوں ریٹائر ہوئے اور انہوں نے فنڈ کے پیسے سے ایک فلیٹ خریدا اور حالات کچھ ایسے بنے کہ وہ فلیٹ انہیں گروی رکھنا پڑا، ناچار میرے شوہر نگر والے فلیٹ میں جہاں میرے دونوں لڑکے اپنی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں ان کو وہاں آنا پڑا میں برابر سب رشتہ داروں سے ملتی ہوں، جب کچھ دن باپ کو بیٹے اور بہو کے پاس رہتے ہو گئے تو بڑی بہو نے انہیں باہر کردیا اب یہ دوسرے بیٹے کے گھر میں گئے، دیکھتی کیا ہوں ایک دن میری بڑی بہو ان کو کھانا دیتی ہے ایسے جیسے کسی کتے کو ڈالتے ہیں میں نے کہا تم اس طرح کرتی ہو، اس طرح تو کسی کتے کو بھی نہ دیتے ہوں، خیر میں حسب معمول خرچ دینے کے لئے رائے پور حافظ بچے کے پاس گئی وہاں ایک دہلی جامعہ ملیہ کا بچہ سروس چھوڑ کر گیا ہے اب حفظ کرتا ہے رائے پور میں رہتا ہے خدا نے اسے دین پر لگا دیا ہے وہ بولا اماں جی! مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے، اس نے میری سب کہانی کا حال اس نومسلم بچے نے بتادیا ہوگا، بولا آپ کے شوہر ہندو ہیں، آپ پر فرض ہے کہ آپ اپنے شوہر کو دین کی دعوت دیں مجھے ان کے سلوک کی وجہ سے ان کے ساتھ کوئی تعلق محسوس نہ ہوتا تھا، میں نے کہا کہ بیٹے وہ تو بہت بڑے شرابی ہیں شراب کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے، وہ بچہ بولا کہ اماں! اگر آپ کو شراب کا گلاس بھر کر بھی دین کی دعوت دینی پڑے، آپ دین کی دعوت دیں یہ دعوت دینا اتنا ضروری ہے مجھے امید ہے انشاء اللہ وہ ضرور ایمان لے آئیں گے، آپ ایسے جذبہ والی ہیں، آپ یہ کام ہر حال میں کریں، اب میں گھر آگئی میں نے فون اٹھایا ادھر سے فون انھوں نے اٹھایا مگر میں کچھ ہمت نہ کرسکی عجیب شرم محسوس ہوئی مگر دل میں اللہ سے گڑگڑاؤں، اے اللہ ایمان کی دعوت دے دوں ایسی ہمت عطا کر، میری بہن ہندو ہے مگر سب کلمہ درود جانتی وہ بھی بہنوئی کی ایسی درگت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دکھی تھی، وہ روز کہتی کہ تو مسلمان بن جا تیری زندگی بن جائے گی دیکھ میری بہن کی مسلمان بننے سے کیسی زندگی بنی ہوئی ہے روز روز کہتی رہی ایک دن دیکھتی کیا ہوں کہ زبردستی میرے شوہر کو میرے گھر لے آئی ہے، میں ناراض ہوئی کہ تو اس ہندو شرابی کو کیوں لے کر آئی ہے؟ وہ بولی یہ مسلمان بننے کو تیار ہے غفار منزل کی مسجد میں صبح ۱۰ بجے کسی مولانا کا بیان ہوا، ان کو وہاں لے کر گئے اور وہاں پر مولانا نے ان کا نکاح پڑھایا کلمہ پڑھایا، انہیں کا بیان تھا، وہ کلمہ پڑھا کر جانے لگے میں روٹھی روٹھی تھی، میرے بیٹے ذوالفقار نے ان سے کہا میری جمیلہ ماں کو سمجھایئے پردہ کئے بیٹھی ہیں، پردہ چھوڑیں اور ناراضگی بھی ختم کریں، مولانا نے مجھے سمجھایا میری سمجھ میں بات آگئی، مگر ۲۵ سال سے الگ رہتی ہوں عجیب سا حجاب آتا ہے، ویسے جتنا کچھ ہو رہا ہے خدمت کر رہی ہوں، آج ۲۲ر دن ہو گئے شراب کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔

سوال آپ ان کی نماز وغیرہ کے بارے میں اور تمام ارکان اسلام کے بارے میں کیا فکر کرتی ہیں؟

جواب ماشاء اللہ پانچوں وقت مسجد جا رہے ہیں کسی نے کہا کہ پھلت میں ایک بہت بڑے حضرت جی ہیں ان سے ضرور ملوایئے، وہ ۳۰ر دن کے لئے پھلت گئے مگر حضرت جی نہیں مل سکے، ہم نے کہا کہ آپ ان کو دہلی بٹلہ ہاؤس دارارقم میں بھیجئے وہاں ان کو فائدہ ہوگا اور حضرت جی سے ملاقات بھی ہو جائے گی جمیلہ بہن کہنے لگی، آپ کی بڑی مہربانی ہو گی، اگر آپ ان کی تربیت کا انتظام فرما دیں میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ کاش جگہ جگہ پر تربیتی سینٹر قائم ہو جائیں اور خدا سے دل ہی دل میں دعاء کی رب العالمین مجھے اس قابل بنا دے کہ نومسلم بھائی بہنوں کو آشیانہ فراہم کر سکوں اور تربیت کے لئے دردمند، پر خلوص اساتذہ کا نظم کر دوں کہاں لوگوں کو گئے "ہم اسلام میں آ کر امن میں آ گئے جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گئے محبت کی چھاؤں میں آ گئے، حالانکہ کافی دیر ہو چکی تھی مگر سب سے اہم سوال ان کی اولاد کے بارے میں پوچھنا باقی تھا میں نے کہا کہ

سوال: جمیلہ بہن جب آپ شروع سے علیحدہ اور اپنے بل بوتے پر اپنے بچوں کے ساتھ ہیں تو پھر آپ نے اپنے بچوں کو ہندو کیسے رہنے دیا؟

جواب: وہ بولیں کہ کسی مسلمان نے مجھے کچھ بتایا نہیں سچ پوچھئے تو ادھر حاجی کالونی میں صحیح مسلمان میں خود بنی ہوں ویسے میرے دونوں لڑکے بسم اللہ، الحمد للہ سب پڑھتے ہیں بڑی بہو تو کٹر ہے لیکن چھوٹی بہو نرم دل ہے چھوٹا بیٹا میرے ساتھ کام کرتا ہے بلکہ اب فیکٹری دوکان سب کچھ وہی سنبھالتا ہے بس بہو سے ڈرتا ہے۔

ہم نے کہا، ایسا کرتے ہیں کہ آپ کے بیٹے کی بیوی کو دعوت کھانے پر بلاتے ہیں اور ہم کچھ کوشش کر کے دیکھتے ہیں وہ بہت خوش ہو گئیں بولیں نہیں پہلے میں آپ کی دعوت کروں گی اور اپنی بہو کو بلا لوں گی، سویرے شام سے بلا لوں گی آپ اس سے مل لیجئے اور پھر اپنے گھر آنے کی دعوت بھی دے دیجئے ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے مگر نیک کام میں دیر نہیں ہونی چاہیے کچھ دیر خاموشی طاری رہی اور سب سر جھکائے بیٹھے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہم کسی اور دیس کی باتیں سن رہے ہیں میں نے کہا افسانہ آپ بھی بہت خوش قسمت ہیں اور قابل مبارک باد بھی کہ بیچ میں ہی جمیلہ بہن بولیں: میرا یہ منہ بولا بیٹا ذوالفقار اور بہو افسانہ مثالی بہو بیٹے ہیں، میں ان کے ساتھ حج بھی کر چکی ہوں اور ان دونوں کے لئے بے حد تعریفی کلمات بولتی گئیں اور دعاؤں کا دریا بہاتی رہیں اور میں سوچ ہی رہی تھی کہ شہناز بہن کی وجہ سے جاوید اشرف صاحب کی وجہ سے اللہ کتنے اچھے اچھے مثالی لوگوں سے ہمارا تعلق جوڑ رہا ہے، جمیلہ بہن نے جس طرح سے ان بیٹے بہو کی قربانی ایثار خلوص محبت کا تذکرہ کیا، اگر لکھنا شروع کر دوں تو انٹرویو اور لمبا ہو جائے گا اور ڈر ہے پیچھے سے رہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے میں تو شہناز، افسانہ جمیلہ صاحبہ کی گرویدہ ہوگئی اور اپنے حال پر ندامت اور شرمندگی کہ اللہ دنیا میں اب بھی دور نبی ﷺ کی نقل کرنے والے لوگ موجود ہیں اور ہمارا کیا ہوگا اپنے میں مست رہتے ہیں سچ لکھ رہی ہوں میرا رونگٹا رونگٹا خوف خدا سے کانپ رہا تھا اور کانپتا ہے آپ سب لوگوں سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ ہمیں دین کی خدمت کے لئے چن لے۔ آمین ثم آمین

اب ایک اور سوال میرے دل میں مچل رہا تھا کہ میں ایسی عبادت گزار اور خوش اخلاق ملنسار اور صدقہ خیرات کرنے والی اور تبلیغ کے لئے ہر وقت چلت پھرت کرنے والی کے اللہ سے معاملات سرگوشیاں بھی عجیب طرح کی ہوتی ہیں حالانکہ یہ ضروری نہیں، نیکی کی شرط ہے مگر گمان ایسا قدرتی ہوتا ہے، میں نے کہا:

سوال کچھ خاص اللہ کے کرم فرمائیاں سنائیے؟

جواب بولیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرا ایک کمرہ ہے جو بے حد حسین ہرے طوطیا رنگ کا ہے کہ رنگ کا حسن بیان سے باہر ہے وہاں میں اور ایک آدمی مسجد میں پڑے ہوئے ہیں بے حد حسین نا قابل بیان عورتیں، ہیرے جواہرات، زمرد، موتیوں کے تھال لیے بیٹھی ہوئی ہیں، دوسرا خواب کہ میں لا انتہا اونچائی پر کھڑی ہوں بے حد سفید لباس میں اور میرے چاروں طرف بے حد شفاف پانی، میری آنکھ کھل گئی تعبیر تو اللہ جانتا ہے کیا ہے مگر بے حد سکون محسوس ہوتا ہے، ایک بار دیکھا کہ چٹیل میدان ہے میں اور میرا پوتا امن میرے ساتھ ہے کہ زبردست زلزلہ آتا ہے بڑا خوفناک، میں الحمد شریف پڑھنے لگتی ہوں کہ ایک دم زلزلہ الحمد پڑھنے سے رک جاتا ہے، اب کافی دیر ہو چکی تھی اور ان کو گھر جانے کی جلدی بھی تھی کیونکہ ان کے شوہر جو کہ پہلے کیلاش اور اب جمیل احمد ہیں اکیلے تھے ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور آخری سوال کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال ارمغان پڑھنے والوں کے لئے کوئی پیغام؟

جواب بولیں میرا پیغام ہے کہ ایک دوسرے کی خیرخواہی کریں ہندوؤں سے میل جول رکھیں یہ سرحدیں دوریاں گرائیں، ہندوقوم، مسلم دھرم کے بارے میں جاننے کو بے چین، متجسس رہتی ہے قریب آئیں لوگ جوق در جوق اسلام میں کھنچے چلے آئیں گے، سلام دعاء اور آئندہ مستقل ملاقات کے وعدوں کے ساتھ وہ ہمارے گھر سے رخصت ہوئیں، اور اب میں سوچ رہی ہوں کہ جب صرف ایک جاہل ان پڑھ ورکر کے ستر پوشی کے خیال سے ایک بہن ایمان میں آگئی اور ان کے ذریعہ حفاظ اور خاندان کا اسلام میں آنا اور تبلیغ غیر مسلموں میں اور مسلمانوں میں کرنا خانقاہیں بنوانا، مسجدوں اور مدارس میں دینا دلانا اور جانے کتنے خیرخواہی کے کارنامے ہیں اور اگر جو عالم لوگ ہیں ہمارے ہندوستان کے اور بیرونی ہندوستان کے اٹھ کھڑے ہوں اور ایک جملہ ہی خیرخواہی کا کسی ہندو بھائی بہن سے بول دیں تو بیس کروڑ تو مسلمان ہندوستان میں ہیں اور باقی دنیا میں کتنے ہوں گے، دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی کاش مسلمان اپنا منصب پہچانیں اور اگر کچھ بھی نہ کرسکیں تو اتنی تو میری التجاء ہے ضرور کریں کہ اپنے ان خونی رشتوں کے بھائی بہن کے لئے رات کو تنہائی میں آنکھوں سے دو آنسو گرالیا کریں کہ اللہ ان کے لئے ایمان کی ہدایت مقدر فرمادے۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، جولائی ۲۰۰۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماسٹر محمد عامر (بلبیر سنگھ) سے ایک چشم کشا ملاقات

میری ہر مسلمان سے درخواست ہے کہ اپنے مقصد زندگی کو پہچانیں اور اسلام کو انسانیت کی امانت سمجھ کر اس کو پہنچانے کی فکر کریں، محض اسلام دشمنی کی وجہ سے ان سے بدلہ کا جذبہ نہ رکھیں احمد بھائی میں یہ بات بالکل اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ رہا ہوں کہ بابری مسجد کی شہادت میں شریک ہر ایک شیوسینک بجرنگ دلی اور ہر ہندو کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ اسلام کیا ہے؟ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ قرآن کیا ہے اور مسجد کیا چیز ہے تو ان میں سے ہر ایک مسجد بنانے کی تو سوچ سکتا ہے، مسجد گرانے کا تو سوال ہی نہیں ہو سکتا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ بال ٹھاکرے جی، ونئے کٹیار، اوما بھارتی اور اشوک سنگھل جیسے سرکردہ لوگوں کو بھی اگر اسلام کی حقیقت معلوم ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام ہمارا بھی مذہب ہے، ہمارے لئے بھی ضروری ہے، تو ان میں سے ہر ایک اپنے خرچ سے بابری مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کو سعادت سمجھے گا۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

ماسٹر محمد عامر : السلام علیکم ورحمۃ اللہ

احمد اواہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال : ماسٹر صاحب ایک عرصے سے ابی کا حکم تھا کہ میں ارمغان کے لئے آپ سے انٹرویو لوں، اچھا ہوا آپ خود ہی تشریف لے آئے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔

جواب : احمد بھائی آپ نے میرے دل کی بات کہی، جب سے ارمغان میں نو مسلموں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو کا یہ سلسلہ چل رہا ہے، میری خواہش تھی کہ میرے قبول اسلام کا حال اس میں چھپے، اس لئے نہیں کہ میرا نام ارمغان میں آئے، بلکہ اس لئے کہ دعوت کا کام کرنے والوں کا حوصلہ بڑھے اور دنیا کے سامنے کریم وہادی رب کی کرم فرمائی کی ایک مثال سامنے آئے اور دعوت کا کام کرنے والوں کو یہ معلوم ہو کہ جب ایسے کمینے انسان اور اپنے مبارک گھر کو ڈھانے والے کو اللہ تعالیٰ ہدایت سے نواز سکتے ہیں تو عام شریف اور بھولے بھالے لوگوں کے لئے ہدایت کے کیسے مواقع ہیں۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیں؟

جواب: میرا تعلق صوبہ ہریانہ کے پانی پت ضلع کے ایک گاؤں سے ہے میری پیدائش ۶ دسمبر ۱۹۷۰ء کو ایک راجپوت گھرانے میں ہوئی، میرے والد صاحب ایک اچھے کسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پرائمری اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے، وہ بہت اچھے انسان تھے اور انسانیت دوستی ان کا مذہب تھا، کسی پر بھی کسی طرح کے ظلم سے انہیں سخت چڑ تھی ۱۹۴۷ء کے فسادات انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے وہ بہت کرب کے ساتھ ان کا ذکر کرتے اور مسلمانوں کے قتل عام کو ملک پر بڑا داغ سمجھتے تھے بچے کچھ مسلمانوں کو بسانے میں وہ بہت مدد کرتے تھے، اپنے اسکول میں مسلمان بچوں کی تعلیم کا وہ خاص خیال رکھتے تھے، میرا پیدائشی نام بلبیر سنگھ تھا اپنے گاؤں کے اسکول سے میں نے ہائی اسکول کر کے انٹرمیڈیٹ میں پانی پت میں داخلہ لیا، پانی پت شاید بمبئی کے بعد شیوسینا کا سب سے مضبوط گڑھ ہے، خاص طور پر جوان طبقہ اور اسکول کے لوگ شیوسینا میں بہت لگے ہوئے ہیں، وہاں میری دوستی کچھ شیوسینکوں سے ہوگئی اور میں نے بھی پانی پت شاکھا میں نام لکھا لیا، پانی پت کے اتہاس (تاریخ) کے حوالے سے وہاں نوجوانوں میں، مسلمانوں خاص طور پر بابر اور دوسرے مسلمان بادشاہوں کے خلاف بڑی نفرت گھولی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی تھی، میرے والد صاحب کو جب میرے بارے میں معلوم ہوا کہ میں شیوسینا میں شامل ہوگیا ہوں تو انہوں نے مجھے بہت سمجھایا، انہوں نے مجھے اتہاس کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی، انہوں نے بار بر خاص طور پر اورنگ زیب کی حکومت کے انصاف اور غیر مسلموں کے ساتھ ان کے عمدہ سلوک کے قصے سنائے اور مجھے بتانے کی کوشش کی کہ انگریزوں نے غلط تاریخ ہمیں لڑانے کے لئے اور دیش کو کمزور کرنے کے لئے گھڑ کر تیار کی ہے، انہوں نے ۱۹۴۷ء کے ظلم اور قتل غارت گری کے قصوں کے حوالے سے مجھے شیوسینا سے باز رکھنے کی کوشش کی، مگر میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

سوال آپ نے پھلت کے قیام کے دوران بابری مسجد کی شہادت میں اپنی شرکت کا قصہ سنایا تھا، ذرا اب دوبارہ تفصیل سے سنائیے؟

جواب وہ قصہ اس طرح ہے کہ ۱۹۹۰ء میں ایڈوانی جی کی رتھ یاترا میں مجھے پانی پت کے پروگرام کی خاصی بڑی ذمہ داری سونپی گئی رتھ یاترا میں ان ذمہ داروں نے ہمارے روئیں روئیں میں مسلم نفرت کی آگ بھردی میں نے شیواجی کی سوگندھ کھائی کہ کوئی کچھ بھی کرے میں خود اکیلے جا کر رام مندر پر سے اس ظالمانہ ڈھانچہ کو مسمار کروں گا، اس یاترا میں میری کارکردگی کی وجہ سے مجھے شیوسینا کے یوتھ ونگ کا صدر بنادیا گیا، میں اپنی نوجوان ٹیم کو لے کر ۳۰ / اکتوبر کو ایودھیا گیا، راستہ میں ہمیں پولس نے فیض آباد میں روک دیا، میں اور کچھ ساتھی کسی طرح بچ بچا کر پھر بھی ایودھیا پہنچے، مگر پہنچنے میں دیر ہوگئی اور اس سے پہلے گولی چل چکی تھی اور بہت کوشش کے باوجود میں بابری مسجد کے پاس نہ پہنچ سکا میری نفرت کی آگ اس سے اور بھڑکی میں اپنے ساتھیوں سے بار بار کہتا تھا اس جیون سے مر جانا بہتر ہے رام کے دیش میں عرب لٹیروں کی وجہ سے رام کے بھگتوں پر رام جنم بھومی پر گولی چلا دی جائے، یہ کیسا انیائے اور ظلم ہے، مجھے بہت غصہ تھا، کبھی خیال ہوتا تھا کہ خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشی کرلوں کبھی دل میں آتا تھا کہ لکھنؤ جا کر ملائم سنگھ کے اپنے ہاتھ سے گولی ماردوں، ملک میں فسادات چلتے رہے اور میں اس دن کی وجہ سے بے چین تھا کہ مجھے موقعہ ملے اور میں بابری مسجد کو اپنے ہاتھوں مسمار کروں۔

ایک ایک دن کر کے وہ منحوس دن قریب آیا جسے میں اس وقت کا خوشی کا دن سمجھتا تھا میں اپنے کچھ جذباتی ساتھیوں کے ساتھ ایک دسمبر ۱۹۹۲ کو پہلے ایودھیا پہنچا میرے ساتھ سونی پت کے پاس ایک جاٹوں کے گاؤں کا ایک نوجوان یوگیندر پال بھی تھا جو میرا سب سے قریبی دوست تھا، اسکے والد ایک بڑے زمیندار تھے اور وہ بھی بڑے انسان دوست آدمی تھے، انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایودھیا جانے سے بہت روکا اس کے تاؤ بھی بہت بگڑے مگر وہ نہیں رکا۔

ہم لوگ چھ دسمبر سے پہلے کی رات میں بابری مسجد کے بالکل قریب پہنچ گئے اور ہم نے بابری مسجد کے سامنے کچھ مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر رات گزاری، مجھے بار بار خیال ہوتا تھا کہ کہیں ۳۰ اکتوبر کی طرح آج بھی ہم اس شبھ کام سے محروم نہ رہ جائیں، کئی بار خیال آیا کہ لیڈر نہ جانے کیا کریں، ہمیں خود جا کر کار سیوا شروع کرنی چاہیئے مگر ہمارے سنچا لک نے ہمیں روکا اور ڈسپلن بنائے رکھنے کو کہا، اوما بھارتی نے بھاشن دیا اور کار سیوکوں میں آگ بھر دی میں بھاشن سنتے سنتے مکان کی چھت سے اتر کر کدال لے کر بابری مسجد کی چھت پر چڑھ گیا، یوگیندر بھی میرے ساتھ تھا، جیسے ہی اوما بھارتی نے نعرہ لگایا، ایک دھکا اور دو، بابری مسجد توڑ دو۔ بس میری مرادوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا اور میں نے بیچ والے گنبد پر کدال چلائی اور بھگوان رام کی جے کے زور زور سے نعرے لگائے، دیکھتے دیکھتے مسجد مسمار ہو گئی، مسجد کے گرنے سے پہلے ہم لوگ نیچے اتر آئے۔ ہم لوگ بڑے خوش تھے رام للا کے لگائے جانے کے بعد اس کے سامنے ماتھا ٹیک کر ہم لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشی سے گھر آئے اور بابری مسجد کی دو دو اینٹیں اپنے ساتھ لائے، جو میں نے خوشی خوشی پانی پت کے ساتھیوں کو دکھائیں، وہ لوگ میری پیٹھ ٹھونکتے تھے، شیوسینا کے دفتر میں وہ اینٹیں رکھ دی گئیں اور ایک جلسہ کیا گیا اور سب لوگوں نے بھاشن میں فخر سے میرا ذکر کیا کہ ہمیں گرو (فخر) ہے کہ پانی پت کے نوجوان شیوسینک نے سب سے پہلے رام بھگتی میں کدال چلائی، میں نے گھر بھی خوشی سے جا کر بتایا میرے پتا جی بہت ناراض ہوئے اور انھوں نے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور مجھ سے صاف کہہ دیا کہ ''اب اس گھر میں تو اور میں دونوں نہیں رہ سکتے، اگر تو رہے گا تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا نہیں تو تو ہمارے گھر سے چلا جا، مالک کے گھر کے ڈھانے والے کی میں صورت دیکھنا نہیں چاہتا، میری موت تک تو مجھے کبھی صورت نہ دکھانا'' مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا، میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی اور پانی پت میں جو سمان (عزت) مجھے اس کارنامہ پر ملا وہ بتانے کی کوشش کی انھوں نے کہا کہ یہ دیش ایسے ظالموں کی وجہ سے برباد ہو جائے گا اور غصہ میں گھر سے جانے لگے، میں نے موقع کو بھانپا اور کہا آپ گھر سے نہ جایئے میں خود اس گھر میں رہنا نہیں چاہتا جہاں رام مندر بھگت کو ظالم سمجھا جاتا ہو اور میں گھر چھوڑ کر آ گیا اور پانی پت میں رہنے لگا۔

سوال اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیں؟

جواب پیارے بھائی احمد! میرے اللہ کیسے کریم ہیں کہ ظلم اور شرک کے اندھیرے سے مجھے، نہ چاہتے ہوئے، اسلام کے نور اور ہدایت سے مالا مال کیا، مجھ جیسے ظالم کو جس نے اس کا مقدس گھر شہید کیا ہدایت سے نوازا، ہوا یہ کہ میرے دوست یوگیندر نے بابری مسجد کی اینٹیں لا کر رکھیں اور مائک سے اعلان کیا کہ رام مندر پر بنے ظالمانہ ڈھانچہ کی اینٹیں سو بھاگیہ (خوش قسمتی) سے ہماری تقدیر میں آ گئی ہیں سب ہندو بھائی آ کر ان پر (موت دان) پیشاب کریں، پھر کیا تھا، بھیڑ لگ گئی، ہر کوئی آتا تھا اور ان اینٹوں پر حقارت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشاب کرتا تھا مسجد کے مالک کو اپنی شان بھی دکھانی تھی چار پانچ روز کے بعد یوگیندر کا دماغ خراب ہوگیا، پاگل ہوکر وہ ننگا رہنے لگا، سارے کپڑے اتارتا تھا، وہ عزت والے زمیندار چودھری کا اکلوتا بیٹا تھا، اس پاگل پن میں وہ بار بار اپنی ماں کے کپڑے اتار کر اس سے منھ کالا کرنے کو کہتا، بار بار اس گندے جذبہ سے اس کو لپٹ جاتا اس کے والد بہت پریشان ہوئے بہت سے سیانے اور مولانا لوگوں کو دکھایا، بار بار مالک سے معافی مانگتے، دان کرتے، مگر اس کی حالت اور بگڑتی تھی، ایک روز وہ باہر گئے تو اس نے اپنی ماں کے ساتھ گندی حرکت کرنی چاہی، اس نے شور مچایا دیا، محلہ والے آئے، تو جان بچی، اس کو زنجیر میں باندھ دیا گیا، یوگیندر کے والد عزت والے آدمی تھے، انھوں نے اس کو گولی مارنے کا ارادہ کرلیا کسی نے بتایا کہ یہاں سونی پت میں عیدگاہ میں ایک مدرسہ ہے وہاں بڑے مولانا صاحب آتے ہیں، آپ ایک دفعہ ان سے اور مل لیں، اگر وہاں کوئی حل نہ ہو تو پھر جو چاہے کرنا، وہ سونی پت گئے تو معلوم ہوا کہ مولانا صاحب تو یہاں پہلی تاریخ کو آتے ہیں اور پرسوں پہلی جنوری کو آکر ۲ تاریخ کی صبح میں جا چکے ہیں، چودھری صاحب بہت مایوس ہوئے اور کسی جھاڑ پھونک کرنے والے کو معلوم کیا، معلوم ہوا کہ مدرسہ کے ذمہ دار قاری صاحب یہ کام کر دیتے ہیں، مگر وہ بھی مولانا صاحب کے ساتھ سفر پر نکل گئے ہیں، عیدگاہ میں ایک دوکاندار نے انہیں مولانا کا دہلی کا پتہ بتایا کہ پرسوں بدھ میں حضرت مولانا نے (بوانے، دہلی) میں ان کے یہاں آنے کا وعدہ کیا ہے، وہ لڑکے کو زنجیر میں باندھ کر بوانہ کے امام صاحب کے پاس لے گئے، وہ آپ کے والد صاحب کے مرید تھے اور بہت زمانے سے ان سے بوانہ کے لئے تاریخ لینا چاہتے تھے مولانا صاحب بار بار ان سے معذرت کررہے تھے، اس بار انھوں نے ادھر کے سفر میں دو روز کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کا وعدہ کرلیا تھا، بوانہ کے امام صاحب نے بتایا کہ حالات کے خراب ہونے کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء سے پہلے ہریانہ کے بہت سے امام اور مدرسین یہاں سے یوپی اپنے گھروں کو چلے گئے تھے اور ان میں سے بعض ایک مہینہ تک نہیں آئے اس لئے مولانا صاحب نے پہلی تاریخ کو اس موضوع پر تقریر کی اور بڑا زور دے کر یہ بات کہی کہ مسلمان نے ان غیر مسلم بھائیوں کو اگر دعوت دی ہوتی اور اسلام، اللہ اور مساجد کا تعارف کرایا ہوتا تو ایسے واقعات پیش نہ آتے، انھوں نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت کے بیک واسطہ ہم مسلمان ذمہ دار ہیں اور اگر اب بھی ہمیں ہوش آجائے اور ہم دعوت کا حق ادا کرنے لگیں تو یہ مسجد گرانے والے، مسجدیں بنانے اور کرنے والے بن سکتے ہیں، ایسے موقع پر ہمارے آقا اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون (اے اللہ، میری قوم کو ہدایت دے، اس لئے کہ یہ لوگ جانتے نہیں) فرمایا کرتے تھے۔

یوگیندر کے والد چودھری رگھوبیر سنگھ جب بوانہ کے کے امام (جن کا نام شاید مولانا بشیر احمد تھا) کے پاس پہنچے، تو ان پر اس وقت اپنے شیخ کی تقریر کا بڑا اثر تھا، انھوں نے چودھری صاحب سے کہا کہ میں جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا مگر اب ہمارے حضرت نے ہمیں اس کام سے روک دیا، کیوں کہ اس پیشہ میں جھوٹ اور عورتوں سے اختلاط (میل ملاپ) بہت ہوتا ہے اور اس لڑکے پر کوئی اثر یا جادو وغیرہ نہیں بلکہ مالک کا عذاب ہے، آپ کے لئے ایک موقع ہے، ہمارے بڑے حضرت صاحب پرسوں بدھ کے روز دوپہر کو یہاں آرہے ہیں، آپ ان کے سامنے بات رکھیں، آپ کا بیٹا ہمیں امید ہے کہ ٹھیک ہو جائے گا، مگر آپ کو ایک کام کرنا پڑے گا، وہ یہ کہ اگر آپ کا بیٹا ٹھیک ہو جائے تو مسلمان ہونا پڑے گا، چودھری صاحب نے کہا کہ میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے تو میں سب کام کرنے کو تیار ہوں۔

تیسرے روز بدھ تھا، چودھری رگھوبیر صاحب یوگیندر کو لے کر صبح ۸/بجے بوانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچ گئے، دوپہر کو ظہر سے پہلے مولانا صاحب آئے، یوگیندر زنجیر میں بندھا ننگ دھڑنگ کھڑا تھا، چودھری صاحب روتے ہوئے مولانا کے قدموں میں گر گئے اور بولے کہ مولانا صاحب میں نے اس کمینہ کو بہت روکا، مگر یہ پانی پت کے ایک اوت کے چکر میں آ گیا مولانا صاحب مجھے شما کرا دیجئے میرے گھر کو بچا لیجئے مولانا صاحب نے سختی سے انہیں سر اٹھانے کے لئے کہا اور پورا واقعہ سنا۔

انہوں نے چودھری صاحب سے کہا کہ سارے سنسار کو چلانے والے سروشکتی مان (قادر مطلق) خدا کا گھر ڈھا کر انہوں نے ایسا بڑا پاپ (ظلم) کیا ہے کہ اگر وہ مالک سارے سنسار کو ختم کر دے تو ٹھیک ہے، یہ تو بہت کم ہے کہ اس اکیلے پر پڑی ہے، ہم بھی اس مالک کے بندے ہیں اور ایک طرح سے اس بڑے گھنگھور پاپ (بڑے گناہ) میں ہم بھی قصوروار ہیں کہ ہم نے مسجد کو شہید کرنے والوں کو سمجھانے کا حق ادا نہیں کیا، اب ہمارے بس میں کچھ بھی نہیں ہے بس یہ ہے کہ آپ بھی اس مالک کے سامنے گڑگڑائیں اور شما مانگیں اور ہم بھی معافی مانگیں، مولانا صاحب نے کہا، جب تک ہم مسجد میں پروگرام سے فارغ ہوں آپ اپنے دھیان کو مالک کی طرف لگا کر سچے دل سے معافی مانگیں اور پرارتھنا (دعا) کریں کہ مالک میری مشکل کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہٹا سکتا، چودھری صاحب پھر مولانا صاحب کے قدموں میں گر گئے اور بولے جی میں اس لائق ہوتا یہ دن کیوں دیکھتا، آپ مالک کے قریب ہیں، آپ ہی کچھ کریں مولانا صاحب نے ان سے کہا کہ آپ میرے پاس علاج کے لئے آئے ہیں، اب جو علاج میں بتا رہا ہوں وہ آپ کو کرنا چاہئے، وہ راضی ہو گئے مولانا صاحب مسجد میں گئے، نماز پڑھی تھوڑی دیر تقریر کی اور دعا کی، مولانا صاحب نے سبھی لوگوں سے چودھری صاحب کے لئے دعا کو کہا، پروگرام کے بعد مسجد میں ناشتہ ہوا، ناشتہ سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو مالک کا کرم کہ یوگیندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے باپ کی پگڑی اتار کر اپنے ننگے جسم پر لپیٹ لی تھی اور ٹھیک ٹھاک اپنے والد صاحب سے بات کر رہا تھا، سب لوگ بہت خوش ہوئے، بوانہ کے امام صاحب تو بہت خوش ہوئے، انھوں نے چودھری صاحب کو وعدہ یاد دلایا اور اس کو ڈرایا بھی کہ جس مالک نے اس کو اچھا کیا ہے اگر تم وعدہ کے مطابق مسلمان نہیں ہوتے ہو تو پھر یہ دوبارہ اس سے زیادہ پاگل ہوسکتا ہے، وہ تیار ہوگئے اور امام صاحب سے بولے، مولانا صاحب میری سات پشتیں آپ کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتیں، آپ کا غلام ہوں، جہاں چاہیں آپ مجھے بیچ سکتے ہیں، حضرت مولانا کو جب یہ معلوم ہوا کہ امام صاحب نے اس سے ٹھیک ہونے کا ایسا وعدہ کرلیا تھا، تو انھوں نے امام صاحب کو سمجھایا کہ اس طرح کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔

چودھری صاحب کو مسجد میں لے جانے لگے، تو یوگیندر نے پوچھا پتا جی کہاں جارہے ہو انھوں نے کہا مسلمان بننے، تو یوگیندر نے کہا، مجھے آپ سے پہلے مسلمان بننا ہے اور مجھے تو بابری مسجد دوبارہ ضرور بنوانی ہے، خوشی خوشی ان دونوں کو وضو کرایا اور کلمہ پڑھوایا گیا، والد صاحب کا محمد عثمان اور بیٹے کا محمد عمر نام رکھا گیا، خوشی خوشی وہ دونوں اپنے گاؤں پہنچے وہاں پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے، اس کے امام صاحب سے جا کر ملے، امام صاحب نے مسلمانوں کو بتا دیا، بات پورے علاقہ میں پھیل گئی، ہندوؤں تک بات پہنچی، تو قوت دار لوگوں کی میٹنگ ہوئی اور طے کیا کہ ان دونوں کو رات میں قتل کروا دیا جائے، ورنہ نہ جانے کتنے لوگوں کا دھرم خراب کریں گے، اس میٹنگ میں ایک مرتد بھی شریک تھا اس نے امام صاحب کو بتا دیا، اللہ نے خیر کی ان دونوں کو راتوں رات گاؤں سے نکالا گیا، پھلت گئے اور بعد میں جماعت میں ۴۰ دن کے لئے چلے گئے۔ یوگیندر نے پھر امیر صاحب کے مشورہ سے تین چلے لگائے، بعد میں ان کی والدہ بھی مسلمان ہوگئیں، محمد عمر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی دہلی میں ایک اچھے مسلمان گھرانے میں ہوگئی اور وہ سب لوگ خوشی خوشی دہلی میں رہ رہے ہیں گاؤں کا مکان اور زمین وغیرہ بیچ کر دہلی میں ایک کارخانہ لگالیا ہے۔

سوال: ماسٹر صاحب آپ سے میں نے، آپ کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا تھا آپ نے یوگیندر اور ان کے خاندان کی داستان سنائی، واقعی یہ خود عجیب و غریب کہانی ہے، مگر مجھے تو آپ کے قبول اسلام کے بارے میں معلوم کرنا ہے؟

جواب: پیارے بھائی اصل میں میرے قبول اسلام کو اس کہانی سے الگ کرنا ممکن نہیں، اس لئے میں نے اس کا پہلا حصہ سنایا، اب آگے دوسرا حصہ سن لیجیے، ۹؍مارچ ۱۹۹۳ء کو اچانک میرے والد کا ہارٹ فیل ہوکر انتقال ہوگیا، ان پر بابری مسجد کی شہادت اور اس میں میری شرکت کا بڑا غم تھا، وہ میری ممی سے کہتے تھے کہ مالک نے ہمیں مسلمانوں میں پیدا کیوں نہیں کیا، اگر مسلمان گھرانے میں پیدا ہوتے، کم از کم ظلم سہنے والوں میں ہمارا نام آتا ظلم کرنے والی قوم میں ہمیں کیوں پیدا کردیا، انھوں نے گھر والوں کو وصیت کی تھی کہ میری ارتھی پر پلیتر نہ آنے پائے، میری ارتھی کو یا تو مٹی میں دبانا، یا پانی میں بہادینا، ظالم قوم کے رواج کے مطابق آگ مت لگانا بلکہ ہندوؤں کے شمشان میں بھی نہ لے جانا، گھر والوں نے ان کی اچھیا (خواہش) کے مطابق عمل کیا اور آٹھ دن بعد مجھے ان کے انتقال کی خبر ہوئی، میرا دل بہت ٹوٹا، ان کے انتقال کے بعد بابری مسجد کا گرانا مجھے ظلم لگنے لگا اور مجھے اس پر فخر کے بجائے افسوس ہونے لگا اور میرا دل بجھ سا گیا، میں گھر کو جاتا تو میری ممی میرے دُند کے غم دیا، کر کے رونے لگتیں اور کہتیں کہ ایسے دیوتا باپ کو تو نے ستا کر ماردیا تو کیسا نیچ انسان ہے میں نے گھر جانا بند کردیا، جون میں محمد عمر جماعت سے واپس آیا تو پانی پت میرے پاس آیا اور اپنی پوری کہانی بتائی دو مہینہ سے میرا دل ہر وقت خوف زدہ سا رہتا تھا کہ کوئی آسمانی آفت مجھ پر نہ آجائے، والد کا دکھ اور بابری مسجد کی شہادت دونوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ہر وقت دل سہما سہما سا رہتا تھا، محمد عمر کی کہانی سن کر میں اور بھی پریشان سا ہوا، عمر بھائی نے مجھ پر زور دیا کہ ۲۳ رجون کو سونی پت میں مولانا صاحب آنے والے ہیں، آپ ان سے ضرور ملیں اور اچھا ہے کچھ دن ان کے ساتھ رہیں، میں نے پروگرام بنایا، مجھے پہنچنے میں دیر ہوگئی، عمر بھائی پہلے پہنچ گئے تھے اور مولانا صاحب سے میرے بارے میں پورا حال بتادیا تھا، میں گیا تو مولانا صاحب بڑی محبت سے ملے، اور مجھ سے کہا کہ آپ کی تحریک پر اس گناہ کو کرنے والے یوگیندر کے ساتھ مالک یہ معاملہ کر سکتے ہیں تو آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آسکتا ہے اور اگر اس دنیا میں وہ مالک سزا نہ بھی دے تو مرنے کے بعد ہمیشہ کے جیون میں جو سزا ملے گی آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک گھنٹہ ساتھ رہنے کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ اگر مجھے آسمانی آفت سے بچنا ہے تو مسلمان ہو جانا چاہئے، مولانا صاحب دو روز کے سفر پر جا رہے تھے، میں نے دو روز ساتھ رہنے کی خواہش کا اظہار کیا، تو انھوں نے خوشی سے قبول کیا، ایک روز ہریانہ پھر دہلی اور خورجہ کا سفر تھا، دو روز کے بعد پھلت پہنچے دو روز کے بعد میں دل سے اسلام کے لئے آمادہ ہو چکا تھا، میں نے عمر بھائی سے اپنا خیال ظاہر کیا تو انھوں نے خوشی خوشی مولانا صاحب سے بتایا اور الحمد للہ میں نے ۲۵ رجون ۱۹۹۳ء ظہر کے بعد اسلام قبول کیا مولانا صاحب نے میرا نام محمد عامر رکھا اسلام کے مطالعہ اور نماز وغیرہ یاد کرنے کے لئے مجھے پھلت رہنے کا مشورہ دیا، میں نے اپنی بیوی اور چھوٹے بچوں کی مجبوری کا ذکر کیا تو میرے لئے مکان کا نظم کر دیا گیا، میں چند ماہ پھلت آکر رہا اور اپنی بیوی پر کام کرتا رہا، تیسرے مہینے کے بعد وہ بھی مسلمان ہوگئی۔ الحمد للہ

سوال: آپ کی والدہ کا کیا ہوا؟

جواب: میں نے اپنی ماں سے اپنے مسلمان ہونے کے بارے میں بتایا، وہ بہت خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگئیں اور بولیں کہ تیرے پتا کو اس سے شانتی ملے گی، وہ بھی اسی سال مسلمان ہوگئیں۔

سوال: آج کل آپ کیا کر رہے ہیں؟

جواب: آج کل میں ایک جونیر ہائی اسکول چلا رہا ہوں، جس میں اسلامی تعلیم کے ساتھ انگریزی میڈیم میں تعلیم کا نظم ہے۔

سوال: ابی بتا رہے تھے کہ ہریانہ پنجاب وغیرہ کی غیر آباد مسجدوں کو آباد کرنے کی بڑی کوششیں آپ کر رہے ہیں؟

جواب: میں نے عمر بھائی سے مل کر یہ پروگرام بنایا کہ اللہ کے گھر کو شہید کرنے کے بعد اس بڑے گناہ کی تلافی کے لئے ہم ان ویران مسجدوں کو آباد کرنے اور کچھ نئی مسجدیں بنانے کا بیڑا اٹھائیں، ہم دونوں نے طئے کیا کہ کام تقسیم کر لیں، میں تو ویران مسجدوں کو آباد کراؤں اور عمر بھائی نئی مسجدیں بنانے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کا تعاون کریں، ہم دونوں نے زندگی میں سو سو مسجدیں بنانے اور واگزار کرانے کا پروگرام بنایا ہے، الحمدللہ ۶ دسمبر ۲۰۰۴ء تک ۱۳ ویران اور مقبوضہ مسجدیں ہریانہ، پنجاب اور دہلی اور میرٹھ کینٹ میں واگزار کرا کے یہ پاپی آباد کرا چکا ہے (جولائی ۲۰۰۹ء تک ۶۷ مسجدیں واگزار اور ۳۷ نئی مسجدیں بن چکی ہیں) عمر بھائی مجھ سے آگے نکل گئے وہ اب تک بیس مسجدیں نئی بنوا چکے ہیں اور اکیسویں کی بنیاد رکھی ہے ہم لوگوں نے یہ بھی طئے کیا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کی ہر برسی پر ۶ دسمبر کو ایک ویران مسجد میں نماز شروع کرانی ہے اور عمر بھائی کو نئی مسجد کی بنیا ضرور رکھنی ہے، الحمدللہ کوئی سال ناغہ نہیں ہوا، البتہ سو کا نشانہ ابھی بہت دور ہے، اس سال امید ہے تعداد بہت بڑھ جائے گی، آٹھ مسجدوں کی بات چل رہی ہے، امید ہے وہ آئندہ چند ماہ میں ضرور آباد ہو جائیں گی، عمر بھائی تو مجھ سے بہت آگے پہلے ہی ہیں اور اصل میں ہمارا کام بھی ان ہی کے حصہ میں ہے، مجھے اندھیرے سے نکالنے کا ذریعہ وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنے۔

سوال آپ کے خاندان والوں کا کیا خیال ہے؟

جواب میری والدہ کے علاوہ صرف ایک بڑے بھائی ہیں ہماری بھابھی کا چار سال پہلے انتقال ہوگیا ان کی شادی مجھ سے بعد میں ہوئی تھی، ان کے چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ایک بچہ معذور سا ہے ہماری بھابھی بڑی بھلی عورت تھیں، بھائی صاحب کے ساتھ مثالی بیوی بن کر رہیں ان کے انتقال کے بعد بھائی بالکل ٹوٹ سے گئے تھے، میری بیوی نے بھابھی کے مرنے کے بعد ان بچوں کی بڑی خدمت کی، میرے بڑے بھائی خود بہت شریف آدمی ہیں، وہ میری بیوی کی اس خدمت سے بہت متاثر ہوئے، میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی مگر میری وجہ سے میرے والد کے صدمہ کی وجہ سے وہ مجھے کوئی اچھا آدمی نہیں سمجھتے تھے، میں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا میرے بچے بڑے ہیں اور بھائی مشکل سے جی رہے ہیں، اگر میں تمھیں طلاق دیدوں اور عدت کے بعد بھائی تیار ہوجائیں کہ وہ مسلمان ہوکر تم سے شادی کرلیں تو دونوں کے لئے نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے، وہ پہلے تو بہت برامانی مگر جب میں نے اس کو دل سے سمجھانے کی کوشش کی تو وہ راضی ہوگئی، میں نے بھائی کو سمجھا یا ان بچوں کی زندگی کے لئے اگر آپ مسلمان ہوجائیں اور میری بیوی سے شادی کرلیں تو اس میں کیا حرج ہے اور کوئی عورت ایسی ملنا مشکل ہے جو ماں کی طرح ان بچوں کی پرورش کرسکے، وہ بھی شروع میں تو بہت برا مانے کہ لوگ کیا کہیں گے میں نے کہا عقل سے جو بات صحیح ہے اس کے ماننے میں کیا حرج ہے، باہم مشورہ ہوگیا، میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت گزار کر بھائی کو کلمہ پڑھوایا اور ان سے اس کا نکاح کرایا، الحمد للہ وہ بہت خوشی خوشی زندگی گزار رہے ہیں، میرے اور ان کے بچے ان کے ساتھ رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال آپ اکیلے رہتے ہیں؟

جواب حضرت مولانا کے مشورہ سے میں نے ایک نومسلم عورت جو کافی معمر ہیں شادی کر لی ہے الحمد للہ خوشی خوشی ہم دونوں بھی رہ رہے ہیں۔

سوال قارئین ارمغان کے لئے کچھ پیغام آپ دینا چاہیں گے؟

جواب میری ہر مسلمان سے درخواست ہے کہ اپنے مقصد زندگی کو پہچانیں اور اسلام کو انسانیت کی امانت سمجھ کر اس کو پہنچانے کی فکر کریں، محض اسلام دشمنی کی وجہ سے ان سے بدلہ کا جذبہ نہ رکھیں احمد بھائی میں یہ بات بالکل اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ رہا ہوں کہ بابری مسجد کی شہادت میں شریک ہر ایک شیوسینک بجرنگ دلی اور ہر ہندو کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ اسلام کیا ہے؟ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ قرآن کیا ہے اور مسجد کیا چیز ہے تو ان میں سے ہر ایک مسجد بنانے کی تو سوچ سکتا ہے، مسجد گرانے کا تو سوال ہی نہیں ہو سکتا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ بال ٹھاکرے جی، ونئے کٹیار، اوما بھارتی اور اشوک سنگھل جیسے سرکردہ لوگوں کو بھی اگر اسلام کی حقیقت معلوم ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام ہمارا بھی مذہب ہے، ہمارے لئے بھی ضروری ہے، تو ان میں سے ہر ایک اپنے خرچ سے بابری مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کو سعادت سمجھے گا، احمد بھائی چلئے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو مسلمان کی دشمنی کے لئے مشہور ہیں مگر ایک ارب ہندوؤں میں ایسے لوگ ایک لاکھ بھی نہیں ہوں گے، ایک لاکھ بھی بچی بات یہ ہے کہ میں شاید زیادہ بتا رہا ہوں، ننانوے کروڑ ۹۹ لاکھ تو میرے والد کی طرح ہیں، جو انسانیت دوست بلکہ اسلامی اصولوں کو دل سے پسند کرتے ہیں، احمد بھائی میرے والد (روتے ہوئے) کیا فطرتاً مسلمان نہیں تھے مگر مسلمانوں کے دعوت نہ دینے کی وجہ سے وہ کفر پر مر گئے میرے ساتھ اور میرے والد کے ساتھ مسلمانوں کا کتنا بڑا ظلم ہے، یہ بات بچی ہے کہ بابری مسجد کو شہید کرنے والے مجھ سے زیادہ ظالم کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا ہے؟ مگر مجھ سے بہت زیادہ ظالم تو وہ مسلمان ہیں، جن کی دعوت سے غفلت کی وجہ سے میرے ایسے پیارے باپ دوزخ میں چلے گئے، مولانا صاحب سچ کہتے ہیں، ہم شہید کرنے والے بھی، نہ جانتے اور مسلمانوں کے نہ پہنچانے کی وجہ سے ہوئے، ہم نے نہ جانے میں ایسا ظلم کیا اور مسلمان جان بوجھ کر ان کو دوزخ میں جانے کا ذریعہ بن رہے ہیں، مجھے جب اپنے والد کے کفر پر مرنے کا رات میں بھی خیال آتا ہے تو میری نیند اڑ جاتی ہے، ہفتوں ہفتوں نیند نہیں آتی نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں، کاش مسلمانوں کو اس درد کا احساس ہو۔

سوال: بہت بہت شکریہ، ماشاء اللہ آپ کی زندگی اللہ کی صفت ہادی اور اسلام کی حقانیت کی کھلی نشانی ہے۔

جواب: بلاشبہ احمد بھائی، اس لئے میری خواہش تھی کہ ارمغان میں یہ چھپے، اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو مسلمانوں کے لئے ان کی آنکھیں کھولنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

اچھا اللہ حافظ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، جون ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طیب بھائی ﴿رام ویر﴾ سے ایک ملاقات

میری درخواست ہے کہ ہر ایمان والے کو اپنا مقام سمجھنا چاہئے کہ وہ ایمان والا اور مسلمان ہے، اس لئے وہ جہاں رہے اس کو یہ خیال رہنا چاہئے کہ وہ رحمۃ للعالمین نبی کا امتی ہے، اس کو اپنے آپ کو امن وسلامتی کا پیامبر سمجھنا چاہئے، کم از کم وہ جہاں رہے لوگوں کو اپنے شر سے بچائے، دوسروں کے لئے امن وسلامتی کی کوشش کرے جب وہ دوسروں کی فکر کرے گا، تو وہ خود ہر وقت ہر ایک کی ایمان پر موت کی فکر کرے گا۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

طیب : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: ماہنامہ ارمغاں میں نومسلموں کے انٹرویوز کا سلسلہ کئی سال سے چل رہا ہے جس کیلئے میں نے آپ کو یہ زحمت دی ہے آپ سے انٹرویو لینے کے بارے میں ابی سے کافی روز سے بات چیت چل رہی تھی اور آپ کو ابی سے کوئی کام بھی تھا، اس لئے میں نے آپ کو سونی پت سے بلایا ہے کہ آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور میں انٹرویو بھی لے لوں گا؟

جواب: ہاں حضرت نے مجھ سے تین چار مہینے پہلے انٹرویو کے بارے میں کہا تھا۔

سوال: آپ خیریت سے ہیں؟

جواب: الحمد للہ میں بخیر ہوں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال آپ اپنا تعارف کرائیں؟

جواب میرا پورا نام رام ویر بن عجب سنگھ تھا ہم سات بھائی بہن تھے دو کا انتقال ہوگیا، اب تین بھائی اور دو بہنیں بچی ہیں، میں کاکڑا ضلع مظفر نگر کا رہنے والا ہوں اور اشرف یہ انٹر کالج شاہ پور سے میں نے ہائی اس کول کیا ہے، میرے والد ایک شریف اور بھلے کسان ہیں مگر ہمارا خاندان بہت دھارمک ہندو خاندان ہے، ہندو جاٹ برادری سے میرا تعلق ہے۔

سوال اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیں؟

جواب میرے اسلام قبول کرنے کا بھی عجیب اتفاق ہے میرے ذہن میں تو اسلام قبول کرنے کی کوئی بات نہیں تھی اور پڑھائی چھوڑنے اور بیوی کو طلاق دینے کے بعد زندگی بالکل خراب ہوگئی تھی، ہر وقت جنگل میں رہنے اور لوگوں کو پریشان کرنے اور نشہ کرنے کا تو میں عادی ہو چکا تھا میرا تعلق علاقے کے بدمعاشوں سے ہوگیا تھا اور میں جانور سپلائی کرنے والوں کو راستے میں روک کر پیسے چھین کر زندگی بسر کرتا تھا، گھر اور محلّہ والے مجھ سے بہت پریشان تھے گھر والوں نے عاجز آ کر مجھے گھر سے نکل جانے کو کہا، مگر میں نے گھر سے نکلنے سے منع کر دیا اور ٹیوب ویل لگا کر کھیتی کرنے کا فیصلہ کیا، ہمارے کھیت کے برابر میں ایک انصاری ہیں ان کی پرانی ٹیوب ویل بند پڑی تھی، میں نے اس کو صحیح کرنے میں رات دن محنت کی، بالآخر وہ صحیح ہوگئی، میں نے موٹر اور پنکھا ادھار لیے اور چوری سے لائٹ کے کنکشن کر لیے لیکن ٹیوب ویل نے پانی نہیں اٹھایا میں نے اسے چلانے کی بہت کوشش کی، ٹریکٹر سے بھی پمپ چلوایا، لیکن میں کامیاب نہ ہوسکا، بالآخر میں پنڈت کے پاس پہونچا، اس نے ٹیوب ویل پر چڑھاوا چڑھانے کو کہا، میرے پاس کچھ نہیں تھا آخر میرے دل میں یہ آیا کہ دیوتا بھنگ سے خوش ہوتے ہیں، میں نے بھنگ مسل کر اس پر چڑھا دی، پھر بھی پانی نہیں آیا، ایک مرتبہ رات میں برابر کے کھیت والے انصاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یٰسین) بھی میرے پاس ہی تھے ہم دونوں ٹیوب ویل کے پاس مٹی پر ہی لیٹے ہوئے تھے تو یٰسین کہنے لگے کہ اگر آج اس نے پانی اٹھایا تو میں دو رکعت نماز پڑھوں گا، میں نے کہا تم دو کی بات کرتے ہو میں چار پڑھوں گا، اکثر رات کو ساڑھے دس بجے بجلی آ جاتی تھی لیکن اس رات کو بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر لائٹ آئی میں نے یٰسین سے کنکشن کرنے کو کہا، وہ کہنے لگے کہ تم ہی کر لو مجھے تو بجلی سے ڈر لگتا ہے، میرے کنکشن کرتے ہی ٹیوب ویل نے تقریباً ڈھائی میٹر دور ’’پانی پھینکنا شروع کر دیا اور ٹیوب ویل کے سامنے والی سڑک پر پانی گرنے لگا، احمد بھائی (تعجب سے کہتے ہوئے) سوکھی مٹی ہونے کے باوجود پانی کی دھار کی رفتار سے سڑک میں تقریباً ڈیڑھ میٹر گڑھا ہو گیا۔

صبح جب محلے والوں نے دیکھا کہ یہ کامیاب ہو گیا ہے تو وہ سب جمع ہو کر آئے اور ٹیوب ویل بند کرا دی کہنے لگے کہ اس لائٹ سے ہم تمہاری ٹیوب ویل نہیں چلنے دیں گے، اپنی لائٹ منظور کراؤ ٹیوب ویل بند ہونے کے بعد یٰسین نماز کے لئے کہنے لگے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے چار رکعت پڑھنے کا نیم (نذر) کیا تھا اب تمہیں پڑھنی چاہیے کبھی ٹیوب ویل پھر خراب ہو جائے، میں نے کہا چلو پڑھتے ہیں، ہم کبیر پور کھیت کے قریب ایک گاؤں کی مسجد میں نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ یاسین نے کہا کہ اپنی ٹیوب ویل میں وضو کریں گے، ہم وہاں آئے یاسین نے وضو کیا اور مجھے اچھی طرح غسل کرایا اس کے بعد ہم نے نماز ادا کی نماز کے بعد یاسین کہنے لگے کہ تم مسلمان ہو جاؤ، ہم تمہاری بجلی بھی منظور کرا دیں گے، میں نے کہا مجھ سے مسلمان بھی پریشان ہیں وہ مجھے کہاں رکھ لیں گے یاسین نے کہا کہ جب تم مسلمان ہو جاؤ گے تو تم ٹھیک ہو جاؤ گے اور اگر تم ٹھیک بھی نہ ہو گے تب بھی مسلمان تمہیں رکھ لیں گے اور مسلمان نہ بھی رکھیں تو ... نے ... خدا تمہیں جنت میں رکھے گا، میں نے یاسین سے کہا کہ تم مجھے ہرسولی مدرسہ میں لے چلو میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہاں یہ معلوم کروں گا کہ مسلمان ہو جاؤں یا نہیں؟ ہم دونوں وہاں پہنچے مولانا انیس صاحب سے ملاقات ہوئی ان سے میں نے مسلمان ہونے کے بارے میں معلوم کیا انہوں نے کہا کہ مسلمان ایسے نہیں بنتے بلکہ جماعت میں جا کر نماز وغیرہ سیکھنی ہوگی تم چلہ لگاؤ اور دلی مرکز چلے جاؤ میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں تم ہی بھیج دو، انہوں نے مظفر نگر مرکز میں فون پر بات کی اور مظفر نگر جانے کو کہا، اس وقت میں تیار نہیں تھا اس لئے میں نے اگلے دن جانے کا وعدہ کر لیا، جانے سے پہلے میں نے اپنی اماں کو بتایا کہ گھر والے مجھ سے بہت پریشان ہیں اس لئے میں تو جا رہا ہوں اور مسلمان ہو جاؤں گا، اس نے کہا اچھا چلے جانا لیکن کھانا تو کھالے میں کھانا کھا کر اور دودھ گلاس دودھ پی کر راستہ میں ایک شخص سے سات سو روپے لے کر مظفر نگر پہنچا جہاں مرکز میں مولانا موسیٰ صاحب سے ملاقات ہوئی، انھوں نے مجھے بتایا کہ یہاں تو کوئی جماعت نہیں جا رہی ہے، تم پھلت چلے جاؤ، پھلت سے بھی جماعت جاتی ہے، میں پھلت چلا گیا وہاں ابا الیاس سے ملاقات ہوئی، انھوں نے شام کو حضرت سے ملوایا، حضرت نے کلمہ پڑھوایا، پھر میری زندگی کے حالات معلوم کئے، جب انھوں نے میرے حالات سنے تو انھوں نے مجھے بتایا کہ ایمان و اسلام اصل میں ایمان و امنی میں خود رہنے اور اپنے سے دوسروں کو امن و سلامتی میں رکھنے کا نام ہے، اس لئے اب تم مسلمان ہو گئے ہو، تم اگر یہ چاہتے ہو کہ خود بھی امن و سلامتی میں رہو اور اس دنیا کے بعد ہمیشہ کی زندگی میں بھی سکون وچین اور امن و سلامتی میں رہو تو ضروری ہے کہ تم اس طرح زندگی گذارو تم سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور ہر آدمی کے لئے امن اور سلامتی کا ذریعہ بنو اس کے لئے سب سے پہلے تمہیں نشہ سے سچی توبہ کرنی ہوگی اس لئے کہ سب سے زیادہ آدمی نشہ کی حالت میں لوگوں کو ستاتا ہے، ہے، حضرت نے مجھ سے کہا کہ تم چودھری آدمی ہو، چودھری لوگ بڑے بہادر ہوتے ہیں، ایک جوان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی بات کا پکا ارادہ کر لے تو پہاڑ سے دودھ کی نہر کھود نکال سکتا ہے، ایک جوان مرد اگر پکا ارادہ کرے تو نشہ چھوڑنا کوئی مشکل کام نہیں، مولانا صاحب نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا پکا ارادہ کرو، مجھ سے وعدہ کرو کہ اب کسی طرح کا نشہ نہ کروں گا، اب تم ایمان والے ہو اور مسلمان ہو گئے ہو، اب تو نشہ بہت بڑا جرم ہے، میں نے مولانا صاحب سے وعدہ کیا، احمد بھائی! نشہ کی مجھے اتنی عادت ہو گئی تھی کہ میں سوچتا تھا، یہ عادت میرے جیون کے ساتھ ہی جائیگی، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھ میں نشہ چھوڑنے کے ارادہ کی بھی ہمت ہو جائے گی مگر حضرت کے سامنے جب میں نے وعدہ کیا تو مجھے یہ نشہ چھوڑنا بالکل آسان کام لگا، شاید یہ میرے ایمان کی برکت تھی میرے اللہ نے مجھے ہمت دی اور اس تجربے نے نہ صرف مجھے بہت سی برائیوں سے بچایا بلکہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی ہمت دی ہے، پکا ارادہ کر کے انسان ہر بڑے سے بڑا کام کر سکتا ہے اس یقین کے ساتھ میں نے نہ جانے کتنے لوگوں سے نشہ اور بیڑی، سگریٹ اور گٹکا چھڑا دیا، پانچ چھ لوگوں سے جوا اور سٹہ چھڑوایا، دو لوگوں سے عورتوں کے ناجائز تعلقات چھڑوائے، بس میرے اللہ کا کرم ہے، مولانا صاحب نے میرٹھ بھیج کر میرا سرٹیفکٹ بنوایا، اتفاق سے اگلے دن پھلت سے جماعت جاتی تھی میں ان کے ساتھ چلا گیا، وہاں نماز وغیرہ سیکھی پھر چلہ پورا کرنے کے بعد پھلت واپس آ گیا، حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت نے پوچھا یہ زندگی اچھی ہے یا اسلام سے پہلے کی زندگی؟ میں نے بتایا کہ حضرت مجھے تو بہت سکون ملا ہے، ان چالیس دنوں میں نشہ تو دور کی بات، کوئی نشہ کرنے والا بھی قریب سے نہیں گزرا اور میری صحت بھی اچھی ہو گئی ہے، مجھے تو یہ زندگی بہت اچھی لگی، حضرت نے پوچھا اب کہاں رہنا چاہو گے؟ میں نے کہا آپ جہاں کہیں گے، انھوں نے میری تعلیم کے بارے میں معلوم کیا میں نے بتا دیا، حضرت نے پوچھا: پڑھا سکتے ہو؟ میں نے کہا چھوٹے بچوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا سکتا ہوں، حضرت نے مجھے سونی پت بھیج دیا۔
ایک سال بعد سکوتی میں میری شادی ہوگئی، میری شادی الحمد للہ بہت دین دار اور پڑھی لکھی نیک لڑکی سے ہوئی وہ لوگ سکوتی ٹانڈہ کے رہنے والے ہیں، سکوتی ٹانڈہ میں ہمارے ہندو رشتہ دار بہت سے رہتے ہیں، اس خیال سے کہ کہیں وہ کوئی فتنہ فساد نہ کریں حضرت میری شادی کا پروگرام کھتولی میں میرے ساڑھو کے گھر سے بنایا وہ لوگ لڑکی کو لے کر کھتولی آ گئے، حضرت دو تین لوگوں کے ساتھ مجھے لیکر کھتولی گئے اور الحمد للہ سادگی سے سنت کے مطابق نکاح اور رخصتی ہوئی میرے والد بھی میرے ساتھ میرے نکاح میں شریک تھے وہ بہت خوش تھے حضرت مولانا (کلیم صاحب) کا بار بار شکریہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ نے میرے لڑکے کو سدھار دیا اس سے پورا علاقہ پریشان تھا اور ہم سب لوگ عاجز تھے، پھلت رخصتی ہوئی تو میری والدہ بھی آ گئیں میری اہلیہ سے مل مل کر خوشی سے روئیں اور بار بار ماتھا چومتی تھیں کہ کیسی سونی بہو میرے مالک نے مجھے دی ہے، میری اہلیہ نے بھی دو روز کی شادی کے باوجود میری والدہ کی خوب خدمت کی، ابتداء اچھے گھرانہ میں شادی کی وجہ سے مجھے مضبوطی ملی اور مجھے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دینے میں بڑی قوت ملی، میرے والد صاحب کو جب معلوم ہوا کہ مولانا صاحب نے سکوتی میں ہمارے رشتہ داروں کے فتنہ کرنے کے ڈر سے کھتولی لڑکی بلا کر شادی کی ہے، تو انھوں نے مولانا صاحب سے کہا: مولانا صاحب آپ مجھے پہلے خبر کرتے ہم کسی کے گھیر میں نہیں رہتے ان بیچاروں کو بے گھر کیا، خود بارات لے کر سکوتی جاتا، میرے بیٹے نے کوئی جرم تو کیا نہیں مسلمان ہو گیا تو اچھا ہی کیا ہے، کیا تھا کیا ہو گیا؟ میں سات جنم تک آپ کا احسان نہیں اتار سکتا میرے گاؤں والوں نے اس کے مسلمان ہونے کے بعد پنچایت کی کہ تیرا بیٹا ادھرم ہو گیا ہے اس پر سختی کرو تو میں نے صاف کہہ دیا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادھرم نہیں بلکہ دھارمک (مذہبی) ہوگیا ہے، دھرم اپنا اپنا معاملہ ہے، میں آپ میں سے کسی کا دیا نہیں کھاتا، اگر زیادہ کرو گے تو کھیت اور گھر بیچ کر میں بھی پرسوں ہی جارہا ہوں اور بیٹے کے ساتھ میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا جب ایسے ادت اور بگڑے ہوئے کو مسلمان نے ایسا سدھار دیا تو مجھ میں بھی سدھار آئے گا، کچھ لوگ ذرا غصہ میں گالیاں دینے لگے تو میں پنچایت سے چلا آیا اور میں نے کہا ابھی ایس پی کے یہاں جا کر رپٹ لکھواؤں گا، کچھ لوگوں نے مجھے روکا اور پھر میٹھی باتیں کرنے لگے، ہم تیری بھلائی میں پنچایت کر رہے تھے، آدمی میں ہمت ہونا چاہئے، میں جب اپنے گاؤں والوں سے نہیں ڈرا تو پھر سکوتی والوں کا کیا ڈر تھا؟ حضرت نے فرمایا ڈرتے تو ہم بھی نہیں، مگر شادی میں کوئی بات ہوتی تو بدمزگی آجاتی، اور اب میں اپنی بیوی کے ساتھ سونی پت میں رہ رہا ہوں، میرے پڑوسی بہت اچھے ہیں، سب لوگ پانچوں وقت کے نمازی ہیں اور میری عزت کرتے ہیں، مجھے ان سے بہت پیار ملا وہ سب میرا بہت خیال رکھتے ہیں، اصل میں جب میں سونی پت آیا تو مدرسہ والوں نے میرے لئے ایک کرایہ کے مکان کا عیدگاہ کالونی میں انتظام کر دیا سب کو معلوم تھا کہ میں نے دو مہینے پہلے اسلام قبول کیا ہے، مجھے نماز کی پابندی اور تسبیح وغیرہ پڑھتے دیکھ کر لوگوں کو شرم آتی میں نے اپنی اہلیہ سے عورتوں میں تعلیم شروع کرائی، میں گشت وغیرہ بھی پابندی سے کراتا تھا رفتہ رفتہ پڑوسی نماز پڑھنے لگے بہت سے بچے میں نے مدرسے میں داخل کرائے الحمد للہ کافی لوگ نماز کی پابندی کرنے لگے، وہ لوگ میرا بہت احترام کرتے ہیں، میرے محلہ اور مدرسہ والے جس طرح مجھے پیار کرتے ہیں میں نے اپنے گھر والوں سے بھی ایسا پیار نہیں پایا، یہ محض میرے اللہ کا کرم اور میرے ایمان کا صدقہ ہے۔

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو کسی قسم کی پریشانی سے دوچار ہونا پڑا؟

جواب: احمد بھائی، میرے حضرت نے مجھے کلمہ پڑھوایا تھا تو اس وقت مجھے سمجھایا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل میں ایمان واسلام خود امن وسلامتی سے رہنے اور دوسروں کو اپنے شر سے بچا کر امن وسلامتی سے رکھنے کا نام ہے، اسلام امن وسلامتی ہے، بلکہ احمد بھائی میں یہ بتانا بھول گیا کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ امن وسلامتی، ایمان واسلام سے نکلی ہے، ایمان واسلام کے بغیر نہ دنیا کے کسی آدمی کو خود امن وچین نصیب ہو سکتا ہے نہ دنیا کو بغیر اسلام وایمان کے کسی سے امن وسلامتی نصیب ہو سکتی ہے، اس پر میں نے حضرت سے کہا بھی تھا کہ ساری دنیا کے اخباروں اور ٹی وی پر جو خبریں آتی ہیں ان سے یہ لگتا ہے کہ مسلمانوں نے ساری دنیا کے چین کو برباد کر رکھا ہے اور وہ اسلام وجہاد سے پوری دنیا کو آتنک واد (دہشت گردی) کی آگ میں جھونک رہے ہیں، مولانا صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ غلط پروپیگنڈہ ہے، کچھ جذباتی مسلمانوں کی ناسمجھی کے بعض فیصلوں سے فائدہ اٹھا کر اسلام مخالف لوگ اسلام اور مسلمانوں کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں، اس کے باوجود اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے، مولانا صاحب نے چاروں طرف بیٹھے دسیوں لوگوں کا مجھ سے تعارف کرایا کہ یہ سب ان ہی دنوں میں اندھیروں سے نکل کر اسلام کے سایہ رحمت میں آئے ہیں، انھوں نے قرآن پاک کی آیت پڑھ کر بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی ایک آدمی کی ناحق جان لینے کو پوری دنیا کا قتل بتایا ہے اور قرآن نے صاف اعلان کیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ’’ترجمہ: بے شک اللہ بگاڑ کو پسند نہیں کرتا‘‘

قرآن کو ماننے والے آتنک وادی نہیں ہو سکتے، اسلام رحمت اور امن کا مذہب ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ ہم لوگ تو پشتینی مسلمان ہیں اس لئے پرانے مسلمان صرف نام کے اور رسمی مسلمان ہیں، جب کسی جسم میں خون خراب ہو جائے تو زندگی کو معمول پر لانے اور صحت کو ٹھیک کرنے کے لئے نئے خون کی ضرورت ہے، اس دنیا کی امن وسلامتی کے لئے نئے خون کی یعنی سوچ سمجھ کر قرآن مجید کے اسلام قبول کرنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والے نومسلموں کی ضرورت ہے، اس لئے آپ لوگوں پر زیادہ ذمہ داری ہے اور اللہ کا شکر ہے نئے لوگ یہ کام کر رہے ہیں، انھوں نے بتایا کہ عراق اور سعودی عرب میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان سے لڑنے والے امریکی فوجی مسلمان ہو رہے ہیں اور ان فوجیوں کا اسلام کیسا ہوتا ہے اس کے کچھ قصے سنائے۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اسلام میں امن و سلامتی پائی میں اسلام سے پہلے گھر کے سایہ سے محروم تھا لوگوں کو ستاتا، جنگلوں میں رہنا، لڑنا، مارنا دھاڑنا، میرا کام تھا اور مسلمان ہونے کے بعد دنیا کے جس گھر میں جاتا ہوں، مجھے پیار ملتا ہے، لوگ میرا اکرام کرتے ہیں، شاید میں ایسا مسلمان ہوں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کوئی پریشانی نہیں جھیلی میرے ہندو خاندان کی طرف سے میری مخالفت کی بجائے میری عزت ہوئی اب وہ میری بات کو عزت سے سنتے ہیں، مجھ سے مشکل معاملات میں مشورہ لیتے ہیں، میرے اللہ نے مجھ بگڑے کو کیسے سنوار دیا میں جان بھی دیدوں تو اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا اللہ کا شکر ہے مجھے کسی قسم کی پریشانی سے دوچار ہونا نہیں پڑا، کیونکہ میری تربیت اچھے عالموں کے سپرد رہی ہے، اسلام لانے کے بعد میں نے جو اطمینان و سکون حاصل کیا ہے اس کے بارے میں تو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نعمتوں کے دروازے کھول رکھے ہیں، میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میری اتنی اچھی زندگی ہو جائے گی، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہر مسلمان کو میری جیسی زندگی عطا فرمائے۔

سوال: آپ کی اپنے والدین سے ملاقات ہے؟ آپ نے کبھی ان کو دعوت نہیں دی؟

جواب: الحمد للہ میں اور میری اہلیہ دونوں گھر جاتے ہیں، میری والدہ پر ان کے گھر والوں کا دباؤ ہے، ورنہ وہ اندر سے مسلمان ہو گئی ہیں، میں نے ایک بار ان کو کلمہ بھی پڑھوا دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ایک بھائی حضرت کے پاس آتے ہیں، وہ حضرت سے بہت محبت کرتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید حضرت نے ان کو کلمہ پڑھوادیا ہے، اب وہ مندر بالکل نہیں جاتے ان سے چھوٹا بھائی الحمدللہ سونی پت آیا اور ایک بھتیجہ دونوں نے اسلام قبول کرلیا، ایک چلہ میں گیا ہوا ہے، دوسرا کچھ روز کے بعد انشاء اللہ جماعت میں جائے گا، مجھے امید ہے کہ میرے بہت سے دوست بھی مسلمان ہو جائیں گے وہ خود میرا حال دیکھ کر حضرت سے ملنے کے بڑے (لحھک) مشتاق ہیں، آپ بھی دعا کریں مجھے جب بھی اپنے اسلام کا خیال آتا ہے، مجھے اپنے سارے رشتہ دار اور دوست یاد آتے ہیں، میں بہت دل سے ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

سوال: آپ ارمغان کے ذریعہ مسلمانوں کو کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: ہاں میں یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ اسلام کے اندر بہت سکون ہے اور بہت بڑی نعمت ہے اور جو نماز کی پابندی کرے گا اس کو یہ سکون حاصل اور جو فارملٹی پوری کرے گا اس کے لئے کچھ نہیں ہے، میں یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ ہم سب مسلمان نماز کی پابندی اور قدر کریں اور اسلام کی طرف لوگوں کو بلائیں معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کس کو ذریعہ بنا کر کامیابی و کامرانی کا راستہ کھول دیں، سب سے ضروری بات یہ ہے کہ دنیا میں امن چین اور سلامتی کے لئے، دنیا کے لوگوں کو اسلام کے سایہ میں آنا ضروری ہے، یہ کیسا اندھیر ہے کہ لوگ امن شانتی اور چین سلامتی کے ہب کو دہشت گردی سمجھنے لگے ہیں، اس میں جہاں شیطان اور شیطانی چیلوں کا لوگوں کو اسلام اور جنت سے دور رکھنے کی سازش کا دخل ہے، وہیں مسلمانوں کے حالات بھی ان کی مدد کرتے ہیں، آپ علاقے کی جیلوں کو جا کر دیکھیں تو زیادہ تر قیدی مسلمان ہیں، حالانکہ جن سنگھیا ہندوؤں کی زیادہ ہے، جب میں ایک دوبار مظفر نگر جیل میں گیا تو وہاں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ قیدیوں میں ۷۶ رفیصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان تھے جب کہ ہمارے ضلع میں مسلمان شاید ۳۰ یا ۳۵ فیصد ہوں گے، مسلمانوں کے اس اندھیرے کردار کا پردہ بس سازشی لوگ لوگوں کے سامنے اسلام سے دور رکھنے کے لئے لگا دیتے ہیں، اس سے دنیا امن سے محروم ہوتی جارہی ہے، میری درخواست ہے کہ ہر ایمان والے کو اپنا مقام سمجھنا چاہئے کہ وہ ایمان والا اور مسلمان ہے، اس لئے وہ جہاں رہے اس کو یہ خیال رہنا چاہئے کہ وہ رحمۃ للعالمین نبی کا امتی ہے، اس کو اپنے آپ کو امن و سلامتی کا پیامبر سمجھنا چاہئے، کم از کم وہ جہاں رہے لوگوں کو اپنے شر سے بچائے، دوسروں کے لئے امن و سلامتی کی کوشش کرے جب وہ دوسروں کی فکر کرے گا، تو وہ خود ہر وقت ہر ایک کی ایمان پر موت کی فکر کرے گا، ہم اگر اپنے اسلام کا مطلب سمجھ لیں اور لوگوں کو السلام علیکم کا مطلب سمجھا دیں کہ اسلام نے سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے، تو بس اسلام اور مسلمانوں کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے آجائے، اس طرف بہت سوچنے کی ضرورت ہے، اسلام کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ تم پر سلامتی ہو چاروں طرف تم پر سلامتی ہو اس کو پھیلانے کا ہمارے نبی نے حکم دیا ہے، پھر اس دین کو ماننے والا کیسے ظالم ہو سکتا ہے؟ کیسے آتنک وادی ہو سکتا ہے؟

سوال: شکریہ جزاک اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، مارچ ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید احمد (ڈاکٹر شیلندر کمار ملہوترا) دہلی سے ایک چشم کشا ملاقات

> غیر مسلموں کو جن مسلمانوں سے واسطہ پڑتا ہے ان میں اکثر وہ ہیں جو قرآنی اسلام کے لئے حجاب ہیں میری یہ بات یقیناً بڑی کڑوی سچائی ہوگی کہ اگر مسلمان سچائی اور حق سے دیوالیہ انسانیت کو حق کی دعوت کا حق ادا نہیں کر سکتے تو کم از کم قرآنی اسلام اور دنیا کے درمیان رکاوٹ اور حجاب نہ بنیں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

ڈاکٹر سعید احمد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ

احمد اواہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: ڈاکٹر صاحب آپ مسقط سے کب تشریف لائے؟

جواب: میں ۳ر نومبر کو مسقط سے آگیا تھا، اصل میں میرا پہلا Agreement (معاہدہ) ختم ہوگیا تھا، وہ لوگ دوبارہ مجھے وہاں پر رہنے کے لئے اصرار کر رہے تھے مگر میں نے درمیان ہی میں فیجی میں ایک معاملہ طے کر لیا تھا اس لئے مجھے آنا پڑا۔

سوال: چھ زمانہ قبل ابی نے آپ کے قبول اسلام کا واقعہ سنایا تھا اسی وقت سے آپ سے ملاقات کا اشتیاق تھا، الحمدللہ آج ملاقات ہوگئی، اصل میں، میں آج آپ کی خدمت میں ابی کے حکم سے انٹرویو کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔

جواب: ضرور ضرور! مجھے حکم کریں، میرے لئے مولانا صاحب کا کیا حکم ہے؟

سوال: ہمارے یہاں پھلت سے ایک دینی دعوتی ماہنامہ ارمغان نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہاں ہاں! میں الحمدللہ اس سے واقف ہوں،

سوال: اس کے لئے آپ سے ایک انٹرویو لینا ہے، تاکہ دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے بھی مفید ہو اور اور مسلمانوں کے لئے بھی اسلام کی قدر و منزلت کا ذریعہ بنے،

جواب: ضرور! میرے لئے خوشی کی بات ہوگی،

سوال: برائے کرم آپ اپنا تعارف کرائیں؟

جواب: میری پیدائش ۷/ نومبر ۱۹۵۲ء کو ایک مشہور ملہوترا خاندان میں ہوئی، ہمارا خاندان اصل میں ۱۹۴۷ء میں پاکستان سے ہندوستان آیا تھا، سرگودھا ہمارا آبائی وطن تھا، تبادلۂ آبادی میں سخت مراحل سے گذرنے کی وجہ سے ہمارے خاندان میں بڑا تعصب پایا جاتا ہے، ہمارے خاندان کے اکثر لوگ (مجھے چھوڑ کر) آر ایس ایس اور بی جے پی سے جڑے ہوئے ہیں، ایک بڑے لیڈر بی جے پی کے میرے چچازاد بھائی ہیں، دہلی میں قرول باغ میں ہمارا گھر ہے، ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کرنے کے بعد میرا داخلہ سینٹ اسٹیفن کالج میں ہوگیا، وہیں سے میں نے بی ایس سی کیا اور پھر کیمسٹری میں ایم ایس سی کیا، مجھے ہمیشہ تعلیمی لائن پسند تھی، میرے والد تو زندگی بھر ٹیچنگ لائن سے وابستہ رہے، اس کے بعد میرا اسلیکشن آکسفورڈ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے لئے ہوگیا، وہاں پر مجھے ملازمت بھی مل گئی، ۶/ سالہ دوران ملازمت میں نے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ (ڈی ایڈ) بھی مکمل کرلیا، والدین کی بیماری اور ان کے اصرار پر مجھے ہندوستان آنا پڑا، مجھے انگلینڈ میں دنیوی زندگی کے لئے بڑے اچھے مواقع تھے، مگر شاید اللہ کو مجھے ہدایت سے نوازنا تھا، اس لئے میں نہ چاہتے ہوئے بھی ہندوستان آگیا، تقریباً دو سال، میں والدین کی بیماری کی وجہ سے تقریباً اسپتالوں ہی میں رہا، آخری درجہ کی علاج کی کوششوں کے باوجود موت نے اپنی سچائی منوائی اور ۱۳/ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں میرے والد کا انتقال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا اور ان کے ۹ ر روز بعد میری ماں بھی مجھے چھوڑ کر ان کے پاس چلی گئیں، آج کل نئے معاشرہ میں بوڑھے والدین کو بوجھ سمجھنے کا عام رواج ہے اور ہمارے یہاں تو شاید یورپ سے بھی برا حال ہے، بوڑھے والدین کے لئے بس دنیا ہی میں دوزخ ہے، میرے اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اپنے والدین سے حد درجہ محبت تھی اور مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا، آخری بیماری میں تو میرا حال دیکھ کر لوگ حیرت کرتے تھے اس تعلق کی وجہ سے مجھے ان کے انتقال کا بہت صدمہ ہوا اور میں نے سنیاس لینے کی سوچی، میں دو سال اسی خیال سے ہری دوار اور رشی کیش کے آشرموں میں رہا، ایک کے بعد ایک آشرم بدلتا رہا اور شانتی اور سکون کی تلاش کرتا رہا، مگر مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہاں پر بس دھرم کے نام پر دھندہ کا ایک بازار ہے، ان لوگوں کو چھوڑ کر جو دنیا کی بے چینی سے تنگ آ کر اور سب کچھ چھوڑ کر شانتی اور سکون کی تلاش میں یہاں بھٹک رہے ہیں، ہر آدمی اور ہر گرو کا کچھ نشانہ ہے اور صرف لوگوں کو اپنا معتقد بنانا اور ان سے اپنا الو سیدھا کرنا ہے، مجھے خیال ہوا کہ یہاں سے اچھا یہ ہے کہ میں سماجی دنیا میں جا کر اپنی صلاحیت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاؤں، دو سال کی اس مدت میں مجھے مذہب سے بڑی مایوسی ہوئی، میں دہلی آ گیا، میں ایک روز سیمینار میں شریک ہوا جو ”ہندوستانی سماج کی تعلیمی پسماندگی اور اس کا حل“ کے عنوان سے (وزارت فلاح و بہبود انسانی) کے تحت کیا جا رہا تھا جہاں پر جناب سوامی کلیان ویو جی مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے، میرے ایک دوست نے ان سے میرا تعارف کرایا اور میری تعلیم کے میدان میں کچھ خدمت کرنے کا اظہار کیا، سوامی جی کی اور ان کے ٹرسٹ کی تعلیمی خدمات کا بھی انہوں مجھ سے تعارف کرایا، اگلے روز صبح کو پنڈارا پارک میں ایک وزیر کی کوٹھی پر ہماری ملاقات طئے ہوگئی اور دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد میں نے سوامی جی اور ان کے ٹرسٹ سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ان کے ساتھ جڑ کر میں ان کی ذاتی زندگی اور اصول پسندی سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہت متاثر ہوا اور سماج میں رہ کر اس کی فکر کرنا اور تعلیمی پس ماندگی دور کرنے کے سلسلہ میں فکر مندی میرے مزاج کے بہت قریب لگی، مگر ٹرسٹ میں ان کے کارندوں کی آپسی سیاست میرے لئے وہاں بھی گھٹن کا باعث رہی، اس کے علاوہ جب میں تنہائی میں بیٹھ کر ان سے مذہب اور خدا کے بارے میں بات کرتا تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ اتنے بڑے گرو ہونے کے باوجود جیسے کسی سچ کی تلاش میں ابھی غیر مطمئن اور پیاسے ہیں، جب بھی ان سے خدا اور مذہب کے بارے میں بات ہوتی مجھے اس بات کا احساس اور زیادہ ہو جاتا، ان کے ٹرسٹ کے ایک ذمہ دار سے مجھے بالکل مناسبت نہیں ہو پائی جن کی ان کے یہاں بہت زیادہ اہمیت تھی، اس خیال سے مجھے ان کے کام میں انتشار کا ذریعہ نہیں بننا چاہئے میں نے وہ ٹرسٹ چھوڑ دیا اور ۱۹۹۸ء میں دلی پبلک اس کول سے وابستہ ہو گیا، پہلے میں ایک برانچ میں پرنسپل رہا پھر اس کے بعد مجھے ایڈوائزر کی پوسٹ پر اصرار کر کے مقرر کیا گیا، اس دوران اللہ کی رحمت نے مجھ پر ترس کھایا اور میرے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ پیش آیا، اور مجھے آپ کے والد صاحب نے کچھ روز کے لئے Gulf (خلیج) میں جانے کا مشورہ دیا، میں تین سال کے معاہدے کے تحت مسقط چلا گیا، وہاں میں اپنا معاہدہ الحمد للہ عزت کے ساتھ اور خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کر کے آیا ہوں اور اگلے ہفتے واپس جا رہا ہوں، بس یہ میرا تعارف ہے۔

سوال: آپ اپنے قبول اسلام کا واقعہ بتایئے اور یہ بھی بتایئے کہ اسلام کی طرف کس نے آپ کو دعوت دی؟

جواب: سچی بات یہ ہے کہ مجھے اسلام کی طرف کسی مسلمان یا کسی انسان نے دعوت نہیں دی، بلکہ مذہب حق اسلام نے خود مجھے دعوت دی، ہوا یہ میں احمد آباد میں دلی پبلک اس کول کی برانچ کے قیام کے لئے گیا، ایک ہفتہ کے قیام کے بعد احمد آباد میل سے واپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوٹا، گاڑی سات گھنٹے لیٹ تھی، دوپہر کے شاید ڈیڑھ دو بج رہے ہوں گے، میں گاڑی سے اترا تو میں نے دیکھا کہ قلی اکھٹے ہوکر ایک طرف کو جارہے ہیں، مجھے غریبوں اور مزدوروں کے حقوق سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید یہ کوئی ایجی ٹیشن کرنے جارہے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ ہدایت مجھے بلارہی تھی ورنہ آج میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ دس بیس قلی آنے والی گاڑی پر اس طرح جاتے ہی ہیں مگر اس وقت میرے خیال میں آیا کہ میں ان کے ایجی ٹیشن میں ان کی رہنمائی کروں، اس لئے میں قلیوں کے ساتھ چلا، میں نے دیکھا کہ انھوں نے پلیٹ فارم پر ایک جگہ سے لوٹے اٹھائے، پانی بھرا اور پلیٹ فارم پر وضو کرنے لگے، مجھے دوپہر کو سب لوگوں کے اس طرح لوٹے اٹھانے اور پھر منھ ہاتھ دھونے سے حیرت ہوئی اور خیال ہوا کہ دیکھنا چاہئے کہ دوپہر کو ہاتھ منھ دھوکر یہ کیا کرتے ہیں؟ خوب اچھی طرح داتون وغیرہ کر کے انھوں نے ہاتھ اور پاؤں دھوئے، اور جگہ پر جو انھوں نے رسیاں باندھ کر نماز کے لئے بنائی ہوئی تھی وہاں چٹائیاں بچھائیں اور سب لائن میں کھڑے ہوگئے ایک آدمی آگے کھڑا ہوا باقی سب بالکل سیدھی صف بنا کر کھڑے ہوگئے اور اس طرح صف کو سیدھا کیا کہ ایک انچ کوئی آگے پیچھے ہوتا تو برابر والا اس کو ٹھیک کھڑا ہونے کو کہتا، ایک کے اللہ اکبر کہنے سے سب ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے اب مجھے سمجھ میں آیا کہ یہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں بھارڈھونے والی قلی قوم کو میں دیر تک جماعت پوری ہونے تک دیکھتا رہا، مجھے خیال ہوا کہ ایسی جاہل قوم میں ایسا نظم اور ڈسپلن جس مذہب نے پیدا کیا ہے مجھے ضرور اس کو پڑھنا چاہئے، میں اس جذبہ سے اردو بازار پہنچا میرے علم میں تھا کہ وہ بازار اردو اور اسلامی کتابوں کا ہے، ایک کتب خانے پر گیا تو انھوں نے مجھے کتب خانہ انجمن ترقی اردو پر جانے کا مشورہ دیا، وہاں پہنچا تو انھوں نے مجھے مولانا منظور نعمانی صاحب کی کتاب کا انگریزی ترجمہ What

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Islam Is? (اسلام کیا ہے؟) اور مولانا سید سلیمان ندوی کی Prophet Mohammad The Ideal (خطبات مدراس) پڑھنے کا مشورہ دیا، میں خرید کر لے آیا، مجھے ان دونوں کتابوں نے اسلام سے میری خاندانی دوری کے باوجود اسلام سے بالکل قریب کر دیا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ان دونوں کتابوں نے مجھے ایک حد تک مسلمان بنا دیا تو شاید یہ بات بھی صحیح ہو، اس کے بعد مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھے اسلام کو اس کی اصل سے پڑھنا چاہئے اور قرآن پاک کے ہندی اور انگریزی ترجمے اردو بازار سے میں لے کر آیا، قرآن پاک کو پڑھ کر مجھے احساس ہونے لگا کہ اسلام میری کھوئی ہوئی مایا ہے اور جیسے جیسے میں قرآن پاک پڑھتا گیا میرے اندر کی اندھیری جگمگانے لگی اور مجھے ایسا لگا کہ (فطرتاً) میں مسلمان ہی پیدا کیا گیا ہوں، جنت دوزخ کے حالات پڑھ کر مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ مجھے فیصلہ میں جلدی کرنا چاہئے، اگر اسلام اور ایمان کے بغیر میری موت آ گئی تو میری ہلاکت ہے، میں نے اس کے لئے تلاش شروع کی، میں جامع مسجد امام بخاری کے پاس گیا، مگر انھوں نے میرے ساتھ بہت بے رخی کا معاملہ کیا میرے مالک کا مجھ پر کرم تھا کہ میرے لئے خود اسلام نے اپنا دروازہ کھولا، کوئی مسلمان اس کا ذریعہ نہیں تھا، اب میرے لئے قرآنی اسلام اور مسلمانوں کے اسلام میں فرق کرنا مشکل کام نہیں تھا، اگر میں مسلمانوں کے اسلام سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف آتا تو امام صاحب کے پاس حاضری ہی میرے لئے رکاوٹ بننے کے لئے کافی تھی، مگر میں نے تلاش جاری رکھی، میں جماعت اسلامی کے دفتر میں بھی گیا وہ میرا تعارف سن کر شاید شک میں پڑ گئے اور میرے بڑے بھائی جو وزیر ہیں ان کی رشتہ داری ان کے لئے جھجک کا باعث ہوئی، میں ۶ رماہ تک شاید پچاس لوگوں کے پاس گیا کہ کوئی مجھے مسلمان کر لے، مگر نہ جانے کیوں مجھے کوئی کلمہ نہ پڑھوا سکا، اس دوران میرا مطالعہ جاری رہا اور مجھے روز بروز یہ فکر اور خوف بڑھتا گیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کہیں میں اس حال میں مر نہ جاؤں اور شاید میں اس نعمت کا اہل نہیں ہوں، بار بار میں تنہائی میں اپنے مالک سے فریاد بھی کرتا، میرے مالک آپ ہی مجھے مسلمان کر لیجئے، یہ ۶/۷ ماہ مجھ پر بہت سخت گزرے اور حد درجہ شکستگی مجھ پر طاری رہی، میری بے چینی بڑھتی گئی، اس دوران میری بڑی بہن کا انتقال ہو گیا، مجھے کو نا کرم میں شریک ہونا پڑا میں نے اندر سے مسلمان ہو کر پہلی بار اپنی بہن کو جلتے دیکھا تو میں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر کیا گزری میرے والدین کے بعد میری بڑی بہن اس آگ کے واسطہ سے اس دوزخ کی آگ کی طرف چلی گئی، اب اس کے بعد عمر کے لحاظ سے میرا نمبر تھا میری ہمت ٹوٹنے لگی، ساری رات مجھے بے چینی میں نیند نہیں آئی اٹھ کر بیٹھ گیا بڑی آہ و زاری سے دعا کرتا رہا: میرے مالک مجھے ایمان کے بغیر موت نہ آئے

صبح کو مجھے خیال آیا کہ مجھے کتب خانہ انجمن ترقی اردو والوں سے بھی مشورہ کرنا چاہیے، شاید وہ کچھ راہ نکالیں، ان کے پاس گیا اور اپنی پوری کہانی سنائی، انہوں نے کہا آپ فوراً پھلت چلے جائیں اور مولانا کلیم صاحب سے ملیں انہوں نے پھلت کا پتہ بتایا میں فوراً کتب خانہ سے اپنی گاڑی سے پھلت پہنچا، ۲۴ مئی ۲۰۰۱ء کو تقریباً ساڑھے گیارہ بجے میں پھلت پہنچا، مولانا کلیم صاحب اندر گھر سے خود ہی کسی سفر کے لئے نکل رہے تھے، گاڑی تیار تھی، بیٹھک میں ان سے ملاقات ہوئی، کھڑے کھڑے میں نے ان سے چند جملے میں نے کہا، میں مسلمان ہونے آیا ہوں، اگر آپ کر سکتے ہوں تو بتائیں ورنہ جواب دیں، مولانا صاحب شاید اس جملہ سے میری پوری داستان سمجھ گئے، انھوں نے کہا اگر آپ کھڑے کھڑے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتے ہیں تو کھڑے کھڑے پڑھ لیں اور اگر کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا چاہیں تو بیٹھ جائیں، میں بیٹھ گیا انھوں نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور میرا نام میرے نام کی مناسبت سے سعید احمد رکھا، مولانا صاحب نے مجھے دلی مبارکباد دی اور

www.KitaboSunnat.com

گلے لگایا، پانی منگوایا اور کہنے لگے اگر آپ برا نہ مانیں تو اپنا تعارف کرادیں اور یہ بتائیں کہ آپ کو اسلام کی کس نے دعوت دی؟ میں نے تعارف کرایا اور بتایا کہ مجھے اسلام نے خود دعوت دی ہے، مولانا نے پورا حال سن کر میری تسلی کے لئے گویا انھوں نے میری مذاق اڑائی اور کہا ڈاکٹر صاحب آپ سائنس داں ہیں مذہب اسلام کو آپ حق سمجھ کر قبول کر رہے ہیں اور اسلام کو پڑھ کر آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے آپ نے اچھی طرح سمجھا ہوگا کہ اسلام رسموں کا مذہب نہیں ہے، ایمان اللہ اور بندہ کے درمیان سچے رشتے کا نام ہے۔ جب حق سمجھ کر آپ نے اس کو مان لیا دل کی گہرائی سے تسلیم کرلیا اور باپ دادوں کی بت پرستی اور شرک کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا تو آپ اللہ کے نزدیک مسلمان ہو گئے، میں نے جو کلمہ آپ کو پڑھوایا محض آپ کی تسلی اور آپ جیسے سچے اور گناہوں سے پاک مسلمان کے ساتھ کلمہ پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پڑھوایا ہے ورنہ مسلمان تو آپ چھ ماہ پہلے ہو گئے تھے انھوں نے میرا اس طرح پر مذاق اڑایا کہ میرے سارے جگہ جگہ دھکے کھانے کے زخموں کا علاج ہو گیا اور اب میں ان لوگوں کے بجائے جو کلمہ پڑھوانے سے کتراتے ہیں اپنی حماقت پر خود ہی ہنسا، مولانا صاحب کے یہاں پر تکلف ناشتہ ہوا، انھوں نے اپنے سفر کو ایک گھنٹہ موخر کیا اور جن لوگوں نے مجھے کلمہ پڑھوانے سے جھجک محسوس کی حالات کا تقاضہ بتا کر ان کی صفائی کرتے رہے اور مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے کہ مسلمانوں کا اسلام سیاسی اور دکھاوٹی انسانیت کے قبول حق کے راستہ میں رکاوٹ و حجاب ہے ایسے میں آپ کی زیادہ ضرورت ہے کہ قرآنی اسلام کو سمجھنے اور ماننے والے آپ جیسے قرآنی مسلمان، لوگوں کو حقیقی اسلام کا اپنے قول اور عمل سے تعارف کرائیں، بلکہ خود مسندی سے دعوت دیں اور چلتے چلتے مجھ سے وعدہ بلکہ عہد لیا کہ دنیا کی اس کمی کے لئے میں کام کروں گا۔ مولانا صاحب نے اصرار کیا کہ میں کھانا کھا کر جاؤں مگر یہ چاہتے تھے ہوئے کہ میں مولانا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کچھ وقت گذارنے کو دل چاہتا تھا میں نے ان کے سفر کی وجہ سے اجازت لی اور خوشی خوشی واپس لوٹا۔

مولوی احمد صاحب! آپ میرے محسن زادے ہیں جو میں اپنی اس خوشی اور سفر کی کامیابی کے مزے کی حالت بتا نہیں سکتا مجھے ایسا لگا جیسے آج ہی میں پیدا ہوا ہوں، میں راستہ بھر سوچتا رہا کہ پوری دنیا کو ایک ملک بنا کر مجھے اس کا بادشاہ بنا دیا جاتا شاید میرے لئے اتنی خوشی کی بات نہ ہوتی اس لئے کہ میں آج اپنے مالک کو گویا راضی کر کے لوٹا تھا۔

دہلی واپس لوٹا تو میں نے اپنی بیوی سے صاف صاف بتا دیا انھوں نے گھر والوں سے بتا دیا اور میرے گھر میں کہرام مچ گیا میرے بڑے بھائی (جو وزارت کی کرسی پر تھے) نے بڑے لالچ دیئے اور فیصلہ بدلنے پر زور دیا اور فیصلہ نہ بدلنے پر سخت وارننگ بھی دی، میں نے دوٹوک ان کو اپنا فیصلہ سنا دیا انھوں نے مجھے پارٹی اور ملک کے دو بڑے ذمہ داروں بلکہ وقت کے سب سے بڑے ذمہ داروں سے ملوایا، انھوں نے مجھے ملک کی وزارت کی آفر دی، میں نے وہاں بھی اپنا دوٹوک فیصلہ سنا دیا اور جب وہ زور دیتے رہے اور مجھے چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے تو میں سوچنے کو کہہ کر جان چھڑا کر چلا آیا ظاہر ہے اس مبارک فیصلہ کے لئے کچھ سوچنے کے تصور سے بھی کانپ جاتا ہوں، میں نے آپ کے والد صاحب کو ضروران ملاقاتوں کی اطلاع دی، انھوں ایک دوروز غور فکر کے بعد یہ مشورہ دیا کہ آپ دلی پبلک اسکول کو چھوڑ کر کچھ روز کے لئے سعودی عرب یا گلف کے کسی ملک میں رہیں میں نے بھی اس رائے کو بہتر سمجھا نیٹ پر دیکھ کر ایک انگلینڈ کے اسکول میں انٹرنیٹ پر اپلائی کر دیا اور نیٹ ہی پر انٹرویو ہوا اور ایک مہینہ میں ہی مستقلاً تین سال کے لئے چلا گیا، اللہ کا شکر ہے کہ میرا یہ وقت بہت اچھا گزرا۔

سوال: آپ فرما رہے تھے کہ ابی سے آپ نے قرآنی اسلام کی دعوت کا وعدہ اور عہد کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عہد و پیمان کا کیا رہا؟

جواب: میں نے تین سال مسقط میں گزارے، صرف اور صرف دعوت کو مقصد بنا کر کام کیا، عرب نوجوانوں کو میں نے زندگی کا مقصد سمجھ کر جینے کے لئے تیار کیا اور اپنے ساتھیوں اور رفقاء میں کام کیا، میرے کالج کے پرنسپل جو فرانس کے رہنے والے تھے الحمدللہ مسلمان ہوئے اور انھوں نے پیرس میں جا کر ایک دعوتی ادارہ قائم کیا، ہمارے کالج کے چھ استاذ اور تین ملازموں نے اسلام قبول کیا جن میں تین ہندوستانی، تین امریکی اور تین لوگ لندن کے تھے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ مع اپنے خاندان کے مسلمان ہوئے، تعداد تو زیادہ بڑی نہیں ہوئی مگر اس بات پر میں اللہ کا حد درجہ شکر کرتا ہوں کہ یہ سب لوگ شعوری طور پر قرآنی مسلمان ہیں جس کالج میں رہا وہاں پر ایسی دعوتی فضا بن گئی کہ ہفتہ واری پروگراموں میں میرا دعوتی لیکچر بڑے شوق سے سنا جاتا رہا، میرے کالج کے پچاسوں شاگردوں کی الحمدللہ ایسی ذہن سازی ہوگئی ہے کہ وہ انشاء اللہ جب تک زندہ رہیں گے دعوت کو مقصد بنا کر جئیں گے، ان میں سے اکثر برطانیہ اور مغربی ملکوں میں ہیں دو جاپان اور دو اٹلی میں دعوتی کام کر رہے ہیں، اصل میں میرے ساتھ بھی مسئلہ تھا کہ میں نے اس وقت خود بھی پڑھنے کی کوشش کی، الحمدللہ قرآن شریف پڑھا اور اردو بھی اب میری اچھی خاصی ہوگئی ہے۔

سوال: اب آپ نے فیجی جانے کا پروگرام بنایا ہے، وہاں پر آپ کی کیا مصروفیت ہوگی؟

جواب: اصل میں یہ فیصلہ میں نے مولانا صاحب کے مشورہ اور ان کی ایما پر کیا ہے، مولانا صاحب فی جی نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں دعوت کے لئے بڑے فکر مند ہیں اور وہاں کے حالات سے بہت پرامید ہیں، وہاں پر ان سے وابستہ کچھ لوگ کام کر رہے ہیں، مولانا صاحب کا خیال ہے کہ مغربی ملکوں خصوصاً امریکہ کی داداگیری اور ظالمانہ رویہ سے مشتعل،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان مسلمانوں کی جہادی تحریکوں سے اسلام کی رحمۃ للعالمین اور سوفی صد رحمت بھری تصویر مسخ ہو کر رہ گئی ہے، اس لئے کہ جذبات میں یہ نوجوان اسلامی اصولوں کو نظر انداز کر کے، مغرب کی دیوالیہ ہو چکی انسانیت کے، اسلام کی طرف آنے میں رکاوٹ اور حجاب بن رہے ہیں، اس لئے ان ملکوں میں دعوت کی ضرورت بھی زیادہ ہے اور یہاں امیدیں بھی زیادہ ہیں اس لئے میں نے ایک ملازمت تلاش کر لی ہے اور ان شاء اللہ جنوری میں میرا وہاں کا سفر ہے، خدا کرے میں مولانا صاحب کی امیدوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بن سکوں۔

سوال: مسلمانوں کے لئے کچھ پیغام ارمغان کے واسطہ سے آپ دینا چاہیں گے؟

جواب: بہت زیادہ تو میں کچھ کہنے کے حال میں نہیں ہوں، البتہ میری زندگی خود مسلمانوں کے لئے پیغام اور عبرت ہے، میری یہ بات یقیناً بڑی کڑوی سچائی ہوگی کہ اگر مسلمان سچائی اور حق سے دیوالیہ انسانیت کو حق کی دعوت کا حق ادا نہیں کر سکتے تو کم از کم قرآنی اسلام اور دنیا کے درمیان رکاوٹ اور حجاب نہ بنیں اور اسلام اور انسانیت کے درمیان سے ہٹ جائیں۔

سوال: واقعی یہ بات تو حقیقت ہے مگر آپ کو اس سلسلہ میں بالکل مایوس نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ کسی نہ کسی درجہ میں آپ کو کتاب دینے والے اور جن کتابوں کو آپ نے پڑھا ان کے لکھنے والے اور کلمہ پڑھوانے والے سب لوگ آج کل کے ہی مسلمان ہیں۔

جواب: یہ بات بالکل حق ہے یہ لوگ واقعی قرآنی مسلمان ہیں مگر ایسے مسلمانوں سے عام انسانوں کا رابطہ اور ان کو دیکھنے کا موقع ان کو کب ملتا ہے، غیر مسلموں کو جن مسلمانوں سے واسطہ پڑتا ہے ان میں سے اکثر وہ ہیں جو قرآنی اسلام کے لئے حجاب ہیں۔

سوال: واقعی آپ کی یہ بات بھی سچ ہے، بہت بہت شکریہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: آپ کا بھی شکریہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فی امان اللہ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، جنوری ۲۰۰۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر محمد حذیفہ (رام کمار) بستی یوپی، سے ایک ملاقات

ہمارا ملک سیکولر ملک ہے، اور ملک کے قانون نے اپنے مذہب کو ماننے اور مذہب کی دعوت دینے کا بنیادی حق ہمیں دیا ہے، کسی کو ایمان کی دعوت دینا، کوئی مسلمان ہونا چاہے اس کو کلمہ پڑھوانا ہمارا بنیادی قانونی حق ہے، جس چیز کا قانون ہمیں حق دیتا ہے، اس کے سلسلہ میں ہم لوگ کسی سے نہیں ڈرتے، اور غیر قانونی کام ہم لوگ جان بوجھ کر ہرگز نہیں کرتے، بھول میں ہو جائے تو اس کی تلافی کی کوشش کرتے ہیں۔

مولانا احمد اواہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر حذیفہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: اللہ کا شکر ہے آپ آگئے، ابی سے بہت مرتبہ آپ کا ذکر سنا، ابی اکثر لوگوں کے سامنے آپ کا ذکر کرتے ہیں، اپنے خونی رشتہ کے بھائیوں کی خیر خواہی اور ان کو ہمیشہ کی ہلاکت اور عذاب سے بچانے کے لئے اسلام کی دعوت دینا نہ صرف یہ کہ اسلامی فریضہ ہے بلکہ یہ ایک خیر خواہی ہونے کی وجہ، ہمارے ملک کے قانون کے لحاظ سے بھی ہمارا قانونی حق ہے، اس سلسلہ میں آپ کے قبول اسلام کا تذکرہ مثال کے طور پر کیا کرتے ہیں، مجھے آپ سے ملاقات کا اشتیاق تھا، اللہ نے ملاقات کرا دی،

جواب: میں دہلی ایک سرکاری کام سے آیا تھا، مولانا صاحب کا فون تو ملتا نہیں، خیال ہوا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فون کر کے دیکھ لوں، اگر پھلت ہوئے تو ملاقات کر کے جاؤں گا، بہت دنوں سے ملاقات نہ ہو پانے کی وجہ سے بہت بے چین سا تھا، فون ملایا تو معلوم ہوا مولانا صاحب دہلی میں ہی ہیں، میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی کیا بات ہوسکتی ہے کہ دہلی میں ملاقات ہوگئی میرے اللہ کا کرم ہے رمضان سے پہلے ملاقات ہوگئی ہے، بیقراری بھی بہت ہو رہی تھی اور ذرا ایمان کی بیٹری بھی چارج سی ہوگئی، بہت دن ملاقات کو ہو جاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے، جیسے اندر کی بیٹری ڈاؤن ہوگئی ہو، الحمد للہ ملاقات ہوگئی اور ایک پروگرام میں بھی مولانا صاحب کے ساتھ شرکت ہوگئی، بیان سے بھی تسلی سی ہوگئی۔

سوال: حذیفہ صاحب میں آپ سے ایک مطلب کے لئے ملنا چاہتا تھا، ہمارے یہاں پھلت سے ایک ماہنامہ میگزین ارمغان کے نام سے نکلتا ہے، شاید آپ کے علم میں ہو، اس کے لئے ایک انٹرویو آپ سے لینا چاہتا ہوں تا کہ دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے رہنمائی بھی ہو خصوصاً آپ کے انٹرویو سے خوف کم ہو اور حوصلہ بڑھے۔

جواب: ہاں احمد بھیا! میں 'ارمغان' کو خوب جانتا ہوں میں نے مولانا صاحب سے کئی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اس کا ہندی ایڈیشن ضرور نکالیں، میں نے مولانا صاحب سے کہا تھا کہ ہندی کے کم سے کم پانچ سو سالانہ ممبر میں بنواؤں گا انشاء اللہ، مجھے معلوم ہوا ہے کہ ستمبر سے ہندی ایڈیشن نکل رہا ہے، مگر نہ جانے کیا وجہ ہوئی ستمبر، میں بھی وہ نہیں آسکا،

سوال: وہ انشاء اللہ جلدی آرہا ہے، آپ فکر نہ کریں، ابی اور مولانا وصی صاحب اس کے لئے بہت فکرمند ہیں اور لوگوں کا تقاضا بھی بہت ہے۔

جواب: خدا کرے یہ خبر جلدی سچ ہو، احمد بھائی حکم کریں مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

سوال: آپ اپنا تعارف کرائیے؟

جواب: مشرقی یوپی میں بستی ضلع کے گاؤں کے زمیندار کے یہاں میری پیدائش ۱۲ /اگست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۷ء میں ہوئی، ۱۹۷۷ء میں انٹر پاس کیا، میرے چچا یوپی پولیس میں ڈی ایس پی تھے، ان کی خواہش پر پولیس میں بھرتی ہوگئی، دوران ملازمت ۱۹۸۲ء میں میں نے بی کام کیا اور ۱۹۸۴ء میں ایم اے کیا، یوپی کے ۵۵ تھانوں میں انسپکٹر تھانا انچارج رہا، ۱۹۹۰ء میں پرموشن ہوا، سی او ہوگیا ۱۹۹۷ء ایک ٹریننگ کے لئے فلورا کیڈمی جانا ہوا تو اکیڈمی کے ڈائرکٹر جناب اے۔اے صدیقی صاحب نے جو ہمارے چچا کے دوست بھی تھے، مجھے کرمنالوجی میں پی ایچ ڈی کرنے کا مشورہ دیا اور میں نے چھٹی لے کر ۲۰۰۰ء میں پی ایچ ڈی کیا ۱۹۹۷ء میں میری پرفارمینس (ملازمت میں بہتر کارکردگی) کی بنیاد پر خصوصی پرموشن ڈی ایس پی کے عہدہ پر ہوگیا اور میری پوسٹنگ مظفر نگر میں خفیہ پولیس کے محکمہ میں ہوگئی، میرے ایک چھوٹے بھائی ہیں جو انجینئر ہیں ایک بہن ہے جس کی شادی ایک لکچرر سے ہوئی، خاندان میں الحمد للہ تعلیم کا رواج رہا ہے، آج کل میں مشرقی یوپی میں ایک ضلع ہیڈ کوارٹر میں محکمہ خفیہ پولیس کا ذمہ دار ہوں۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتایئے؟

جواب: ہمارا خاندان پڑھا لکھا خاندان ہونے کی وجہ سے اپنی مسلم دشمنی میں مشہور رہا ہے، اس کی ایک وجہ یہ رہی کہ ہمارے خاندان کی ایک شاخ تقریباً سو سال پہلے مسلمان ہو کر فتح پر ہنسوہ اور پرتاب گڑھ میں جا کر آباد ہوگئی تھی، جو بہت پکے مسلمان ہیں، ادھر ہماری بستی میں تیس سال پہلے بستی کے زمین داروں کی چھوا چھوت سے تنگ آ کر آٹھ دلت خاندانوں نے اسلام قبول کیا تھا، ان دونوں واقعات کی وجہ سے ہمارے خاندان میں مسلم دشمنی کے جذبات اور بھی زیادہ ہوگئے تھے، بابری مسجد کی شہادت کے زمانے میں اس میں اور بھی زیادتی ہوگئی، ہمارے خاندان کے کچھ نوجوانوں نے بجرنگ دل کی ایک برانچ گاؤں میں قائم کرلی تھی جس میں سب سے زیادہ خانہ ان کے لڑکے ممبر تھے، میں نے یہ باتیں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بتائیں کہ کسی آدمی کے اسلام قبول کرنے کے لئے مخالف ترین ماحول میرے لئے تھا، مگر اللہ کو جس کا نام ہادی اور رحیم ہے اپنی شان کا کرشمہ دکھانا تھا، اس نے ایک عجیب راہ سے مجھے راہ دکھائی۔

ہوا یہ کہ غازی آباد ضلع کے پلکھوہ کے ایک خاندن کے نو لوگوں نے مولانا کے پاس آکر پھلت میں اسلام قبول کیا، دو ماں باپ اور چار لڑکیاں اور تین لڑکے، لڑکا شادی شدہ تھا، مولانا صاحب سے ان لوگوں نے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا اور بتایا کہ ہم آٹھ لوگ تو ابھی کلمہ پڑھ رہے ہیں یہ بڑا لڑکا شادی شدہ ہے اس کی بیوی ابھی تیار نہیں ہے، جب اس کی بیوی تیار ہو جائے گی یہ اس کے ساتھ کلمہ پڑھے گا، مولانا صاحب نے کہا موت زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، یہ بھی ساتھ ہی کلمہ پڑھ لے، ابھی اپنی بیوی کو نہ بتائے اور اس کو تیار کرے اور اس کے ساتھ پھر دوبارہ کلمہ پڑھ لے مولانا صاحب نے ان سب کو کلمہ پڑھوایا اور ان کی فرمائش پر ان سب کے نام بھی اسلامی رکھ دیئے، ان لوگوں کے کہنے پر ایک پیڈ پر ان کے قبول اسلام اور ان کے نئے ناموں کا سرٹیفکٹ بنا کر دے دیا، ان لوگوں کو بتا بھی دیا کہ قانونی کارروائی ضروری ہے اس کے لئے بیان حلفی تیار کرا کے ڈی ایم کو رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجنا اور کسی اخبار میں اعلان نکالنا کافی ہوگا، یہ لوگ خوشی خوشی وہاں سے گئے اور قانونی کارروائی پکی کرالی، بچوں کو مدرسہ میں داخل کردیا، بڑی لڑکیاں اور ماں عورتوں کے اجتماع میں جانے لگیں۔

مسلمان عورتوں کو معلوم ہوا تو انھوں نے خوشی میں مٹھائی تقسیم کردی، لڑکے کی بہو کو معلوم ہوگیا، اس نے اپنے مائکہ والوں کو خبر کردی ایک سے ایک کو خبر ہوتی گئی اور ماحول گرم ہوگیا علاقہ کی ہندو تنظیمیں جوش میں آگئیں، آج تک ٹی وی چینل کے لوگ آگئے، دیکھتے دیکھتے خبر پھیل گئی دینک جاگرن اور امر اجالا دونوں ہندی اخباروں میں چار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کالموں کی بڑی بڑی خبریں چھپیں، جن کا ہیڈنگ تھا ''لالچ دے کر دھرمانترن پر پوری ہندو برادری میں روش، دھرمانترن پھلت مدرسہ میں ہوا'' اس خبر سے پورے علاقے میں گرمی پیدا ہوگئی میری پوسٹنگ مظفرنگر میں تھی، علاوہ اپنی دفتری ذمہ داری کے مجھے خود اس خبر پر غصہ آیا اور ہم اپنے دو انسپکٹروں کو لے کر پھلت پہنچے، وہاں جن لوگوں سے ملاقات ہوئی انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اور بتایا کہ مولانا صاحب ہی صحیح بات بتا سکتے ہیں اور ہمیں اطمینان دلایا کہ ہمارے یہاں کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوتا، مولانا صاحب سے آپ ملیں، وہ آپ کو بالکل حق بات بتا دیں گے میں نے اپنا فون نمبر وہاں دیا کہ مولانا صاحب سے معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ وہ پھلت کب آرہے ہیں؟

تیسرے روز مولانا صاحب کا پھلت کا پروگرام تھا، ۷/ نومبر ۲۰۰۲ء کی صبح ۱۱ بجے ہم پھلت پہنچے، مولانا صاحب سے ملے، مولانا صاحب بہت خوشی سے ہم سے ملے ہمارے لئے چائے ناشتہ منگایا، بولے بہت خوشی ہوئی آپ آئے، اصل میں مولوی ملاؤں اور مدرسوں کے سلسلہ میں بہت غلط پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، میں تو اپنے ساتھیوں اور مدرسے والوں سے بار بار یہ کہتا ہوں کہ پولیس والوں ہندو تنظیموں کے ذمہ داروں اور سی آئی ڈی، سی بی آئی کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مدرسوں میں بلانا بلکہ چند دن مدرسوں میں مہمان رکھنا چاہئے، تا کہ وہ اندر کے حال سے واقف ہو جائیں اور مدرسوں کی قدر پہچانیں، مجھے معلوم ہوا کہ آپ ایک دن پہلے بھی آئے تھے، مجھے ایک سفر پر ادھر ہی سے جانا تھا مگر خیال ہوا کہ آپ کو انتظار کرنا ہوگا، اس لئے میں صرف آپ کے لئے آج آگیا ہوں مولانا صاحب نے ہنس کر کہا، فرمایئے میرے لائق کیا سیوا ہے؟ احمد بھائی! مولانا صاحب نے ملاقات کے شروع میں ہی کچھ ایسے اعتماد اور محبت کا اظہار کیا کہ میری سوچ کا رخ بدل گیا، میرا اندر کا غصہ آدھا بھی نہ رہا، میں نے اخبار نکالے اور معلوم کیا کہ آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خبر پڑھی ہے؟ مولانا صاحب نے بتایا کہ رات مجھے یہ اخبار دکھایا گیا تھا میں نے امر اجالا میں یہ خبر پڑھی ہے، میں نے کہا پھر آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ مولانا صاحب نے بتایا کہ میں ایک سفر پر جا رہا تھا، گاڑی میں سوار ہو رہا تھا کہ ایک جیپ گاڑی آئی مجھے ذ کی جلدی تھی میں نے ساتھیوں سے کہا کہ یہ لوگ حضرت جی سے ملنے آئے ہوں گے ان کو ادھر قاری حفظ الرحمٰن صاحب کا پتہ بتا دو مگر ایک صاحب جانتے تھے، کہا ہمیں کسی دوسری جگہ نہیں جانا ہے ہم لوگ آپ کے پاس آئے ہیں یہ ہمارے بھائی اپنے گھر والوں کے ساتھ مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور ایک مہینہ سے پریشان ہیں، میں گاڑی سے اترا ان کو کلمہ پڑھوایا، ان کے زیادہ کہنے پر ان کے اسلامی نام بھی بتائے اور ان کو ایک سرٹیفکٹ بھی قبول اسلام کا دیا اور ان کو بتا دیا کہ قانونی کاروائی پکی جب ہوگی جب آپ بیان حلفی تیار کر کے ڈی یم کو اطلاع کریں گے اور ایک اخبار میں اعلان کر دیں گے اور اچھا ہے کہ ضلعی گزٹ میں دیدیں، ان لوگوں نے وعدہ کیا کل ہی جا کر ہم سب کاروائی پوری کریں گے اور مجھے علم ہوا کہ انھوں نے یہ سب کام پورے کرا لئے ہیں مولانا صاحب نے کہا کہ ہمارا ملک سیکولر ملک ہے اور ملک کے قانون نے اپنے مذہب کو ماننے اور مذہب کی دعوت دینے کا بنیادی حق ہمیں دیا ہے، کسی کو ایمان کی دعوت دینا، کوئی مسلمان ہونا چاہے اس کو کلمہ پڑھوانا ہمارا بنیادی قانونی حق ہے، جس چیز کا قانون ہمیں حق دیتا ہے، اس کے سلسلہ میں ہم لوگ کسی سے نہیں ڈرتے اور غیر قانونی کام ہم لوگ جان بوجھ کر ہرگز نہیں کرتے، بھول میں ہو جائے تو اس کی تلافی کی کوشش کرتے ہیں، جہاں تک لالچ دے کر یا ڈرا کر مذہب بدلوانے کی بات ہے، یہ بالکل غیر قانونی ہے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ یہ غیر قانونی کام ممکن بھی نہیں ہے، مذہب بدلنا یا کسی کا مسلمان ہونا اس کے دل کے وشواس کا بدلنا ہے، جو لالچ اور ڈر سے ہو ہی نہیں سکتا، آپ کو خوش کرنے کے لئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہندو ہوتا ہوں یا مسلمان ہوتا ہوں مگر اتنا بڑا فیصلہ اپنی زندگی کو آدمی اندر سے راضی ہوئے بغیر نہیں کر سکتا۔

www.kitabosunnat.com

دوسری اس سے بھی اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جو ہر سچی بات کو مانے، سارے سچوں سے سچا ہے ہمارا مالک اور اس کے بھیجے ہوئے رسول حضرت محمد ﷺ جن کے بارے میں یہ غلط فہمی ہے کہ وہ صرف مسلمانوں کے رسول اور ان کے لئے مالک کے سندیش واہک تھے، حالانکہ قرآن میں اور آپ کی حدیثوں میں صرف یہ بات ملتی ہے کہ ہم سب کے مالک کی طرف سے بھیجے ہوئے سارے انسانوں کی طرف انتم (آخری) اور سچے سندیشٹا (رسول) تھے، وہ ایسے سچے تھے کہ ان کے دین کے اور ان کی جان کے آخری دشمن بھی کبھی ان کو جھوٹا نہ کہہ سکے، بلکہ دشمنوں نے آپ کا لقب الصادق الامین اور سچا اور ایمان دار کا دیا، ہمارا وشواس یہ ہے کہ دن ہو رہا ہے ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں یہ آنکھیں دھوکہ دے سکتی ہیں، یہ بات جھوٹ ہو سکتی ہے کہ دن ہو رہا ہے، مگر ہمارے رسول ﷺ نے جو ہمیں خبر دی ہے اس میں ذرہ برابر غلطی، دھوکہ یا جھوٹ نہیں ہو سکتا، ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ سارے دنیا کے سارے انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اس لئے سارے جگت کے انسان آپس میں خونی رشتہ کے بھائی ہیں، شاید آپ کے یہاں بھی یہی مانا جاتا ہے میں نے کہا یہ بات تو ہمارے یہاں بھی مانی جاتی ہے، مولانا نے کہا یہ تو بالکل سچی بات ہے ہم اور آپ خونی رشتہ کے بھائی ہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ میرے چچا ہو، یا میں آپ کا چاچا ہوں، مگر آپ کے اور ہمارے بیچ خونی رشتہ ہے، اس خونی رشتہ کے علاوہ آپ بھی انسان ہیں اور میں بھی انسان، انسان وہ ہے جس میں انسیت ہو یعنی محبت ہو، ایک دوسرے کی بھلائی کا جذبہ ہو، اس رشتہ سے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہندو دھرم ہی اکیلا مکتی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ اور موکش کا طریقہ ہے، تو آپ کو مجھے اس رشتہ کا لحاظ کرتے ہوئے، ہندو بنانے کی جی جان سے کوشش کرنی چاہئے اور اگر آپ انسان ہیں اور آپ کے سینہ میں پتھر نہیں ہے دل ہے، تو اس وقت تک آپ کو چین نہیں آنا چاہئے، جب تک میں غلط راستہ چھوڑ کر مکتی کے راستہ پر نہ آجاؤں، مولانا صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ یہ بات ہے یا نہیں؟ میں نے کہا بالکل سچ بات ہے، مولانا صاحب نے کہا آپ کو سب سے پہلے آکر مجھے ہندو بننے کے لئے کہنا چاہئے تھا، دوسری بات یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں، نکلتے سورج کی روشنی سے زیادہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اسلام ہی واحد، سب سے پہلا اور سب سے آخری، فائنل مذہب اور مکتی اور موکش یعنی نجات کا واحد راستہ ہے، اگر آپ مسلمان ہوئے بغیر دنیا سے چلے گئے تو آپ کو ہمیشہ کی نرک میں جلنا پڑے گا اور زندگی کا ایک سانس کے لئے بھی اطمینان نہیں، جو سانس اندر چلا گیا کیا خبر کہ باہر آنے تک آپ زندہ رہیں گے یا نہیں اور جو سانس باہر نکل گیا کیا خبر کہ اندر آنے تک زندگی وفا کرے گی؟ اس حال میں اگر میں انسان ہوں اور میں آپ کو اپنا خونی رشتہ کا بھائی سمجھتا ہوں تو جب تک آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو گے مجھے چین نہیں آئے گا یہ بات میں کوئی ناٹک کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں، تھوڑی دیر کی اس ملاقات کے بعد اس خونی رشتہ کی وجہ سے اگر مجھے رات سوتے سوتے بھی آپ کی موت اور نرک میں جلنے کا خیال آئے گا تو میں بے چین ہو کر بلکنے لگوں گا، اس لئے سر آپ پلکھوہ والوں کی فکر چھوڑ دیجئے، جس مالک نے پیدا کیا ہے جیون دیا ہے اس کے سامنے منھ دکھانا ہے، میرے درد کا علاج تو جب ہوگا جب آپ تینوں مسلمان، ہو جائیں گے، اس لئے آپ سے رکویسٹ (درخواست) ہے کہ آپ میرے حال پر ترس کھائیں، آپ تینوں کلمہ پڑھیں، احمد بھائی میں عجیب حیرت میں تھا، مولانا صاحب کی محبت جیسے جادو ہو، میں ایسے خاندان کا ممبر ہوں، جس کی گھٹی میں مسلمانوں، مسلم

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

بادشاہوں اور اسلام کی دشمنی پلائی گئی ہے اور اس خبر کے سلسلہ میں حد درجہ برہم ہو کر میں گویا مخالف ان کو ائری کے لئے فیصلہ کر کے چلت گیا تھا اور مولانا صاحب مجھے نہ اسلام کے مطالعہ کو کہتے ہیں، نہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے کہتے ہیں، بس سیدھے سیدھے مسلمان ہونے کو کہہ رہے ہیں اور میری انتر آتما، میرا ضمیر گویا مولانا صاحب کی محبت کے شکنجہ میں جیسے بالکل بے بس ہو، میں نے کہا بات تو آپ کی بالکل سادی اور سچی ہے اور ہمیں سوچنا ہی پڑے گا، مگر یہ فیصلہ اتنی جلدی کرنے کا تو نہیں کہا تنا بڑا فیصلہ اتنی جلدی میں لے سکیں، مولانا صاحب نے کہا سچی بات یہ ہے کہ آپ اور ہم سب مالک کے سامنے ایک بڑے دن حساب کے لئے اکٹھا ہوں گے تو اس وقت اس سچائی کو آپ ضرور پائیں گے کہ یہ فیصلہ بہت جلدی میں کرنے کا ہے اور اس میں دیر کی گنجائش نہیں اور آدمی اس میں جتنی دیر کرے گا پچھتائے گا، پتہ نہیں پھر زندگی فیصلہ لینے کی مہلت دے یا نہ دے اور موت کے بعد پھر افسوس اور پچھتاوے کے علاوہ آدمی کچھ نہیں کر سکتا بالکل یہ بات سچ ہے کہ ایمان قبول کرنے اور مسلمان ہونے سے زیادہ جلد بازی میں کرنے کا کوئی اور فیصلہ ہو نہیں سکتا ہاں اگر آپ ہندو دھرم کو مکتی کا راستہ سمجھتے ہیں تو پھر مجھے ہندو بنانے میں اتنی ہی جلدی کرنی چاہئے جس طرح میں مسلمان بننے کے لئے جلدی کرنے کو کہہ رہا ہوں، مجھے خیال ہوا کہ جس وشواس (مضبوط اعتماد ویقین) کے ساتھ مولانا صاحب مسلمان ہونے کو کہہ رہے ہیں اس میں اس اعتقاد کے ساتھ میں ہندو بننے کو نہیں کہہ سکتا، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے پورے دھرم کو کچھ سنائی رسموں پر آدھارت کہانیوں کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے تھے، جب ہمارا ہندو دھرم پر وشواس کا یہ حال ہے تو یہ کسی کو کس بل بوتے ہندو بننے کو کہہ سکتے ہیں؟ میرے اندر سے جیسے کوئی کہہ رہا تھا، رام کمار اسلام میں ضرور سچائی ہے جو مولانا صاحب کے اندر یہ وشواس ہے، مولانا صاحب کبھی کبھی بہت خوشامد، کبھی ذرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور سے بار ہا ہم لوگوں سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کے لئے کہتے رہے، جب مولانا صاحب خوشامد کرتے تو مجھے ایسا لگتا جیسے کسی زہر کھانے کا ارادہ کرنیوالے یا آگ میں کودنے والے کو ہلاکت سے بچانے کے لئے کوئی ہمدرد، کوئی ماں، خوشامد کرتی ہے۔

مولانا صاحب ہمیں بار بار کلمہ پڑھنے پر زور دیتے رہے میں نے وعدہ کیا ہم لوگ ضرور غور کریں گے، ہمیں پڑھنے کے لئے بھی دیجئے، مولانا نے اپنی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' دی اور ہمیں سو سو بار روزانہ یا ہادی، یا رحیم اس وشواس کے ساتھ پڑھنے کو کہا کہ وہ مالک راستہ دکھانے والا، سب سے زیادہ دیا کرنے والا ہے، آنکھیں بند کر کے اس مالک کو جب آپ ان ناموں سے یاد کریں گے تو آپ کے لئے اسلام کے راستے ضرور کھول دیں گے، اصل میں دلوں کو پھیرنے کا فیصلہ اسی اکیلے کا کام ہے، میں نے مولانا صاحب سے کہا اچھا ہے، ماحول گرم ہو رہا ہے آپ اخبارات میں اس خبر کا کھنڈن نکلوا دیں، مولانا صاحب نے کہا میں نے ان کو دینی اور ان کا قانونی حق سمجھ کر کلمہ پڑھوایا ہے، جھوٹ کھنڈن کرانا کس طرح ہو سکتا ہے؟ میری رائے یہ ہے کہ آپ کو بھی کسی جھوٹ بات کو چھپانا نہیں چاہئے، میں نے کہا اچھا ہم خود کر دیں گے ہم لوگ واپس ہو گئے تو میرے دونوں انسپکٹرس مجھ سے بولے، سر دیکھا کتنے سچے اور سجن آدمی ہیں، ہم لوگوں کا تو دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا مولانا صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ کبھی کبھی شانتی کے لئے ان کی سنگتی میں آ کر بیٹھا جائے کوئی لاگ نہیں لپیٹ نہیں، صاف صاف باتیں۔

سوال آپ نے کلمہ نہیں پڑھا؟

جواب میں نے گھر جا کر آپ کی امانت آپ کی سیوا میں پڑھی محبت ہمدردی اور سچائی اس کے لفظ لفظ سے پھوٹ رہی تھی، مجھے اس کتاب کو پڑھ کر لگا کہ ایک بار پھر میری ملاقات مولانا صاحب سے ہو گئی ہے، اس کے بعد بار بار میرے اندر مولانا صاحب سے ملاقات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہوک سے اٹھتی رہی، اسلام کو پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوا، میں مظفر نگر میں ایک دکان سے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ لے کر آیا، میں نے فون پر مولانا صاحب سے اس کے پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا، مولانا صاحب نے کہا، دیکھئے قرآن مجید کو آپ ضرور پڑھیں مگر صرف اور صرف یہ سمجھ کر پڑھیئے کہ میرے مالک کا بھیجا ہوا یہ کلام ہے یہ سوچ کر اور پڑھیں کہ یہ مگر صرف اور صرف میرے لئے بھیجا ہے، اس لئے مالک کا کلام سمجھ کر اچھا ہے آپ اشنان کر کے پڑھیں، پاک کلام کا پاک نور، پاک اور صاف ستھری حالت میں پڑھنا چاہئے، دو ہفتوں میں میں نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا اب میرے لئے مسلمان ہونے کے لئے اندر کے دروازے کھل گئے تھے، میں نے پھلت جا کر مولانا صاحب کے سامنے کلمہ پڑھا مولانا صاحب نے میرا نام "رام کمار" بدل کر میری خواہش پر محمد حذیفہ رکھا اور بتایا کہ ہمارے نبی ﷺ اپنے ایک صحابی کو راز داری اور جاسوسی کے لئے بھیجا کرتے تھے، مجھے اس لحاظ سے یہ نام بہت اچھا لگا۔

سوال: اس کے بعد اسلام کے مطالعہ کے لئے آپ نے کیا کیا؟

جواب: مولانا صاحب کے مشورہ سے ہی چھٹی لے کر ایک چلہ جماعت میں لگایا، مگر مولانا صاحب نے مجھے سختی سے منع کر دیا تھا کہ آپ کسی سے جماعت میں اپنا پرانا تعارف نہ کرائیں، نہ اپنے آپ کو نومسلم کہیں، اس لئے کہ آپ کچی بات یہ ہے کہ پیدائشی مسلمان ہیں، ہمارے نبی نے سچی خبر دی ہے کہ ہر پیدا ہونے والا اسلامی نظریہ پر پیدا ہوتا ہے اس لئے ہر مذہب کے بچے کو دفنایا ہی جاتا ہے، آپ تو پیدائشی مسلمان ہیں اور ہم سب کے باپ حضرت آدم اس کائنات کے سب سے پہلے مسلمان تھے اس لئے آپ پشتینی مسلمان ہیں، جماعت میں میرا وقت اچھا گذرا، لوگ مجھے انگریزی پڑھا لکھا، دینی تعلیم سے بالکل کورا مسلمان سمجھ کر مجھے نماز وغیرہ یاد کرانے کی کوشش کرتے رہے، گجرات کے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان عالم ہماری جماعت کے امیر تھے، میں نے چالیس دن میں پوری نماز اور بہت سی دعائیں یاد کرلیں، جماعت سے واپس آیا تو میرا ٹرانسفر الہ آباد ہو گیا، اپنی الہ آباد پوسٹنگ کے دوران میں نے اپنی بیوی کو بہت کچھ بتا دیا، وہ بہت فرمانبردار بھولی بھالی عورت ہیں، انھوں نے میرے فیصلہ کی ذرا بھی مخالفت نہیں کی، بلکہ میرے ساتھ ہر حال میں رہنے کا وعدہ کیا میں نے اس کو بھی کتابیں پڑھوائیں، ہماری شادی کو دس سال ہو گئے، تھے مگر کوئی اولاد نہیں تھی میں نے اس کو لالچ دیا، اسلام قبول کرنے سے ہمارا مالک ہم سے خوش ہو جائے گا اور ہمیں اولاد بھی دے گا، اولاد نہ ہونے کے غم میں وہ بہت گھلتی رہتی تھی وہ اس بات سے بہت خوش ہو گئی، ایک مدرسہ میں لے جا کر اس کو کلمہ پڑھوایا، میں نے اپنے اللہ سے بہت دعا کی میرے رب میں نے آپ کے بھروسے اس سے وعدہ کرلیا ہے، آپ میرے بھروسے کی لاج رکھئے اور اس کو چاہے ایک ہی ہو، اولاد دیجئے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اللہ نے گیارہ سال کے بعد ہمیں ایک بیٹا دیا اور تین سال کے بعد ایک بیٹی بھی ہو گئی ہے۔

سوال اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کی ملازمت میں کوئی مشکل نہیں آئی؟

جواب میں نے الہ آباد پوسٹنگ کے دوران اپنے قبول اسلام کا اعلان کر دیا اور قانونی کارروائی ہائی کورٹ کے ایک وکیل کے ذریعہ کرائی، جس کے لئے مجھے اپنے محکمہ سے اجازت لینی ضروری تھی میں نے اس کی درخواست کی، ایک دویدی جی ہمارے بوس تھے، انھوں نے مجھے بہت سختی سے روکا اور دھمکی دی کہ اگر آپ نے یہ فیصلہ کیا تو میں آپ کو معطل کر دوں گا، میں نے ان سے صاف طور پر کہہ دیا کہ یہ فیصلہ تو میں کر چکا ہوں اب واپسی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آپ کو جو کچھ کرنا ہو کر دیجئے انھوں نے مجھے سسپنڈ (معطل) کر دیا، میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تین چلے کے لئے جماعت میں چلا گیا، بنگلور اور میسوز میں میرا وقت گزرا اور الحمد للہ بہت اچھا گزرا، مجھے اس وقت تین بار حضور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی جس کی مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں بیان نہیں کرسکتا، واپس آیا تو اللہ نے میرے تمام افسروں کو نرم کردیا، لکھنؤ میں ایک مسلمان افسر جو بہت بڑی پوسٹ پر ہیں، میں نے ان سے جا کر اپنا پورا حال سنایا وہ مہلت جا چکے تھے اور مولانا صاحب کو جانتے تھے، انھوں نے میری مدد کی اور مجھے ملازمت پر بحال کردیا گیا۔

سوال: آپ کے دونوں انسپکٹر ساتھیوں کا کیا ہوا؟ جوابی سے آپ کے ساتھ ملنے گئے تھے؟

جواب: ان میں سے ایک نے اسلام قبول کرلیا ہے ان کے گھر والوں کی طرف سے ان پر بہت مشکلیں آئیں، ان کی بیوی ان کو چھوڑ کر چلی گئی مگر وہ جمے رہے اور اللہ نے ان کے حالات کو حل کیا دوسرے بھی اندر سے تیار ہیں مگر وہ بھی اپنے ساتھی کی مشکلات دیکھ کر ڈرے ہوئے ہیں۔

سوال: آپ نے اپنے خاندان والوں پر کام نہیں کیا؟

جواب: الحمد للہ کام جاری ہے، اس کام کی بڑی تفصیلات ہیں، میری ٹرین کا وقت ہورہا ہے، پھر کسی ملاقات میں آپ تفصیلات سنئے تو آپ کو بہت مزا آئے گا۔

سوال: ایک منٹ میں ارمغان کے پاٹھکوں (قارئین) کے لئے کوئی پیغام آپ دیں گے؟

جواب: اسلام سے بڑی کوئی سچائی نہیں اور جب یہ ایسی سچائی ہے تو اس کے ماننے والوں کو نہ اس پر عمل کرنے میں ڈرنا چاہئے نہ اس کو دوسروں تک پہنچانے سے رکنا چاہئے، تھوڑی بہت مخالفتیں آئیں گی، ہمارے مولانا صاحب کہتے ہیں کہ اسلام ایک روشنی ہے اور سارے باطل مذاہب اندھیرے، اندھیرے کبھی اجالے پر حاوی نہیں ہوسکتے، اجالا ہی غالب ہوا کرتا ہے، کبھی کبھی جب روشنی کی کمی ہوتی ہے تو لگتا ہے کہ اندھیرے چھا گئے اور غالب آگئے مگر ذرا اجالا کیجئے اندھیرے نو دو گیارہ ہوجاتے ہیں، بس میرا یہ ماننا ہے اور یہی میرا پیغام ہے کہ فتح ہمیشہ روشنی والوں کی ہوتی ہے اس لئے کسی طرح کے ڈر کے بغیر اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعوت دینی چاہئے اور بغیر لالچ کے سچی ہمدردی کا حق ادا کرنے کی نیت سے دعوت دی جائے تو مجھ جیسے اسلام اور مسلم دشمنی میں پلے، مخالفانہ ان کوائری کا فیصلہ کرنے والوں کو جب ہدایت ہو سکتی ہے، تو بھولے بھالے سادہ دماغ لوگوں پر اثر نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سوال: شکریہ! جزاک اللہ

جواب: اچھا اجازت دیجئے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، بہت بہت شکریہ، انشاء اللہ جب کبھی آپ آئیں گے تو دوسری قسط ضرور سنائیے گا۔

جواب: انشاء اللہ ضرور

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اکتوبر ۲۰۰۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب عبدالرحمٰن ﴿انل راؤ﴾ سے ایک ملاقات

بس مسلمان بھائیوں سے تو میری درخواست یہی ہے کہ ہم جیسے دکھیاروں کے غم کو سمجھیں، جن کو اللہ نے ہدایت دی، مگران کے ماں باپ دوزخ میں جل رہے ہیں، ذرا گہرائی سے اس غم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور نبی اکرم ﷺ نے جو ذمہ داری ہم مسلمانوں کے ذمہ سپرد کی ہے اس کے لئے فکر کریں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

عبدالرحمٰن : السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

احمد اواہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: عبدالرحمٰن صاحب، ایک زمانہ قبل ہمارے یہاں سے ارمغان دعوت میں حضرت مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ کے نام آپ کا ایک خط شائع ہوا تھا، اس وقت سے آپ سے ملاقات کا اشتیاق تھا، آپ ایسے وقت تشریف لائے جب مجھے ایک دوسری بھی ضرورت درپیش تھی، پھلت سے شائع ہونے والے دعوتی ماہنامے 'ارمغان' میں دسترخوان اسلام پر آنے والے نئے خوش نصیب بھائی بہنوں کے انٹرویو شائع کرنے کا ایک سلسلہ چل رہا ہے' ستمبر کے شمارے کے لئے میں تلاش میں تھا کہ آپ سے ملاقات کروں، بہت اچھے وقت پر آپ کا آنا ہوا۔

جواب: مجھے بھی بعض بہت ضروری مشورے مولانا صاحب (مولانا کلیم صدیقی صاحب) سے کرنے تھے سالوں ملے بھی ہوگئے تھے، اچھا ہوا آپ سے بھی ملاقات ہوگئی، آپ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملنے کا میرا بھی دل چاہتا ہے، اصل میں حیدر آباد کے ہمارے، بہت سے دوست آپ کا بہت ذکر کرتے ہیں، وہاں کے اخباروں میں ارمغان کے حوالے سے انٹرویو شائع ہو رہے ہیں، جن سے بڑی دعوتی فضا بن رہی ہے اور لوگوں میں الحمد للہ بڑا دعوتی جذبہ پیدا ہو رہا ہے، ہمارے یہاں ورنگل سے بہت سے لوگ پھلت کے سفر کا خاص طور پر آپ سے ملاقات کے لئے پروگرام بنا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے، دل بہت خوش ہوتا ہے کہ ہمارے حضرت کے صاحب زادہ بھی مشن سے جڑ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

س: آمین، اللہ آپ کی زبان مبارک کرے اور مجھ نا اہل کو بھی اپنے دین کی خدمت خصوصاً دعوت کے لئے قبول فرمائے آمین، جناب عبدالرحمٰن صاحب! آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیں؟

ج: میں شہر ورنگل کے ایک بڑے تاجر کے گھر میں اب سے تقریباً ۵۱ سال پہلے ۱۳ اگست ۱۹۵۴ء کو پیدا ہوا نام انیل راؤ رکھا گیا پانچ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوا، ۱۹۵۹ء میں ہائی اسکول پھر ۱۹۶۱ء میں بارہویں کلاس سائنس سائڈ سے پاس کی، اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں بی ایس سی اور ۶۶ء میں فزکس سے ایم ایس سی (M.Sc.) کیا اور اس کے بعد Ph.D. میں رجسٹریشن کرالیا۔

س: ایسی معیاری تعلیم کے باوجود آپ ہردوار، رشی کیش کس طرح گئے؟

ج: میرے والد صاحب میری شادی کرنا چاہتے تھے، مگر نہ جانے کیوں میرا دل اس طرح کے جھمیلوں سے گھبراتا تھا، میرے پتاجی نے شادی کے لئے دباؤ ڈالا تو میں گھر سے فرار ہوگیا، میں نے ہردوار کا رخ کیا، میں نے ارادہ کرلیا کہ مجھے برہم چریہ کی (مجرد) زندگی گذارنی ہے، ہمارا گھرانہ آریہ سماجی تھا، ہریدوار میں ایک کے بعد ایک چھ آشرموں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہا، مگر مجھے وہاں کا ماحول نہ بھایا، ہردوار میں ایک انجینئر صاحب بی ایچ ایل میں ملازمت کرتے تھے اور وجے واڑہ کے رہنے والے تھے، میری ان سے اچھی دوستی ہوگئی، انھوں نے میری بے چینی دیکھ کر مجھے مشورہ دیا کہ مجھے رشی کیش میں شانتی کنج میں جانا چاہئے، یا وہیں پر کسی اور سماجی آشرم کو تلاش کرنا چاہئے میں نے رشی کیش جا کر تلاش شروع کی بہت تلاش کے بعد میں نے شری نتیانن جی مہاراج کے ستیا پرا کاش آشرم کو اپنے لئے مناسب سمجھا، جہاں پر اکثر پڑھے لکھے لوگ رہتے تھے اور سوامی نتیانن جی خود بہت پڑھے لکھے تعلیم یافتہ آدمی تھے، وہ الہ آباد یونیورسٹی سے سنسکرت میں ڈاکٹریٹ کر کے ایک زمانہ تک وہاں ریڈر اور پھر پروفیسر رہ چکے تھے، چھ سال تک میں وہاں برہم چاری رہ کر گیان سیکھتا تھا، چھ سال کے بعد سوامی جی نے مجھ سے پریکشا (امتحان) کے لئے یگیہ کرائے اور مجھے شاستری کی پردان کی شاستری بننے کے بعد میں نے سات سال میں چوبیس یگیہ کئے، جن میں بڑا امتحان تھا، مگر میں سب کچھ تیاگ کر اپنے مالک کو پانے کے لئے آیا تھا اس لئے میں نے مشکل سے مشکل وقت میں ہمت نہ ہاری اور ورنگل سے آنے کے سات سال بعد میرے بھائی اور پتا جی مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے رشی کیش پہنچے اور مجھے نہ جانے کس طرح تلاش کرلیا، آشرم میں آئے، ایک ہفتہ تک میری خوشامد کرتے رہے اور مجھے واپس گھر لے جانے کے لئے زور دیتے رہے، لیکن میرا دل گھر جاتے ہوئے گھبراتا تھا، میں نے اپنے والد اور بھائی کی بہت خوشامد کی اور مجھے ایشور کو پانے تک وہاں رہنے دینے کے لئے کہا، وہ مجھے چھوڑ کر اس شرط پر چلے گئے کہ وہ اپنے خرچ پر آشرم میں رہے گا اور دان وغیرہ یعنی صدقہ خیرات نہیں کھائے گا اور آشرم میں انھوں نے اندازہ سے اب تک کا خرچ بھی جمع کیا اور ایک بڑی رقم آئندہ کے لئے جمع کرا کے چلے گئے۔

: اتنے روز تک ایک پروفیسر سوامی کے زیر تربیت ایسے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آشرم میں رہنے کے باوجود آپ کو اسلام کی طرف آنے کا خیال کیسے ہوا؟ اپنے قبول اسلام کے بارے میں ذرا تفصیل سے بتائیے؟

جواب: اصل میں جس سچے مالک کی تلاش میں میں نے ورنگل چھوڑا تھا، اس کو مجھ پر ترس آیا اور اس نے میرے لئے راستہ خود نکال لیا، احمد بھائی آپ کو معلوم ہے کہ آریہ سماج، ہندو دھرم کی بہت سنشودھت (اصلاح شدہ) شکل ہے، اس میں ایک نرا کار خدا کی عبادت کا دعویٰ کیا گیا ہے، مورتی پوجا اور پرانی دیومالائی باتوں کا انکار کیا گیا ہے، اس مذہب کی اصل کتاب یا گرنتھ ستیارتھ پرکاش ہے، جو سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ہے، اس مذہب کے بانی سوامی دویکانند اسلام مذہب اور اس کی تعلیمات سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور انھوں نے ہندؤوں کو مسلمان بننے سے روکنے کے لئے، ہندو مذہب کو عقل کے مطابق بنانے کے لئے آریہ سماج کی بنیاد رکھی ان کا دعویٰ ہے کہ آریہ سماج سو فیصد ویدک دھرم ہے، جو ترکوں (دلائل) پر مبنی ہے اور بالکل سائنٹفک اور لوجک ہے، مگر جب میں نے آریہ سماج کو پڑھا تو میرے دل میں بہت سی باتیں کھٹکتی تھیں، ۱۳ سال کی سخت ترین تپسیا (مجاہدہ) کے باوجود میں اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس نہیں کرتا تھا، میں کبھی کبھی سوامی نیتا نندجی کے قریب ہونے کی کوشش کرتا، تو میں ان کو بہت الجھا ہوا انسان پاتا، میں جب ان کے سامنے اپنے اشکالات رکھتا، تو کبھی وہ جھنجھلاتے، مجھے محسوس ہوتا کہ یہ خود ہی اپنی بات سے مطمئن نہیں، ۱۹۹۲ء میرے لئے بہت بہت سخت گذرا، ماں باپ کو دکھ درد دے کر تیرہ سال کے سنیاس (خلوت نشینی) کے بعد اس کے علاوہ کہ لوگ شاستری جی کہنے لگے تھے، میں نے اپنے اندر کے انسان کو پہلے سے کچھ گرا ہوا ہی پایا، طرح طرح کے خیالات میرے دل میں آئے، بعض دفعہ کئی روز تک میری نیند اڑ جاتی، کبھی خیال آتا کہ خدا کو پانے کا راستہ ہی غلط ہے، مجھے کسی اور راستے کو تلاش کرنا چاہئے، کبھی یہ خیال آتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میری آتما میں گندگی ہے، اس لئے مجھ پر کچھ اثر نہیں ہو رہا ہے، جب کبھی رات کو مجھے نیند نہ آتی تو میں اٹھ کر بیٹھ جاتا اور من ہی من میں اپنے مالک سے دعائیں، کرتا، سچے مالک اگر تو موجود ہے اور ضرور موجود ہے، تو اپنے اٹل راؤ کو اپنا راستہ دکھادے، تو خوب جانتا ہے کہ میں نے سب کچھ صرف اور صرف تجھے پانے کے لئے چھوڑا ہے، اس دوران اتر کاشی میں سخت ترین زلزلہ آیا، پورا ہر دوار اور رشی کیش دہل گیا، میرا دل اور بھی ڈر گیا، اسی طرح کسی دن میں بھی کسی حادثہ میں مر گیا تو میرا کیا ہوگا، ۱۷ / دسمبر ۱۹۹۲ء کی رات تھی، مجھے سوامی جی نے بلایا اور کہا کہ ہریانہ کے ضلع سونی پت میں رائی میں ایک بڑا آریہ سماج آشرم ہے، وہاں وہ لوگ اپنا پچاس سالہ سماروہ (جشن) منا رہے ہیں، مجھے وہاں جانا تھا مگر میری طبیعت اچھی نہیں، یوں بھی اب آپ کا تعارف کرانا چاہتا ہوں، وہاں پروگرام کی صدارت اور یگیہ کے لئے کل آپ کو وہاں جانا ہے، مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ سوامی جی مجھ سے کتنا پریم کرتے ہیں، خوشی خوشی کمرے میں آیا سفر کی تیاری کی، مگر رات کو بستر پر گیا تو میرے من میں آیا کہ اس سنسار کے سامنے تعارف اور نام ہو بھی جائے تو کیا؟ کیا اسی لئے تو نے ورنگل چھوڑا تھا، ماں باپ بھائی بہن سب کچھ تیاگ کر کیا اسی نام کے لئے تو آیا تھا، میرا دل بہت دکھا، میری نیند اڑ گئی میں بستر سے اٹھا اور آنکھ بند کر کے مالک سے پرارتھنا کرنے لگا، میرا مالک تو سب کچھ کرنے والا ہے، مجھے گرد کی آ گیا ہے تو جانا ہے، میرے مالک کب تک میں اندھکار میں بھٹکتا رہوں گا، مجھے بچی راہ دکھا دے، وہ راہ جو تجھے پسند ہو وہ راستہ جس پر چل کر تجھے پایا جا سکے، خوب رو رو کر میں دعا کرتا رہا، روتے روتے میں سو گیا، میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک مسجد میں ہوں وہاں ایک خوبصورت مولانا صاحب ہیں، ایک سفید چادر اوپر اور ایک نیچے لنگی باندھے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، بہت سارے لوگ ادب کے ساتھ بیٹھے ہیں، لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت محمد ﷺ ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے لوگوں سے سوال کیا کہ وہ محمد صاحب جو مسلمانوں کے دھرم گرو ہیں؟ تو خود حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا نہیں نہیں! میں صرف مسلمانوں کا دھرم گرو (رسول) نہیں ہوں، بلکہ میں تمہارا بھی رسول ہوں، میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس بٹھایا اور بڑے پیار سے مجھے گلے لگایا اور فرمایا کہ جو تلاش کرتا ہے وہ پاتا ہے تمہیں کوئی ہمدرد ملے تو قدر کرنا، آج کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے، میری آنکھ کھل گئی میرے دل کا حال عجیب تھا، گدگدی سی لگ رہی تھی، آپ ہی آپ خوش ہو رہا تھا، میرے ساتھیوں نے مجھے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ کہنے لگے کہ سوامی جی اپنی جگہ ادھیکشتا (صدارت) کے لئے بھیج رہے ہیں، واقعی آپ کو خوش ہونا ہی چاہیے، ان کو کیا معلوم تھا کہ میں کیوں خوش ہو رہا ہوں، صبح سویرے اٹھ کر میں رشی کیش بس اڈے پہنچا، وہاں سے سہارن پور پہنچا بس اڈے کے سامنے ایک مسجد دکھائی دی، میں مسجد کے اندر گیا لوگ مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے میں نے کہا کہ مالک کا گھر ہے درشن کرنے کے لئے آیا ہوں، میں نے مسجد کے اندر جا کر چاروں طرف تلاش کیا کہ رات والے لوگوں میں کوئی ملے، مگر مسجد خالی تھی، مسجد سے واپس آیا اور بڑوت کی بس میں بیٹھ گیا، بڑوت سے مجھے ہریانہ کے لئے بس ملنی تھی، سونی پت جانے والی ہریانہ روڈ ویز میں سوار ہوا، آگے کی سیٹ پر آپ کے ابی (مولانا کلیم صاحب بیٹھے ہوئے تھے) میں نے ان سے معلوم کیا کہ آپ کے پاس کوئی اور ہے، انھوں نے کہا نہیں، کوئی نہیں، آپ تشریف رکھئے، بہت خوشی کے ساتھ بٹھایا، مولانا صاحب نے مجھ سے معلوم کیا کہ پنڈت جی کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: رشی کیش ستیہ پرکاش آشرم سے، انھوں نے سوال کیا کہ سونی پت جارہے ہو؟ ہم نے کہا کہ نہیں رائی میں آریہ سماج آشرم کے پچاس سالہ جشن میں یگیہ کے لئے جارہا ہوں، انھوں نے پوچھا کہ آریہ سماجی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، مولانا صاحب نے اخلاق کے ساتھ خیر خیریت معلوم کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر میں بلجھ سے کہا بہت روز سے مجھے کسی آریہ سماج گرو کی تلاش تھی، اصل میں دھرم میری کمزوری ہے اور ہر دھرم کو پڑھتا ہوں، مجھے خیال ہوتا ہے کہ جو ہمارے پاس ہے وہ ستیہ ہے، یہ خیال تو اچھا نہیں، جو سچ ہے وہ ہمارا ہے وہ کہیں پر بھی ہو یہ اصل سچائی کی بات ہے، میں نے ستیارتھ پرکاش بھی پڑھی اور بار بار پڑھی، کچھ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں، شاید میری عقل بھی موٹی ہے، اگر آپ برا نہ مانیں تو آپ سے معلوم کرلوں؟ میں اعتراض کے طور پر نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا ضرور معلوم کیجئے، مولانا صاحب نے سوالات کرنا شروع کئے، میں جواب دیتا رہا ایک کے بعد ایک سوالات کرتے رہے، سچی بات یہ ہے کہ احمد بھائی، مولانا صاحب سوال کرتے تھے، مجھے ایسا لگتا تھا کہ مولانا کلیم صاحب انل راؤ سے سوال نہیں کررہے ہیں، بلکہ انل راؤ، سوامی نیتا نند جی سے سوال کر رہا ہے، بالکل وہی سوالات جو میں اپنے سے کرتا تھا اور وہ مجھے جواب نہ دے سکے تھے، مجھ پر رات کے خواب کا اثر تھا، میں نے چار پانچ سوالوں کے بعد ہتھیار ڈال دیئے اور مولانا صاحب سے کہا کہ مولانا صاحب یہ سوالات سارے میرے دل میں بھی کھٹکتے ہیں اور میرے گرو سوامی نیتا نند جی اس کا اطمینان بخش جواب نہیں دے سکے، پھر میں آپ کو کس طرح مطمئن کرسکتا ہوں، تھوڑی دیر خاموش رہ کر مولانا صاحب نے مجھ سے کہا میں ایک مسلمان ہوں، اسلام کے بارے میں سب کچھ تو میں بھی نہیں جانتا مگر کچھ جاننے کی کوشش کی ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں کچھ اسلام کے بارے میں آپ کو بتاؤں اور اسلام کے بارے میں کچھ اشکال یا سوال آپ کے من میں یا عقل میں آتا ہو تو آپ بغیر جھجک کے مجھ سے سوال کرسکتے ہیں، مجھے کوئی ناگواری نہیں ہوگی، میں اسلام کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا، اس لئے سوال کیا کرتا، بس ستیارتھ پرکاش میں کچھ پڑھا تھا، مگر وہ بات میرے دل کو نہیں لگتی تھی، میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ اسلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں مجھے ضرور بتائیں اور اگر حضرت محمد ﷺ کے جیون کر بارے میں مجھے بتائیں گے تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا، مولانا صاحب نے مجھے بتانا شروع کیا اور سب سے پہلے مجھے بتایا کہ محمد ﷺ کے پر یچے (تعارف) کے لئے بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف مسلمانوں کے دھارمک گرو (رسول) ہیں، حالانکہ قرآن میں جگہ جگہ اور حضرت، محمد ﷺ نے بار بار یہ بتایا کہ وہ پوری انسانیت کی طرف بھیجے گئے آخری رسول (انتم سندیشٹا) ہیں، وہ جس طرح میرے رسول ہیں، اسی طرح آپ کے بھی ہیں، اب جو میں ان کے بارے میں بتاؤں تو آپ یہ سمجھ کر سنیں، آپ کو زیادہ آنند آئے گا، مولانا صاحب نے یہ کہا تو مجھے رات کا خواب یاد آیا اور مجھے ایسا لگا کہ رات جو لوگ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ تھے یہ ان میں ضرور تھے اور وہ ہمدرد یہ ہی ہیں، مولانا صاحب نے ایسے پیار سے حضرت محمد ﷺ کے جیون، انسانیت پر ان کے ترس اور ان کو راستہ دکھانے کے لئے قربانیوں اور اپنوں غیروں کی دشمنی کا حال کچھ اس طرح بتایا کہ میں بار بار رو دیا، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کا سفر پتہ بھی نہ لگا کہ کب پورا ہوا، بہال گڈھ آ گیا، مجھے بہال گڈھ اتر کر دوسری بس لینی تھی، مولانا صاحب کو سونی پت جانا تھا، مگر وہ بھی ٹکٹ چھوڑ کر میرے ساتھ بہال گڈھ اتر گئے مجھ سے کہا سردی کا موسم ہے، ایک کپ چائے ہمارے ساتھ پی لیں میں نے کہا بہت اچھا، میں نے سامنے ایک ریسٹورینٹ کی طرف اشارہ کیا کہ چلیں، مگر مولانا صاحب نے کہا کہ یہاں پر ہمارے ایک دوست کی دوکان ہے وہیں پر چائے منگا لیتے ہیں، ہم دونوں وہاں پہنچے چائے منگائی گئی، میں مولانا صاحب کو دیکھتا تو بار بار مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آتا، کوئی ہمدرد ملے تو قدر کرنا، میں نے مولانا صاحب سے معلوم کیا کہ آپ لوگوں کو مسلمان بناتے ہیں تو کیا رسم ادا کرتے ہیں؟ مولانا صاحب نے کہا اسلام میں کوئی رسم نہیں یہ مذہب تو ایک حقیقت ہے بس دل میں ایک خدا کو سچا جان کر اس کو خوش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور راضی کرنے کے لئے اور اس کے آخری اور سچے رسول کے بتائے طریقے پر زندگی گزارنے کا عہد کرنے والا مسلمان ہوتا ہے، بس! میں نے کہا پھر بھی کچھ تو آپ کہلواتے ہوں گے، انھوں نے کہا، ہاں اسلام کا کلمہ ہے، ہم اپنے بھلے اور ساکشی (گواہ) بننے کے لئے وہ کلمہ پڑھواتے ہیں، میں نے کہا کہ آپ مجھے بھی وہ کلمہ پڑھوا سکتے ہیں؟ مولانا صاحب نے کہا بہت شوق سے پڑھیں، اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداعبدہ ورسولہ مولانا صاحب نے اس کا ترجمہ بھی ہندی میں کہلوایا، احمد بھائی! میں زبان سے اس حال کو بیان نہیں کرسکتا کہ اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد میں نے اپنے اندر کیا محسوس کیا بس ایسا لگتا تھا کہ ایک انسان بالکل اندھکار اور گھٹن سے بالکل پرکاش اور اجالے میں آگیا اور اندر سے جیسے نہ جانے کتنے بندھن سے آزاد ہوگیا، مجھے جب بھی وہ کیفیت یاد آتی ہے تو مجھے خوشی اور مزا کا ایک نشہ سا چھا جاتا ہے ایمان کے نور کا مزا، اللہ اللہ، دیکھئے اب بھی میرا رواں کھڑا ہوگیا ہے۔

سوال: ماشاء اللہ واقعی آپ پر اللہ کا خاص فضل ہے، آپ سچے متلاشی تھے اس لئے اس نے آپ کو راہ دکھائی، اس کے بعد رائی کے پروگرام کا کیا ہوا؟

جواب: مولانا صاحب نے مجھے بہت مبارکباد دی اور گلے لگایا، مجھ سے پتہ وغیرہ لیا اور سونی پت جانے لگے، وہاں سے مرتدوں کے ایک گاؤں بھورا رسول پور جانا تھا، جو ۱۹۴۷ء میں مرتد ہو گئے تھے اور خاندانی ہندوؤں سے بھی زیادہ سخت ہندو ہو گئے تھے، میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ مجھے کہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں، اب آپ کو مجھے بھی ساتھ لینا ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ واقعی اب آپ کو میرے ساتھ ہی جانا بلکہ رہنا چاہیے، مگر رائی کے پروگرام کا کیا ہوگا؟ میں نے کہا کہ اب مجھے اس پروگرام میں شریک ہونا کیا اچھا لگے گا، مولانا صاحب میرے اس خیال سے بہت خوش ہوئے، پہلے کپڑوں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتھے پر تلک اور ڈمرو ہاتھ میں لئے میں بھی مولانا صاحب کے ساتھ ہولیا اور ہم لوگ بھورا رسول پور پہنچے، مولانا صاحب نے بتایا کہ اس علاقہ کے لوگ اسلام کو جانتے نہیں تھے، ان کو ایمان کی قدر و قیمت معلوم نہیں تھی، اس لئے ۱۹۴۷ء میں فسادات سے گھبرا کر یہ مرتد (ہندو) ہوگئے تھے، چھوٹے بچہ کے ہاتھ میں ہیرا ہو اس کو ہیرے کی قیمت کیا معلوم اب اگر اس کو کوئی ڈرا دھمکا دے، تو وہ ہیرا دے دیگا کہ یہ پتھر ہے، اگر وہ ہیرا جوہری کے ہاتھ میں ہو تو جان دے دیگا مگر ہیرا نہیں دیگا، اب ہم لوگ ان کو ایمان کی ضرورت اور قیمت بتا کر دوبارہ اسلام میں لانے کی کوشش میں ہیں، بھورا گاؤں میں ایک مسجد تھی بالکل ویران، مولانا صاحب نے بتایا کہ یہاں اب صرف ایک گوجر گھر مسلمان ہے، حالانکہ ۱۹۴۷ء سے پہلے یہ پورا گاؤں مولا جاٹ مسلمانوں کا تھا، اب یہ مولا جاٹ ایسے سخت ہوگئے ہیں کہ چند سال پہلے یہاں ایک تبلیغی جماعت آئی تھی، مسجد میں قیام کیا، یہ بیچارہ گوجر مسلمان ان کو لے کر مولا جاٹوں میں لے گیا، بس گاؤں میں فساد ہوگیا ان مرتدوں نے عدالت میں مقدمہ کر دیا کہ شر پھیلانے کے لئے یہ ہمارے یہاں ملاؤں کو لے کر آیا ہے، مقدمہ چلا اور اس بیچارے گوجر کو ایک گشت کی رہبری کی قیمت مقدمہ میں تقریباً بیس ہزار روپے لگا کر چکانی پڑی، اتر کاشی کے زلزلہ کے جھٹکے یہاں تک آئے تھے، لوگوں کے دل ذرا ڈرے ہوئے اور نرم تھے، مولانا صاحب نے مسجد کے امام صاحب سے کہا کہ کوشش کرو، کچھ ذمہ دار لوگوں کو مسجد میں بلا لاؤ، کچھ مشورہ کرنا ہے، کم از کم کسی بہانے لوگ اللہ کے گھر میں آجائیں گے، امام صاحب نے کہا بھی کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں آئیں گے، مگر مولانا صاحب نے کہا کوشش کریں، اگر آگئے تو اچھا ہے ورنہ پردھان کے گھر میں لوگوں کو بلائیں گے، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ لوگ مسجد میں آگئے، میں نے مولانا صاحب سے پہلے کچھ کہنے کی خواہش ظاہر کی، مولانا صاحب نے اجازت دے دی، میں نے لوگوں سے اپنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بیچ (تعارف) کرایا کہ میں ورنگل کے بہت بڑے تاجر کا بیٹا ہوں ایم ایس سی کرنے کے بعد پی ایچ ڈی مکمل کرنے والا تھا کہ گھر والوں نے شادی کے لئے دباؤ دیا، میں دنیا کے جھمیلوں سے بچ کر ہردوار آ گیا، ایک کے بعد ایک تقریباً ہر آشرم کو دیکھا بعد میں رشی کیش رہا وہاں بھی بہت سے آشرموں میں رہا، تیرہ سال وہاں تپسیا (مجاہدے) کرتا رہا، ۱۳ سال میں مجھے اس ہندو دھرم کے مرکز میں اس کے علاوہ کچھ نہ ملا کہ لوگ مجھے شاستری جی کہنے لگے، اس کے علاوہ شانتی جس کا نام ہے اس کا کہیں پتہ نہیں لگا، مالک کی مہربانی ہوئی مولانا صاحب کے ساتھ بڑوت سے بہال گڑھ تک کا سفر کیا، سچی بات کہتا ہوں جو شانتی مجھے ڈیڑھ گھنٹہ اسلام کی باتیں سن کر بڑوت سے بہال گڑھ تک مولانا صاحب کے ساتھ سفر کر کے اور کلمہ پڑھ کے ملی وہ ۱۳ سالوں میں مجھے نہیں ملی، میرے بھائیو! ایسے شانتی اور سچے دھرم کو چھوڑ کر اس بے چینی میں آپ کیوں واپس جا رہے ہیں، یہ کہتے ہوئے مجھ سے رہا نہ گیا اور میری ہچکیاں بندھ گئیں، میری اس سچی اور درد بھری بات کا وہاں کے لوگوں پر بڑا اثر ہوا اور وہاں کے لوگوں نے اسلامی اسکول قائم کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی، بلکہ اس کے لئے چندہ بھی دیا، اس میں سب سے زیادہ دلچسپی گاؤں کے پردھان کرن سنگھ نے دکھائی جو سب سے زیادہ اسلام کا مخالف تھا، مولانا صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے مبارکباد دی اور کہنے لگے آپ کا اسلام انشاء اللہ نہ جانے کتنے لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنے گا۔

سوال اس کے بعد آپ کہاں رہے؟

جواب مولانا صاحب کے ساتھ پھلت واپس آئے، کپڑے اتارے، چوٹی کٹوائی، خط بنوایا اور حلیہ ٹھیک کرا کے مولانا صاحب نے مجھے جماعت میں چلہ لگانے کے لئے بھیج دیا، ہمارا چلہ متھرا کے علاقے میں لگا مجھے اپنے اسلام کی بہت خوشی تھی بار بار میں شکرانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھتا تھا، میرے اللہ نے میری مراد پوری کی مگر جب میں ہندوؤں کو دیکھتا کہ بیچارے راستہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے کفر اور شرک کے لئے کیسی قربانیاں دے رہے ہیں، تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ تو مسلمان کا ظلم ہے کتنے لوگ روز کفر وشرک پر مرکر ہمیشہ کی دوزخ کا ایندھن بن رہے ہیں، پیارے نبی ﷺ نے تو یہ کام پورے مسلمانوں کے ذمہ سونپا تھا میں اس سلسلہ میں بہت سوچنے لگا اور میری خوشی ایک طرح غم کی طرف لوٹ آئی اس غم میں گھلتا تھا کہ کس طرح لوگوں تک حق پہنچے میں نے متھرا مرکز سے حضرت مولانا علی میاںؒ کا پتہ لیا اور ان کے نام اپنے اس حال کے لئے خط لکھا وہ خط آپ نے ارمغان دعوت میں پڑھا ہوگا (وہ خط قارئین ارمغان کے لئے ذیل میں دیا جارہا ہے) آدرنیہ جناب مولانا علی میاں صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کو یہ معلوم ہوکر آشچریہ ہوگا کہ میں آپ کا نیا سیوک ہوں، .... کے ساتھ سفر کیا اور وہاں سفر کیا جماعت میں جارہا ہوں وہاں سے آکر ہریدوار میں کام کرنے کا ارادہ ہے وہاں پر شانتی کی تلاش میں آئے مجھ جیسے کتنے لوگ بھٹک رہے ہیں، آپ میرے لئے دعا کریں، ایک پرشن غلطی کی معافی کے ساتھ آپ سے کرتا ہوں جو لوگ اسلام کی دعوت نہ دینے کی وجہ سے اسلام سے دور رہ کر دنیا سے چلے گئے اور سدا کے نرک کے ایندھن بن گئے ان کی ذمہ داری کس پر ہوگی آپ سے دعا کی امید ہے۔ آپ کا سیوک عبدالرحمٰن (انل راؤ شاستری)

سوال: جماعت سے آنے کے بعد آپ نے کیا مشغلہ اختیار کیا؟

جواب: میں نے جماعت میں ارادہ کیا تھا کہ میں ہریدوار اور رشی کیش جاکر دعوت کا کام کروں گا، کتنی بڑی تعداد میں حق کے متلاشی ہندو بھائی راہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہاں بھٹک رہے ہیں بلکہ اب تو بڑی تعداد انگریزوں اور یہودیوں کی بھی وہاں رہنے لگی ہے، مجھے ایسے بھٹکے لوگوں کو راستہ دکھانا ہے، میں جماعت سے واپس آیا تو مولانا صاحب نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے کہا، آپ کا میدان تو ہر دوار اور رشی کیش ہی ہے مگر پہلے اپنے گھر والوں کا حق ہے، آپ ایک آدھ سال ورنگل جا کر رہیں میں ورنگل گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ میرے والد اور والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، وہ آخر تک مجھے یاد کرتے رہے اور تڑپتے رہے، ابھی تک مجھے غیر متعلق ہندوؤں کے کفر و شرک پر مرنے کا غم سوار تھا، مگر اب میری ماں جس نے مجھے جنم دیا جس نے اپنے خون سے بنا دودھ پلایا، جس نے میرا پیشاب پاخانہ صاف کیا، میرے پیارے والد جو مجھے اپنی آنکھوں کا تارا سمجھ کر پالتے، پوستے رہے، میرے گھر سے جانے کے بعد پانچ چھ سال تک سارے دیش میں مجھے تلاش کرتے رہے اور روتے پھرتے رہے، میرے ایسے محسن ماں باپ ایمان سے محروم کفر و شرک پر مر گئے اور وہ دوزخ میں جل رہے ہونگے، بس یہ خیال میرے سینے کا ایسا زخم ہے" میرے بھائی احمد شاید آپ اس درد کو نہیں سمجھ سکتے یہ ایک زخم ہے جس کا کوئی مرہم نہیں اور ایسا درد ہے جس کی کوئی دوا نہیں اور جب میں سوچتا ہوں کہ مسلمانوں نے ان کو ایمان نہیں پہنچایا تو میں سوچتا ہوں کہ ایسے ظالموں کو کیسے مسلمان کہوں؟ یہ بات بھی ہے کہ بھٹکے کو مسلمان نے ہی راستہ دکھایا، مگر شاید میرے لئے میرے ایمان سے زیادہ ضروری میرے ماں باپ کا ایمان ہے، جب کہ وہ اسلام سے بہت قریب تھے، اپنے گھر میں مسلمان ملازم رکھتے تھے، ڈرائیور ہمیشہ مسلمان رکھتے تھے بیڑی کی فیکٹری میں سارے کام کرنے والے مسلمان تھے، ہندو دھرم میں ان کو ذرا بھی یقین نہ تھا، وہ کہا کرتے تھے کہ میں تو پہلے جنم میں مسلمان ہی رہا ہوں گا، اس لئے مجھے صرف اسلام کی باتیں بھاتی ہیں، ایک روز وہ اپنے ڈرائیور سے کہنے لگے، کسی بُرے کرم کی وجہ سے میں اس جنم میں ہندو پیدا ہو گیا، اگلے جنم میں امید ہے کہ میں مسلمان پیدا ہوں گا، احمد بھائی میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس غم میں کس قدر گھلتا ہوں اور مجھے کبھی کبھی مسلمانوں پر حد درجہ غصہ بھی آتا ہے، میرے بھائی کاش میں پیدا نہ ہوتا، (روتے ہوئے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ذرا تصور کریں اس بیٹے کا غم اور زندگی کا دکھ جس کو یقین ہو کہ اس کے پیارے مشفق و محسن ماں باپ دوزخ میں جل رہے ہوں گے۔ (بہت دیر تک روتے ہوئے)

سوال کیا خبر اللہ تعالی نے ان کو ایمان عطا کر دیا ہو، جب وہ ایمان کے اس قدر قریب تھے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے فرشتوں سے ان کو کلمہ پڑھوا دیا ہو، ایسے بھی واقعات ملتے ہیں،

جواب ہاں میرے بھائی کاش یہ بات سچ ہو، جھوٹی تسلی کے لئے میں اپنے دل کو یہ بھی سمجھاتا ہوں، مگر ظاہر ہے کہ یہ صرف تسلی ہے۔

سوال باقی رشتہ داروں کی تو آپ فکر کرتے، آپ نے ان پر کچھ دعوتی کام کیا؟

جواب الحمد للہ میرے بڑے بھائی، بھابھی اور دو بچوں کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے، والد کے انتقال کے بعد کاروبار پر بہت برا اثر پڑا، فیکٹری بند ہوگئی انھوں نے گھر بیچ کر اب گلبرکہ میں مکان خریدا ہے اور کاروبار شروع کیا ہے۔

سوال: آپ کی شادی کا کیا ہوا؟

جواب میری طبیعت ذمہ داری سے گھبراتی ہے، اس لئے اندر سے دل شادی کے لئے آمادہ نہیں تھا، مجھ جیسے معذور کے لئے شاید شریعت میں گنجائش بھی ہوتی، مگر مولانا صاحب نے نکاح کے سنت ہونے اور اس کے فضائل کچھ اس طرح بیان کئے کہ مجھے اس میں عافیت معلوم ہوئی، میں نے ایک غریب لڑکی سے شادی کر لی ہے، الحمد للہ وہ بہت نیک سیرت اور حد درجہ خدمت گذار ہے اور اللہ تعالی نے ہمیں دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائے ہیں۔

سوال ہردوار رشی کیش میں کام کے ارادہ کا کیا ہوا؟

جواب والد اور والدہ کے کفر و شرک پر مرنے کے غم نے مجھے نڈھال کر دیا تھا، ایک زمانہ تک میرے ہوش، دحواس ختم ہو گئے تھے، نیم پاگل جنگلوں میں رہنے لگا، بھائی صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے پکڑ کر لائے، علاج وغیرہ کرایا کئی سال میں جا کر طبیعت بحال ہوئی، تین سال پہلے میں رشی کیش گیا، ستیہ پرکاش آشرم پہنچا، سوامی نیتا نند جی سے ملا، کچھ کتابیں میرے پاس تھیں، مولانا صاحب کی '' آپ کی امانت، آپ کی سیوا میں'' ان کو بہت بھائی، وہ بہت بیمار تھے ان کے (غدود) میں کینسر ہوگیا تھا، ایک روز انھوں نے مجھے تنہائی میں بلایا اور مجھ سے کہا کہ میرے دل میں بھی یہ بات آتی ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے مگر اس ماحول میں میرے لئے اس کو قبول کرنا سخت مشکل ہے، میں نے ان کو بہت سمجھایا کہ آپ اتنے پڑھے لکھے آدمی ہیں، اپنے دھرم کو ماننے کا ہر انسان کو پورے سنسار کے لوگوں کے سامنے قانونی حق ہے، آپ کھل کر اعلان کریں، مگر وہ ڈرتے رہے بار بار مجھ سے اسلام پر یقین کا ذکر کرتے، میں نے ان کو قرآن شریف ہندی ترجمے کے ساتھ لا کر دیا، وہ ماتھے اور آنکھوں سے لگا کر اس کو روز پڑھتے تھے، ان کی بیماری بڑھتی رہی، میں نے اس خیال سے کہ کفر پر مرنے سے بچ جائیں ان سے کہا کہ آپ سچے دل سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں، چاہے لوگوں سے اعلان نہ کریں، دلوں کا بھید جاننے والا تو دیکھتا اور سنتا ہے، وہ اس پر راضی ہوگئے، میں نے ان کو کلمہ پڑھوایا اور ان کا نام محمد عثمان رکھا، موت سے ایک روز پہلے انھوں نے آشرم کے لوگوں کو بلایا اور ان سے اپنے مسلمان ہونے کا کھل کر اعلان کیا اور کہا کہ مجھے جلایا نہ جائے، بلکہ اسلام کے طریقہ پر دفنایا جائے، لوگوں نے اسلام کے طریقے پر تو نہیں بلکہ ہندوؤں کے طریقہ پر ان کو بٹھا کر سمادھی بنا دیا، اللہ کا شکر ہے کہ وہ یہاں کی آگ سے بھی بچ گئے، ان کے مسلمان ہونے پر رشی کیش میں بہت سے لوگ میرے مخالف ہوگئے، مجھے وہاں رہنے میں خطرہ محسوس ہونے لگا، میں نے پھلت آ کر پورے حالات بتائے، مولانا صاحب نے میرا حوصلہ بڑھایا کہ داعی کو ڈرنا نہیں چاہئے، قرآن کا ارشاد ہے: الذین یبلغون رسالات اللہ و یخشونہ و لا یخشون احداً الا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ و کفی باللہ حسیباً (جولوگ اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں، وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور ان کے حساب کے لئے اللہ کافی ہے)

اللہ کی مدد ہمیشہ داعیوں کے ساتھ رہی ہے، کچھ روز گلبرگہ رہ کر میں نے پھر رشی کیش کا سفر کیا، ہمارے آشرم کے کئی ذمہ دار اب میرے اور اسلام کے بہت قریب ہیں اور دوسرے آشرموں میں بھی لوگ مانوس ہو رہے ہیں، شانتی کنج کے تو بہت سے لوگ اسلام کو پڑھ رہے ہیں، امید ہے کہ دعوت کی فضا ضرور بنے گی، اب کافی لوگ میری باتیں محبت سے سنتے ہیں، میرا ارادہ مستقل وہیں رہ کر کام کرنے کا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے ہمت عطا فرمائے۔

سوال: بہت بہت شکریہ، عبدالرحمٰن صاحب، آپ سے بہت سی باتیں قارئین ارمغان کے حوالے سے ہوگئیں، آپ ان کو کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: بس مسلمان بھائیوں سے تو میری درخواست یہی ہے کہ ہم جیسے دکھیاروں کے غم کو سمجھیں، جن کو اللہ نے ہدایت دی، مگر ان کے ماں باپ دوزخ میں جل رہے ہیں، ذرا گہرائی سے اس غم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور نبی اکرم ﷺ نے جو ذمہ داری ہم مسلمانوں کے ذمہ سپرد کی ہے اس کے لئے فکر کریں۔

سوال: واقعی آپ کی بات سچ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس درد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب: آمین

سوال: جزاکم اللہ خیراً، السلام علیکم

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، ستمبر ۲۰۰۵ء

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

جناب نور محمد ﴿رام پھل﴾ سے ایک ملاقات

اسلام قبول کرنے سے پہلے میری ماں سے میری نہیں بنتی تھی، وہ میری اس خدمت سے مجھ سے بہت متاثر ہوئی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ مسلمان ہو کر یہ ایسا ہو گیا ہے، میں نے موقع دیکھ کر ان سے مسلمان ہونے کو کہا وہ تیار ہو گئیں، میں نے ان کو کلمہ پڑھایا اور ان کا نام فاطمہ رکھا۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نور محمد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال: نور محمد صاحب ہمارے یہاں سے ایک اردو میگزین ارمغان کے نام سے نکلتا ہے، مجھے اس کے لئے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں، تاکہ وہ باتیں اس رسالہ میں آئیں اور لوگوں کو ان سے فائدہ ہو۔

جواب: احمد بھیا! مجھ دیہاتی سے آپ ایسی کیا باتیں کریں گے، جن سے لوگوں کو فائدہ ہو،

سوال: آپ کو اللہ تعالی نے ایسے زمانہ میں، اپنے فضل سے ہدایت دی ہے، آپ کی زندگی میں اللہ کی کریمی کا نمونہ ہے۔

جواب: ہاں بھیا اس میں کیا شک ہے کہ میرے اللہ نے مجھے ہدایت دی، (روتے ہوئے) میں ہرگز ہرگز اس لائق نہیں تھا، اگر میرے روئیں روئیں میں ایک جان ہو اور اللہ کے شکر میں اس کو قربان کردوں پھر بھی شکر ادا نہیں ہوسکتا کہ جان اور رواں بھی اس کی نیامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نعت) ہے۔

سوال: آپ اپنا تعارف کرائیے، یعنی اپنا پر یچے دیجئے؟

جواب: میرا پرانا نام رام پھل ہے، میں میرٹھ ضلع کے ایک گاؤں دادری کے گوجر گھرانے میں پیدا ہوا، پتاجی ایک چھوٹے کسان تھے، تقریباً ۲۵ سال ہوئے، ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا تھا، مجھے میرے اللہ نے تیرہ چودہ سال پہلے ہدایت دی، میں نے پھلت آ کر آپ کے والد صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور میری مرضی سے انہوں نے میرے بڑے بھائی کے نام پر میرا نام نور محمد رکھا۔

سوال: آپ کے بڑے بھائی بھی مسلمان ہوگئے تھے؟

جواب: جی ہاں! اصل میں مسلمان وہی ہوئے تھے اور مجھے ان کے صدقے میں ہدایت ملی

سوال: ذرا تفصیل سے اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنائیے؟

جواب: میرے ایک بڑے بھائی جے پال تھے، وہ کھتولی میں میرٹھ والے لالاؤں کے یہاں ملازم تھے، ان کے یہاں کولھو کریشر کا بڑا کاروبار تھا، بھائی صاحب بڑے مذہبی سجن اور رحم دل آدمی تھے، کسی دکھی آدمی کو دیکھ نہیں سکتے تھے، کسی زخمی جانور کو دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوجاتے، بڑے بھاوک (جذباتی) سے آدمی تھے، پھولوں، پودوں کو دیکھتے تو مچل جاتے، ستاروں کو دیکھتے تو بے تاب ہوجاتے، اٹھ کر بیٹھ جاتے، ساری ساری رات مالک کی تعریف کرتے رہتے تھے، ان کے کارخانہ کے پاس میں پھلت کے دو لوگوں کی دوکان تھی، جو فرنیچر وغیرہ بناتے تھے، ان کی دوکان پر آپ کے ابی (مولانا ـم صاحب) کبھی کبھی آیا کرتے تھے، بھائی صاحب بھی ان سے ملتے دو چار لوگ جمع ہوجاتے، تو مولانا صاحب دین کی باتیں کرتے، میرے بھائی بھی نیچے بیٹھتے ان کو توجہ سے سنتے اسلام کی باتیں ان کے دل کو بہت بھاتیں، مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ ان کو خیال ہی نہ تھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص ہندو ہے، اگست کے مہینہ میں کھتولی میں چھڑیوں کا میلہ لگتا تھا ۱۹۹۰ء میں میلہ لگ رہا تھا، مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ میں سڑک سے جارہا تھا تو نسیم الدین نے تیز آکر مجھے سلام کیا اور کہا کہ دادری کا ایک گوجر میرٹھ والوں کے کارخانہ میں رہتا ہے، وہ آپ سے ملاقات کے لئے تڑپ رہا ہے، آپ پانچ منٹ اس سے مل لیں، مولانا صاحب آکر دوکان پر بیٹھے اور اندر کارخانہ سے ہمارے بھائی کو بلا لائے، بھائی صاحب نے مولانا صاحب سے کہا کہ مولانا صاحب میں نے ایک سپنا دیکھا، دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت سنہرا راتھ (رتھ) ہے جیسے سونے کا ہو، اس پر بہت سارے حضرات یعنی مولانا لوگ بیٹھے ہیں اور آپ اس رتھ کو چلا رہے ہیں، سامنے ایک بڑا محل ہے، بہت خوبصورت جس پر ہیرے جڑے ہوئے ہیں، قمقمے سجے ہوئے ہیں، اس کے آٹھ دروازے ہیں، لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ سورگ ہے، میں نے یہ سنا تو میں بھی رتھ میں لٹکنے لگا مگر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اتار دیا کہ تو ہندو ہے، تو اس حال میں سورگ میں نہیں جا سکتا، آپ سب لوگ سورگ میں چلے گئے اور میں روتا ہوا کھڑا رہ گیا، یہ کہہ کر بھائی صاحب مولانا صاحب سے چمٹ گئے اور خوب روئے، مولانا صاحب آپ نے مجھے سورگ میں جانے کیوں نہیں دیا، آپ کا کیا بگڑ جاتا؟ مولانا صاحب نے ان کو تسلی بھی دی اور کہا کہ بھائی مجھے تو اس خواب کا پتہ بھی نہیں، مجھے کسی کو سورگ سے روکنے کا حق بھی نہیں، اصل میں سورگ سے آپ کو اس نے روکا جو سورگ کا مالک ہے، اس کا قانون یہ ہے کہ اس نے صرف ایمان والوں اور مسلمانوں کے لئے سورگ بنائی ہے، سچی بات یہ ہے کہ جو انسان ایمان نہ لائے اور مسلمان نہ ہو، اس کو تو اس دنیا میں رہنے کا حق ہی نہیں ہے، اس کو سنسار کی نیشنلٹی ہی نہیں، غیر ایمان والا باغی اور غدار کی طرح دنیا میں رہتا ہے، اس دنیا کا مالک ایک اکیلا خدا ہے اور اس نے اپنی دنیا کے لوگوں کے لئے ایک قانون اسلام اپنے سچے نبی ﷺ کے واسطہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھیجا ہے، جو آدمی اس اکیلے مالک کو نہ مانے اور اس کے بنائے ہوئے قانون اسلام کو نہ مانے وہ تو اللہ کا باغی اور غدار ہے، اس کو اس دنیا میں رہنے کا حق حاصل نہیں، پھر وہ سورگ میں کیسے جاسکتا ہے، اگر آپ کو سورگ میں جانا ہے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیے، آج تو خواب دیکھ کرا تنا پچھتا رہے ہو موت کا کچھ پتہ نہیں کب آجائے، موت کے بعد اگر خدانہ خواستہ آپ مسلمان نہ ہوئے تو یہ خواب حقیقت بن جائے گا اور پھر یہاں لوٹ کر بھی نہیں آسکتے، بھائی صاحب نے کہا کہ دادری جیسے گاؤں میں آج کے فسادات کے دور میں اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میرے گھر کے لوگ مجھے مار ڈالیں گے، مولانا صاحب نے کہا، مار ڈالیں گے تو آپ شہید ہو جائیں گے اور بھی جلدی جنت میں جائیں گے، بھائی صاحب نے کہا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے گھر چھوڑنا پڑے گا، پھر میں کہاں رہوں گا؟ مولانا صاحب نے کہا کہ آپ پھلت آجایئے اور ہمارے یہاں رہئے، بھائی صاحب نے کہا کہ میں دو چار روز میں گھر والوں سے کہہ کر آؤں گا، مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ ملاقات کر کے وہ پھلت چلے آئے، خیال تھا کہ دو چار روز میں جے پال بھائی پھلت آئیں گے، مگر وہ نہیں آئے، نومبر کے آخر میں ایک روز مولانا صاحب ظہر کی نماز کے لئے نکلے، تو دیکھا جے پال بھائی صاحب باہر بیٹھے ہیں، کچھ پھل وغیرہ لے کر آئے ہیں، مولانا صاحب سے گلے ملے اور بولے مولانا صاحب! آپ سوچتے ہوں گے دھوکہ دے گیا، اصل میں میرے نام کچھ زمین تھی میری ایک ماں ہے میں نے سوچا کہ ماں کی سیوا بھی ان کا حق ہے، میں یہاں سے چلا جاؤں گا ان کی سیوا کیا ہوگا؟ میں نے اپنے بھتیجے کو بلایا اور اس کو قسم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ میں اپنی ساری زمین تیرے نام کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تو میری ماں یعنی اپنی دادی کی دل سے سیوا کرے گا، وہ راضی ہو گیا، زمین اور گھر کا حصہ اس کے نام کرانے میں اتنا وقت لگ گیا، اب میں آگیا ہوں مجھے مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لئے کیا کرنا ہے؟ مولانا صاحب ان کو اپنے ساتھ مسجد میں لے گئے اور ان کو غسل کا طریقہ بتا کر مسجد کے غسل خانہ میں نہانے کے لئے کہا ہملت میں ایک عرب جماعت آئی ہوئی تھی جماعت سے دو چار منٹ پہلے مولانا صاحب ان کو مسجد کے اندر والے حصہ میں لے گئے اور جا کر کلمہ پڑھوایا، مسجد کے صحن میں، دھوپ میں جماعت کے لوگ بیٹھے تھے سب دیکھنے لگے کہ اجنبی کو اندر کیوں لیجا رہے ہیں؟ جماعت کھڑی ہوگئی، مولانا صاحب نے بھائی صاحب کا نام نور محمد رکھا، اپنے برابر میں جماعت میں کھڑا کرلیا، کسی طرح نماز پڑھی نماز پڑھ کر گھر آئے کھانا وغیرہ کھایا، عصر کی نماز میں پھر مسجد گئے، نماز میں عرب لوگوں کو دیکھا، وہ بھائی صاحب کو بہت اچھے لگے، بھائی صاحب رات کو ان کے ساتھ رہے، اگلے روز اتوار کا دن تھا جماعت میرٹھ جانے والی تھی، بھائی صاحب نے مولانا صاحب سے کہا کہ میرا دل اس جماعت کے ساتھ جانے کو چاہ رہا ہے، مولانا صاحب نے امیر صاحب سے جو گجرات کے رہنے والے تھے بھائی صاحب کا تعارف کرایا اور ان کی خواہش کا ذکر کیا، امیر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور بہت اصرار کے باوجود مولانا صاحب سے خرچ وغیرہ بھی نہیں لیا، جماعت میرٹھ چلی گئی، تین چار روز کے بعد مولانا صاحب نے بھائی صاحب کی خبر لینے کے لئے ایک حافظ صاحب کو میرٹھ بھیجا تو معلوم ہوا کہ جماعت میرٹھ پہنچی پیر کے روز صبح فجر کے بعد مذاکرہ اور نماز وغیرہ یاد کرانے کے لئے نور محمد کو تلاش کیا گیا تو کسی نے بتایا کہ آج شاید انھوں نے فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی، وہ اندر تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے، تلاش کے لئے ایک ساتھی اندر مسجد میں گئے، تو دیکھا کہ سہ دری کے برابر میں ایک الگ حصہ ہے اس میں [illegible] ساتھی نے آواز دی مگر انھوں نے نہیں سنی، خیال کیا کہ سجدہ میں نیند آگئی ہے [illegible] معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آغوش رحمت میں سو چکے ہیں

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے پڑھی، جو شنتا اس موت کی تمنا کرتا ظہر کی نماز میں ان کو میرٹھ میں دفن کردیا گیا،

سوال: ہاں ہاں یہ واقعہ ابی اکثر سنایا کرتے ہیں، وہ آپ کے بھائی کا واقعہ ہے؟ آپ اپنے اسلام کی بات بتایئے؟

جواب: بھیا! اصل میں ہم لوگوں کا اسلام تو بھائی صاحب کے ایمان کا صدقہ ہے ایک زمانہ تک ہمیں معلوم نہیں ہوسکا کہ ان کا انتقال ہوگیا ہے، مگر وہ میرے لڑکے کے سپنے میں بہت آتے تھے، زیادہ تر اسلامی لباس میں ٹوپی، کرتے اور ڈاڑھی کے ساتھ ایک بار میرے بیٹے کو خواب دکھائی دیا، بھائی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ بیٹا میں نے ساری زمین جائیداد تیرے نام کی ہے، تو میرا ایک کام کردے، ایک درجن کیلے لے کر پھلت میں بڑے مولانا صاحب کے پاس پہنچا دے، وہ صبح کو اٹھا اور کھتولی سے کیلے خریدے اور پھلت گیا، مسجد کے ملاجی اس کو آپ کے گھر لیکر گئے مولانا صاحب لکھنؤ گئے ہوئے تھے، وہ کیلے مولانا صاحب کے بہنوئی کو دے آیا کہ مولانا صاحب سے کہنا کہ دادری والے جے پال نے یہ کیلے بھیجے ہیں، ایک بار اس کو خواب میں آکر مولانا صاحب کو ایک کلو مٹھائی پھلت جا کر دینے کو کہا، وہ مٹھائی لے کر گیا، مولانا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے محبت یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے، بھائی نور محمد مرنے کے بعد جنت میں بھی تحفے بھیج رہے ہیں، ایک ہمارے گاؤں میں جھگڑا ہو گیا ایک بڑے اور طاقت ور آدمی نے کچھ غریبوں اور کمزوروں پر بہت ظلم کیا، میرا دل بہت دکھا ہوا تھا، رات کو دیر تک نیند نہیں آئی، من من میں مالک سے شکایت کرتا رہا کہ مالک جب سب کچھ دیکھتا ہے، تو یہ اتیا چار کیوں ہوا، دیر رات کو نیند آئی، سپنا دیکھا لوگوں کی بھیڑ ایک طرف کو جارہی تھی، میں نے معلوم کیا کہ یہ بھیڑ کہاں جارہی ہے، اچانک بھائی صاحب کو دیکھا، انھوں نے کہا یہ بھیڑ پھلت جارہی ہے، مسلمان ہونے اور مسلمان ہوکر سورگ میں جانے، رام پھل جلدی کر ورنہ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے رہ جائے گا، جلدی جا جلدی، پھلت جا کر مولانا صاحب سے کہنا کہ مجھے مسلمان بنادو، تاکہ میں بھی سورگ میں چلا جاؤں، میں تو اپنے مالک کے کرم سے سورگ میں آگیا ہوں، آنکھ کھل گئی سپنے مجھے بہت کم دکھائی دیتے ہیں، مگر اس سپنے نے مجھے بے چین کر دیا، صبح ہوئی تو میں پھلت پہنچا، بڑی مسجد گیا، ملاجی صاحب مجھے مولانا صاحب کے یہاں لے گئے مولانا صاحب کہیں گئے ہوئے تھے، معلوم ہوا کہ رات میں آجائیں گے، رات تک انتظار کیا، مگر مولانا صاحب نہ آسکے صبح کو سو کر اٹھا تو معلوم ہوا کہ مولانا صاحب رات ڈیڑھ بجے آئے ہیں، پیر کا دن تھا مولانا صاحب کا پھلت رہنے کا دن تھا، صبح سے لوگ آنا شروع ہو گئے، مولانا صاحب سے ملاقات کر کے جاتے رہے میرا نمبر دیر میں آیا نو بجے میری ملاقات ہوئی میں نے معلوم کیا کہ آپ جے پال جی دادری والوں کو جانتے ہیں، انھوں نے کہا خوب، وہ میرے پاس آئے تھے اور ان کے اسلام کا پورا واقعہ بتایا، میں نے اپنا خواب سنایا، مولانا صاحب نے مجھے مبارکباد دی اور بتایا کہ آج ہی رات میں انھوں نے بھی خواب دیکھا کہ نور محمد بہت اچھے لباس میں ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا چھوٹا بھائی رام پھل آرہا ہے، اس کو مسلمان ہوئے بغیر جانے مت دیجئے، مولانا صاحب نے میرا نام معلوم کیا اور کہا آپ نور محمد کے چھوٹے بھائی رام پھل ہیں؟ مولانا صاحب سے بغیر بتائے نام سن کر مجھے اپنے خواب کے اور سچا ہونے کا یقین ہو گیا، میں نے مولانا صاحب سے خود بھی مسلمان ہونے کو کہا مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور مجھ سے کہا کہ اگر آپ اسلامی نام رکھنا چاہیں تو نام بدل سکتے ہیں، نام بدلنا کوئی ضروری نہیں، اصل میں دل کا بدلنا ضروری ہے، میں نے کہا کہ آپ میرا نام ضرور رکھ دیں اور اچھا ہے کہ جو نام لے کر میرے بڑے بھائی سورگ میں گئے ہیں، میرا نام بھی وہی رکھ دیں، کیا میرا نام نور محمد رکھا جا سکتا ہے؟ مولانا صاحب نے کہا کوئی حرج نہیں اور میرا نام نور محمد رکھ دیا، ایک روز رہ کر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر دادری چلا آیا، میں نے اگلے روز اپنی بیوی سے پورا حال بتایا وہ بہت ناراض ہوئی اور اس نے میرے خاندان والوں کو بتا دیا میرے چچا گاؤں کے پردھان تھے، گاؤں میں پنچایت ہوئی، کئی لوگوں نے کہا کہ اس کا منھ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کر جلوس نکالو، کسی نے کہا اس کو گولی مار دو، یہ کافر ہو گیا، ہمارے گاؤں کے ایک رٹائرڈ پرنسپل بھی اس پنچایت میں تھے، انھوں نے کہا یہ زمانہ ترکوں (دلائل) کا ہے، آپ اس کو سمجھاؤ اور یہ ثابت کرو کہ یہ ہندو دھرم، اسلام سے اچھا ہے، زبردستی سے آپ اس کے دل کو نہیں بدل سکتے، اچھا ہے آپ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ وہ بہت معزز آدمی تھے، ان کے سمجھانے سے پنچایت ختم ہوئی، میری ماں نے مجھے بہت سمجھایا، ان کا خیال تھا کہ پھلت والوں نے اس پر جادو کر دیا ہے، وہ اتار کے لئے مجھے پھلاؤدہ لے گئیں، چیرمین صاحب جو بڑے عامل سمجھے جاتے ہیں، ان کے پیروں میں پڑ گئیں کہ میرے بیٹے پر جادو کرا دیا گیا وہ کافر ہو گیا آپ مجھ پر دیا کرو، انھوں نے ماں کو تسلی دی، اس پر کوئی جادو نہیں مالک کی لہر ہے، آپ بھی پھلت والوں سے جا کر ملیں وہ بہت مہان آدمی ہیں، وہ ہر دکھیارے کی مدد کرتے ہیں، وہاں سے ہم دونوں لوٹے میں نے ماں کو بہت سمجھایا کہ ماں آپ بھی مسلمان ہو جاؤ، سب سے زیادہ ہمارے چچا پردھان جی کو دکھ تھا، وہ کہتے تھے کہ رام پھل نے برادری میں منھ دکھانے لائق نہیں چھوڑا، عاجز آ کر انھوں نے ایک دن پورنیما کے بہانے ایک دعوت کی، میں نے خواب میں آپ کے والد کو دیکھا، مولانا صاحب مجھے کہہ رہے ہیں کہ پورنیما کی دعوت میں کھیر کا جو پیالہ تمہارے سامنے ہے، اس میں زہر ہے، اسے مت کھانا، دعوت ہوئی تو میں نے خواب کا منظر سامنے پایا میرے چاچا نے میرے آگے کھیر کا پیالہ رکھا میں نے روٹی کھانا شروع کی اور موقع پا کر وہ پیالہ چاچا کے سامنے کر دیا، ان کو پتہ نہیں لگا، دو تین چمچے انھوں نے کھائے ان کا حال بگڑ گیا، الٹیاں شروع ہو گئیں فوراً ان کو میرٹھ لے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر گئے مگر وہ بچ نہ سکے اور ان کا دیہانت ہوگیا ان کے کریا کرم سے فارغ ہو کر میں پھلت آیا مولانا صاحب سے سارا قصہ سنایا اور معلوم کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوگیا کہ اس کھیر میں زہر ملایا گیا ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ غیب کی بات اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اللہ اپنے بندوں کو بچاتے ہیں اور ایمان والے کو جس کسی سے محبت ہوتی ہے، اسکی صورت میں اپنے فرشتوں کو بھیج کر رہبری کرتے ہیں، اس کو مہربان رب کہتے ہیں، گھر جا کر میں نے اپنی ماں کو بھی سارا قصہ سنایا، میرے کا پھر (کافر) ہونے کے باوجود چاچا کی یہ دشمنی ان کو بہت بری لگی اور وہ اسلام سے قریب ہوگئیں، چاچا کے دونوں لڑکے اب میری جان کے دشمن ہوگئے اور میں نے روز روز کے جھگڑوں سے بچنے کے لئے گاؤں چھوڑ دیا، پھلت جا کر رہنے لگا، میرے گھر والے پھلت جا کر پیچھا کرتے تھے مگر ان کا کوئی بس وہاں نہیں چلتا تھا۔

سوال: آپ پھلت کتنے دن رہے؟

جواب: میں تین سال سے زیادہ پھلت رہا، وہاں نماز وغیرہ یاد کی، ذکر کرتا تھا اور آنے جانے والے مہمانوں کی خدمت کرتا تھا۔

سوال: سنا ہے آپ پھلت میں رہتے تھے، تو نماز میں بہت روتے تھے؟

جواب: بھیا میں کیا روتا تھا (روتے ہوئے) ایک گندے ناپاک قطرہ سے بنے انسان کو اتنے بڑے مالک کے سامنے جانا مل جائے اور اپنے پیارے اللہ سے ملاقات نصیب ہوجائے، تو رونا تو پڑے ہے، داروغہ تھانے میں بلائے تو کیا حال ہوجاتا ہے، مالک کے سامنے جا کر کیا حال ہونا چاہئے، جہاں میں نے نیت باندھی میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کندا نور محمد اور کہاں آپ کا دربار، مسجد میں جاتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ اپنے مالک کے، جو میرا محبوب بھی ہے قدموں میں سر رکھ رہا ہوں، مولانا صاحب نے مجھے نماز کے ساتھ نماز کا ترجمہ بھی یاد کرایا تھا مجھے یہ خیال ہوتا تھا کہ نماز میں التحیات اور درود کیوں ہے؟ ایک روز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا صاحب نے بیان کیا کہ معراج میں ہمارے نبی کے صدقہ میں ہمیں اللہ سے ملاقات کا یہ موقع نصیب ہوا، اس لئے نماز کے آخر میں معراج کا وہ مکالمہ اور نبی پر درود پڑھ کر ہمارے نبی ﷺ کا احسان یاد کیا جاتا ہے، میرے دل کو یہ بات بہت لگی اب میرا دل التحیات اور درود شریف میں بہت بھر بھر کر آتا ہے، مجھے ایسا لگتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی روح بھی مجھ سے خوش ہے۔

سوال: سنا ہے کہ آپ کو حضور اقدس ﷺ کی کافی زیارت ہوئی ہے؟ ایک آدھ خواب سنایئے۔

جواب: میں الحمد للہ درود اور التحیات بہت دل سے پڑھتا ہوں اور جب سے حضور اقدس ﷺ کی زیارت بھی مجھے خوب ہوئی ہے، سب سے پہلے جب مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ کے ابی جیسے ہیں، ذرا عمر کچھ زیادہ اور رنگ صاف ہے اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ جا اپنی ماں کو کلمہ پڑھوا دے، وہ تیار ہے اور تیرا انتظار کر رہی ہے، میں نے صبح کو مولانا صاحب کو بتایا، مولانا صاحب نے مجھے گھر جانے کا مشورہ دیا، میری ماں بہت بیمار تھی میں نے ڈاکٹر کو لا کر دکھایا، میں ان کی خدمت کے لئے گھر رک گیا، میرا بیٹا بھی ان کی بہت سیوا کرتا تھا، ان کو دستوں کا مرض ہو گیا تھا بار بار کپڑے خراب ہو جاتے تھے میں اپنے ہاتھوں سے اس کو نہلاتا اور کپڑے وغیرہ دھوتا، اسلام قبول کرنے سے پہلے میری ماں سے میری نہیں بنتی تھی، وہ میری اس خدمت سے مجھ سے بہت متاثر ہوئی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ مسلمان ہو کر یہ ایسا ہو گیا ہے، میں نے موقع دیکھ کر ان سے مسلمان ہونے کو کہا، وہ تیار ہو گئی، میں نے ان کو کلمہ پڑھایا اور ان کا نام فاطمہ رکھا اللہ کا کرم ہے کہ وہ اچھی بھی ہو گئیں، گاؤں والوں کو میرا گاؤں میں آنا اچھا نہیں لگا، وہ میرے ساتھ دشمنیاں کرتے رہے، کئی بار مجھ پر حملہ بھی ہوئے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے بچا لیا، میں نے

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

پھلت جا کر مشورہ کیا مولانا صاحب نے مجھے گاؤں چھوڑنے کو کہا، میں اپنی ماں کو لے کر میرٹھ میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر رہنے لگا، شروع میں کمرہ کرایہ پر لے لیا بعد میں مولانا صاحب نے مجھ سے کہا اسلام روزگار میں سب سے زیادہ تجارت کو پسند کرتا ہے، ہمارے نبی ﷺ نے بھی تجارت کی ہے، میں نے سبزی کی تجارت شروع کی، اس کے بعد مولانا صاحب نے لوہے کی تجارت میں نفع ہونے حدیث سنائی، تو میں نے کباڑے کی دوکان کر لی، میرا کام بہت اچھا چل گیا، میرا بیٹا بھی میرے یہاں آ کر مسلمان ہو گیا، گاؤں والوں کو میرا پتہ معلوم ہو گیا وہ میرٹھ میں بھی میرا پیچھا کرتے رہے، میرے چاچا کے بڑے بیٹے نے ایک بدمعاش کو دس ہزار روپئے مجھے گولی مارنے کے لئے دیئے، میں نے خواب میں حضور ﷺ کی پھر زیارت کی کہ کل تمہیں مارنے کے لئے بدمعاش آئے گا، اس کا نام محمد علی ہے، وہ کالی پینٹ اور نیلی قمیص پہنے ہوگا، اس سے کہنا کہ محمد علی ہو کر ایک رام پھل کے 'نور محمد' بننے پر مجھے مارنے آئے ہو، میں رات کو دوکان بند کر کے جانے والا تھا، وہ شخص آیا میں نے فوراً اس سے کہا کہ محمد علی ہو کر ایک رام پھل کے 'نور محمد' بننے پر مارنے آئے ہو، وہ حیرت میں پڑ گیا، اس نے حیرت سے پوچھا، تمہیں میرا نام کس نے بتایا، میں نے کہا اس نے بتایا جو سارے سچوں کا سچا ہے، جس نے دنیا کو سچ سکھلایا ہے، میں نے اس کو رات کا خواب بتایا، اپنی قبول اسلام کی داستان سنائی، وہ چمٹ کر مجھ سے رونے لگا، میرے ہاتھ میں ریوالور دے کر کہنے لگا، ایسے پیارے نبی ﷺ کے نام کو بدنام کرنے والے محمد علی سے تم رام پھل کتنے اچھے ہو، ایسے کمینے کو زندہ رہنے کا حق نہیں، لو میرے پیٹ میں گولی مار دو، میں نے اس سے کہا گولی مارنے سے کام نہیں چلے گا، سچی توبہ ہر گناہ کا علاج ہے، اللہ سے توبہ کرو اور جماعت میں چلہ لگاؤ، اس نے وعدہ کیا وہ صبح کو میرے یہاں آیا، میں اس کو لے کر حوض والی مسجد گیا اور وہ مجھ سے قرض لے کر جماعت میں چلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا، مرکز میں مجھے ایک جماعت کے ساتھی نے وہ جگہ دکھائی، جہاں میرے بھائی نے تہجد کی نماز میں مسجد میں انتقال کیا تھا، میں رات کو مسجد میں رکا، تہجد اسی جگہ پڑھی دیر تک مسجد میں اس امید پر پڑا رہا کہ شاید یہی جنت کا دروازہ ہے، مجھے مسجد میں نیند آ گئی اور نبی ﷺ کی زیارت ہوئی، فرمایا، جنت اہل ایمان کے لئے ہے، مگر ابھی تمہیں بہت کام کرنا ہے، آنکھ کھل گئی میں سوچ میں پڑ گیا مجھ گندے کو کیا کام کرنا ہے میں سوچتا رہتا تھا، کیا میں بھی کچھ کام کر سکتا ہوں، پیارے نبی کا کچھ کام۔۔۔ میرٹھ میں بھی میرے لئے رہنا مشکل ہو گیا مولانا صاحب سے مشورہ کیا، تو انھوں نے مجھے میرٹھ چھوڑنے کا مشورہ دیا، پہلے پنجاب، پھر ہریانہ، مگر میرا کام نہ جم سکا، قرض بڑھتا گیا، مجھے کسی نے کانپور جانے کا مشورہ دیا، مولانا صاحب نے استخارہ کو کہا، اتفاق سے مولانا کے ایک جاننے والے کانپور سے آ گئے اور میں ان کے ساتھ کانپور آ گیا، الحمد للہ چار سال میں یہاں میرا لوہے کا کام سیٹ ہو گیا، سارا قرض بھی اتر گیا، پہلے میں نے اپنے بیٹے کی شادی کی اور اب گذشتہ سال ایک بیوہ سے میں نے مسلمان کر کے شادی کر لی ہے، اس کے چھ بچے بھی میری تربیت میں مسلمان ہیں۔

سوال: ماشاء اللہ بہت مبارک ہے، آپ مسلمانوں کو کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: ایک تو درخواست میری آپ سے ہے اور میں نے یہ سفر مولانا صاحب سے دعا کی درخواست کے لئے کیا ہے اور سب مسلمانوں سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ میں نے اپنے ساتھ ایک دعوتی ٹیم بنائی ہے، جس نے ایک تو بنگالی خانہ بدوشوں اور ایک مدھیہ پردیش کے بھیل لوگوں میں دعوت کا کام شروع کیا ہے، اصل میں میرا ایک چلہ تو جمنا نگر میں لگا وہاں پر جگہ جگہ بنگالی لوگوں کی کچی پکی بستیاں ہیں ان میں اس وقت ہمارے مولانا صاحب کے ساتھی کام شروع کر رہے تھے اور ایک چلہ کھنڈوہ کے علاقہ میں لگا، وہاں پر اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کی آبادی بھیلوں کی رہتی ہے، وہاں پر میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں میں کام کیا جائے تو فوج کی فوج مسلمان ہوسکتی ہے کانپور میں سیٹ ہو کر پچھلے سال میں نے دس سفر کیے، مجھے اللہ سے امید ہے کہ لاکھوں لاکھ لوگ انشاء اللہ مسلمان ہوں گے، میری تمام مسلمانوں سے درخواست ہےکہ ایسی نہ جانے کتنی آبادیاں ہوں گی اگر سنجیدگی سے کوشش کی جائے تو کتنے لوگ دوزخ سے بچ سکتے ہیں، اپنے اپنے حالات کے لحاظ سے دعوت کی فکر کرنی چاہئے۔

سوال: بہت بہت شکریہ! نور بھائی آپ بڑے خوش قسمت ہیں، آپ ہمارے لئے بھی دعا کریں۔

جواب پیارے بھیا، ایسا احسان فراموش کون ہوسکتا ہے، جو آپ کے اور آپ کے گھرانے والوں کے لئے دعا نہ کرتا ہو، روتے ہوئے، رواں رواں آپ کے گھر کے احسان میں دبا ہوا ہے، میں اپنی کھال کی جوتیاں بنادوں تو آپ کے گھر کے احسان کا بدلہ ادا نہیں کرسکتا اللہ تعالی قیامت تک آپ کے گھرانے کو پورے عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنائے رکھے۔

آمین، ہمارے گھرانے کا کچھ نہیں، اصل میں تو اللہ کی طرف سے آپ کے لئے ہدایت کا فیصلہ ہوا۔

جواب ہاں میرے اللہ کا تو اصل کرم ہے ہی،

سوال: اچھا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ حافظ فی امان اللہ

: وعلیکم السلام، اللہ حافظ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، جولائی، اگست ۲۰۰۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجینئر محمد خالد (ونود کمار کھنہ) سے ایک ملاقات

اس لئے میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں دعوتی شعور بیدار ہونا بہت ضروری ہے، اگر مسلمانوں کو ذمہ داری کا احساس ہو جائے تو پھر دعوت کا کام بالکل آسان ہے اور ماحول بہت سازگار ہے، ادھر تو پیاس ہے بے چینی ہے، بس ہم میں ان کو کچھ دینے اور سیراب کرنے کا شعور ہی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ اس لئے مولانا صاحب ہر وقت اس غم میں گھلتے رہتے ہیں، اور دن رات یہی بات کہتے ہیں کہ بس مسلمانوں سارے انسانوں بلکہ کائنات کے سارے مسائل کا حل یہ ہے کہ مسلمانوں کو دعوتی ذمہ داری کا احساس ہو جائے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

محمد خالد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احمد اواہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: خالد صاحب آپ کو ایک زحمت دینی ہے، ہمارے یہاں پھلت سے ایک اردو دعوتی میگزین ارمغان کے نام سے نکلتی ہے، اس کے لئے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں؟

جواب: ہاں احمد بھائی ارمغان سے میں خوب واقف ہوں اس میں میرا نام بھی ہو جائے، تو میرے لئے بڑی خوش قسمتی کی بات ہوگی، آپ جو حکم کریں میں تیار ہوں۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیں؟

جواب: میرا نام الحمد للہ محمد خالد ہے، میرا گھریلو نام ونود کمار کھنہ تھا، میری پیدائش ۲ اگست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۶ء میں پنجاب کے مشہور شہر جالندھر میں ہوئی، ہمارا آبائی وطن پٹیالہ ہے، میرے والد کا نام جناب ڈاکٹر انل کمار کھنہ ہے، وہ میکانیکل انجینئر ہیں اور وہ پانچ سال پہلے بجلی پانی کے محکمہ ہائیڈل سے ایکزیکیٹیو انجینئر کی پوسٹ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں، میں نے بھی الیکٹر کل میں انجینئرنگ کی اور والد صاحب کے محکمہ میں مجھے ملازمت مل گئی، ۱۵ سال برابر میری پوسٹنگ بھی جالندھر میں رہی، تین سال پہلے میرا پرموشن میں ٹرانسفر ہوگیا، آج کل وہیں پر فیملی کے ساتھ رہتا ہوں، بہت دنوں سے مولانا صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، مجھے ایک دفتری کام سے دہلی کا سفر تھا، موقع غنیمت سمجھ کر ملنے آیا ہوں، الحمد للہ ملاقات بھی ہوگئی اور ضروری باتوں کے لئے مشورہ بھی ہوگیا۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتایئے؟

جواب: آج سے ٹھیک تیرہ سال پہلے ۱۹؍اپریل ۱۹۹۲ء کو میں دہلی سے دفتر کے کام سے واپس لوٹ رہا تھا دہلی سے سپر فاسٹ اکسپریس میں سوار ہوا، گاڑی مظفرنگر اسٹیشن پر پہنچی، گاڑی میں لوگ سوار ہوئے، ان سوار ہونے والوں میں ایک (اگر میں اپنی پیدائش زبان میں یہ کہوں کہ) دیوتا بھی گاڑی میں سوار ہوئے تو میرا خیال ہے کہ اس زبان میں وہ ہی ٹھیک ہوگا، اسلامی زبان میں رحم وکرم کا فرشتہ، نبی رحمت کا سچا وارث بھی کہہ سکتا ہوں، مجھ سے کچھ فاصلہ پر تیسری سیٹ پر بیٹھ گئے دومنٹ گاڑی رکی اور جلدی ذرا سی دیر میں رفتار تیز ہوگئی، وہ دیوتا اور فرشتہ صفت انسان احمد بھائی آپ کے والد، میرے سب سے بڑے محسن مولانا کلیم صاحب تھے، میرے برابر میں مظفرنگر کا ایک دیہاتی شاید جاٹ چودھری بیٹھا تھا، گاڑی جب تیز ہوگئی تو اس نے سوال کیا کہ مظفرنگر کتنی دیر میں آجائے گا، مولانا صاحب نے جواب دیا کہ تاؤ جی مظفرنگر تو جا چکا، یہ اسٹیشن جس سے ہم سوار ہوئے ہیں، مظفرنگر ہی تھا، اس کو مظفرنگر اترنا تھا، وہ چودھری اپنی سیٹ کے نیچے سے سامان کی گٹھری اپنے سر پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ کر دروازہ کی طرف بڑھا اور جلدی میں دروازہ سے چلتی گاڑی سے کودنا چاہتا تھا، مولانا صاحب نے پہلے اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر اس کو دونوں ہاتھوں میں تھاما اور کہا تاؤ جی اب آپ نہیں اتر سکتے، آپ دیوبند تک چلیں، گاڑی رکے گی، آپ اتر کر کسی دوسری گاڑی سے مظفرنگر واپس آنا، وہ چودھری ضد کرنے لگا، میری لڑکی کے منگنی والے آرہے ہیں، مجھے جلدی جانا ہے، مولانا صاحب اس کو کھینچ کر اپنی سیٹ پر لے آئے اور اس کو سمجھایا کہ تاؤ جی جب آپ زندہ بچیں گے، تب تو آپ منگنی کریں گے، چلتی گاڑی سے اتریں گے تو آپ بچیں گے کہاں؟ وہ ضد کرتا رہا، مگر مولانا صاحب اس کو مضبوط تھامے رہے اور کہا کہ میں دیوبند سے پہلے آپ کو نہیں اترنے دونگا، جب چودھری کو یقین ہوگیا کہ یہ ہرگز مجھے چلتی گاڑی سے نہیں اترنے دیں گے، تو اس نے مجبوراً اپنی گٹھری سیٹ کے نیچے ڈال دی، دیوبند اسٹیشن آیا، گاڑی رکی، مولانا صاحب نے اس کی گٹھری اٹھائی اور اس کو اتارا، گٹھری اس کے سپرد کی، میں یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا، ہمارا گھرانہ بہت مذہبی سمجھا جاتا تھا اور مجھے خود اپنے بارے میں یہ خیال تھا کہ میں بہت سوشل انسان ہوں، یہ منظر دیکھ کر میرے ضمیر کو بہت چوٹ لگی میرے دل میں خیال آیا کہ میرا اہم مذہب ہندو بھائی میرے برابر سے اٹھ کر چلتی گاڑی سے کود کر گویا مر گیا اور ایک غیر مذہب کے بہت مذہبی دکھائی دینے والے مسلمان نے اس تعصب کے زمانہ میں (یہ بابری مسجد رام جنم بھومی کی آگ کا زمانہ تھا) اس کی جان بچائی، اس لئے کہ اگر مولانا صاحب اس کو نہ روکتے اور بہت کوشش کر کے زبردستی کھینچ کر نہ لاتے تو چودھری تو مر گیا تھا، مجھے اپنے حال پر بڑی شرمندگی ہوئی اور میں اٹھ کر مولانا صاحب کے سامنے والی سیٹ پر جا کر بیٹھا اور مولانا صاحب سے کہا کہ مولانا آپ نے تو مجھے بہت بڑی سزا دی، مجھے اس قدر تکلیف ہو رہی ہے کہ دل چاہ رہا ہے کہ ٹرین سے کود کر مر جاؤں، مولانا صاحب نے بڑے پیار سے کہا معاف کیجئے میں تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہت دور بیٹھا ہوں، آپ سے میری کوئی بات چیت بھی نہیں ہوئی، پھر بھی اگر کوئی تکلیف ہوئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ ساتھ میں سفر کرنے والے ہیں اور ایک مسلمان پر ساتھی مسافر کا بڑا حق ہوتا ہے۔

میں نے کہا مولانا صاحب ہندو مسلم نفرت کی اس آگ کے زمانہ میں آپ نے ایک ہندو کو اتنی محنت سے مرنے سے بچالیا اور یہ میرا مذہبی بھائی میرے برابر سے اٹھ کر مرگیا تھا، مجھے یہ ہوش نہ آیا کہ میں اس کو روکتا اور آپ اتنی دور سے جا کر اس کے لئے پریشان ہوئے، مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ ایسی بے حسی کی زندگی سے مرجانا بہتر ہے، واقعی مولانا صاحب آپ کی تو یہ بڑائی کی بات تھی، مگر مجھے آپ کے اس برتاؤ نے بڑی سزا دی، میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں اپنے کو اس کی کیا سزا دوں؟ مولانا صاحب میرے اس احساس سے بہت خوش ہوئے اور پیار سے میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور بولے میرے پیارے بھائی مالک کا کرم ہے کہ آپ کو احساس ہوگیا، ورنہ یہ دنیا تو بس اپنے میں کھوئی ہوئی ہے اور میں تو آپ سے بہت گیا گذرا ہوں، بس مالک کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان مذہبی گھر میں پیدا کیا جس کی وجہ سے ہمیں انسانیت کے کچھ اصول آگئے ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں پڑوسیوں، انسانوں اور جانداروں کے حقوق بتائے، مولانا صاحب نے دیر تک رسول اللہ ﷺ کی باتیں، ہمیں بتائیں اور بیچ بیچ میں حضرت محمد ﷺ کے سچے وارث کئی اللہ والوں کے بھی قصے سنائے، باتیں محبت کی اور سنانے والا کچھ ایسا کہ لوگ اکٹھا ہوگئے، بار بار دل بھر آرہا تھا کئی لوگ تو رو پڑے۔

میں نے مولانا صاحب سے تعارف چاہا، تو انھوں نے بتایا کہ صوفی سنتوں کی ایک مشہور تاریخی بستی پھلت ہے، جہاں پر دنیا کے مشہور اسلامی اسکالر حضرت شاہ ولی اللہ پیدا ہوئے، وہ وہیں کے رہنے والے ہیں، مولانا صاحب نے اپنا پتہ لکھ کر دیا اور میرا پتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی معلوم کیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ میں جالندھر میں انجینئر ہوں، تو مولانا صاحب نے اپنے دولوگوں کے فون نمبر اور پتے دیئے جو جالندھر میں کاروبار کے سلسلہ میں آتے تھے اور مجھے ان سے رابطہ رکھنے کی تاکید کی، مولانا صاحب کے دونوں ساتھی اصل میں مولانا صاحب کے مرید تھے، جالندھر جا کر میں ان سے ملا مجھے انھوں نے بہت متاثر کیا انھوں نے مجھے مولانا صاحب کی کتاب،' آپ کی امانت آپ کی سیوا میں' اور اسلام کیا ہے؟ دی میں نے ٹرین میں اسلام کی ہلکی سی کرن مولانا صاحب کے عمل کی شکل میں دیکھی تھی' ان دونوں کتابوں کو پڑھنے کے بعد میرے لئے کسی شک کی گنجائش نہیں رہی اور میں نے اسلام قبول کر لیا، شروع میں مجھے لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپانے کا مشورہ دیا، ایک سال تک میں نے اعلان نہیں کیا، مگر بعد میں مجھے خیال ہوا کہ میں ایک پڑھا لکھا آدمی ہوں ایک غلط راہ پر تو ہم کھلے عام چلیں اور اللہ کی زمین پر، اللہ کے آسمان کے نیچے، اللہ کی بندگی چھپ کر کریں، یہ کیسی بزدلی اور کم ظرفی کی بات ہے، میں نے کچہری جا کر اپنے قبول اسلام کے قانونی کاغذات بنوائے اور پھر گھر والوں کے سامنے اعلان کر دیا، اپنی بیوی سے بھی بتا دیا، گھر کے لوگ بہت برہم ہوئے اور میرے والد کے علاوہ سب لوگ مجھے برا بھلا کہتے رہے، گھر سے نکل جانے کو کہا میرے والد صاحب نے گھر والوں سے کہا اس طرح لڑنے سے کوئی فائدہ نہیں، یہ پڑھا لکھا ہے، ہوشیار بھی ہے، کوئی پاگل نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ مذہب بدلنے کا فیصلہ بڑا فیصلہ ہے بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے، میں نے ان سے کہا کہ میں نے دو سال خوب سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔

اسلام کو پوری طرح جاننے اور نماز وغیرہ سیکھنے کے لئے مجھے کسی آدمی کی تلاش ہوئی تو میں نے ایک مولانا صاحب سے جو سہارنپور کے رہنے والے تھے اور ایک مسجد میں امام تھے مولانا محمد اشتیاق صاحب ان سے رابطہ کیا، میں نے ان کے پاس رات میں جانا

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا تین چار روز کے بعد انھوں نے ہمیں بتایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کی بیوی سے آپ کا رشتہ ختم ہوگیا ہے کیونکہ وہ ہندو ہیں اب ان کے ساتھ آپ کا رہنا جائز نہیں، اسلام میں نے بہت سوچ سمجھ کر قبول کیا تھا اور میری خواہش تھی کہ ایک پکے مسلمان کی طرح اسلام کے ہر قانون کو جانوں، میں نے ایک کمرہ کرائے پر لیا اور اپنی بیوی سے اپنی مجبوری بتائی میرے دو چھوٹے بچوں کا مسئلہ تھا جن میں سے ایک ابھی دودھ پیتا تھا، اس مسئلہ کے بعد میرے خاندان میں میرے قبول اسلام کی سخت مخالفت ہوئی اور مجھے سخت مسائل کا سامنا کرنا پڑا مجھے مولانا اشتیاق صاحب نے بتایا کہ مولانا کلیم صاحب کو ہم نے جالندھر کی دعوت دی ہے اور انھوں نے اگلے ہفتہ پنجاب کے سفر کا وعدہ کر لیا ہے ان کا اصلی سفر سمرالا ضلع لدھیانہ کا تھا میں نے اس خیال سے کہ جالندھر سفر ہو نہ ہو اور بات کا موقع ملے یا نہ ملے، سمرالا جا کر ملاقات کو اچھا سمجھا جہاں رات کو مولانا صاحب کو رکنا تھا میں نے چھٹی لی، سمرالا دوپہر کو پہنچ گیا، عصر کے بعد مولانا صاحب آگئے ملاقات ہوئی میرے قبول اسلام سے بہت خوش ہوئے اور مجھے بتایا کہ کئی رات وہ میرے لئے ہدایت کی دعا کرتے رہے کہیا اللہ کیسا اچھا آدمی ہے، کیسا صاحب ضمیر ہے، وہ تو ہدایت کا ضرور مستحق ہے، اللہ کا شکر ہے میرے اللہ نے سن لی، میں نے اپنی بیوی سے علاحدگی وغیرہ کے بعد درپیش مسائل کے سلسلہ میں مشورہ کیا، مولانا صاحب مجھے اللہ کے ہر حکم کو ماننے پر رضامندی پر مبارکباد دی، مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آپ کو، کسی بھی حکم پر عمل کرنے سے پہلے کسی داعی سے رابطہ کرنا چاہئے کہ دعوت کا قانون الگ ہوتا ہے، اسلامی شریعت کا اصول یہ ہے کہ دو نفعوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہو تو چھوٹے نفع کو چھوڑ کر بڑے نفع کو اختیار کرنا چاہئے اور دو نقصانوں میں سے ایک کو قبول کرنا ضروری ہو تو بڑے نقصان کے مقابلے چھوٹا نقصان قبول کیا جائے گا، ہمارا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ اگر احتیاط کے ساتھ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات میں شوہر کو بیوی کے ساتھ رہنے دیا جائے اور شوہر فکر مند رہے تو بیوی بچے مسلمان ہو ہی جاتے ہیں اور اگر الگ کر دیا جائے تو پھر اس کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے، اس حال میں اگر چہ نا محرم کے ساتھ رہنا ایک گناہ ہے، مگر کم از کم دو بچوں اور بیوی کے قبول اسلام کی امید پر اس کو برداشت کیا جائے گا، بس اللہ سے توبہ کرتے رہیں اور تھوڑے فاصلہ پر احتیاط سے رہیں، یعنی ازدواجی تعلق سمجھ کر ساتھ نہ رہیں، ایک داعی اور مدعو سمجھ کر ساتھ رہیں، مولانا صاحب نے فون نمبر بھی دیا اور مجھے تاکید کی کہ ہر مسئلہ میں مجھ سے مشورہ کریں، یہ ملاقات میرے لئے بڑی راحت کا ذریعہ بنی، میں اپنے گھر چلا گیا اور میں نے ٹرین والے واقعہ کے ساتھ مولانا صاحب کا تعارف کرا رکھا تھا، میں نے سسرال سے لوٹ کر بیوی کو بتایا کہ مولانا صاحب نے مجھے بہت برا بھلا کہا کہ ایسی وفادار اور محبت کرنے والی بیوی کو مسلمان ہو کر کس طرح چھوڑ سکتے ہیں، اب تو اور بھی ان کا حق بڑھ گیا ہے، میں نے اپنی بیوی کو یہ بھی بتایا کہ مولانا صاحب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو، مولانا صاحب نے مجھے اردو اور قرآن شریف پڑھنے کا مشورہ دیا میں نے روزانہ اس کے لئے ایک گھنٹہ دینا شروع کیا اور آدھا گھنٹہ بیوی پر دعوت کے لئے بلا ناغہ لگایا، جس میں اس سے محبت کی باتیں کرتا اور دو چار باتیں اسلام کی حقانیت اور ہندو مذہب کی خلاف عقل باتوں کی کرتا، چار سال کی مسلسل لگن کے بعد میری بیوی اسلام قبول کرنے کے لئے راضی ہو گئی اور میں نے قرآن شریف اور اردو اس طرح پڑھ لیا کہ میں اردو اچھی طرح لکھنے لگا، جنوری ۱۹۹۹ء میں میں نے دو روز کا اپنی بیوی کے ساتھ پھلت کا سفر کیا، مولانا صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے بتایا کہ آپ کے ذمہ حج فرض ہے، اب الحمد للہ ہمارے یہاں چار بچے تھے اور ایک کی ولادت قریب تھی وقت ایسا تھا کہ حج کے موقع پر میری بیوی کا سفر مشکل تھا اس لئے ہم نے اگلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال حج کا پختہ ارادہ کیا اور الحمدللہ ۲۰۰۰ء میں پانچوں بچوں کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی، حج کے اس سفر میں دس دس روز میرا مدینہ منورہ کا قیام عجیب رہا اصل میں ۱۹۹۶ء میں میں نے مولانا صاحب کی کتاب ارمغان دعوت پڑھی اس کو پڑھ کر میرے دل میں یہ بات بالکل بیٹھ گئی کہ پوری انسانیت تک نبی کے درد کے ساتھ اسلام کی دعوت کو مقصد بنائے بغیر مسلمانی جھوٹی ہے بس مجھے کچھ کرنے کی سوجھی اور میں نے جالندھر میں چمڑا رنگنے والی ایک آبادی کو نشانہ بنایا، میں نے اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو جوڑا گھر والوں پر محنت کے ساتھ میں نے ان پس ماندہ لوگوں پر کام شروع کیا، الحمدللہ چند سالوں کی کوشش اللہ نے قبول کی اور اس برادری کے پنجاب میں تقریباً ۲۰۰ لوگوں نے کفر وشرک سے توبہ کی، جالندھر میں ایک مسجد اور مدرسہ بنوایا، اس کے علاوہ تین گردواروں کے گرنتھی بھی مسلمان ہوئے، یہ میری مدینہ حاضری عجیب جذبہ سے ہوئی تھی، دل چاہتا تھا کہ قدموں سے نہیں بلکہ پیارے نبی ﷺ کے شہر میں پلکوں سے چلوں، روضہ اطہر پر پہنچ کر میں بے خود ہو گیا، ایک عجیب مدہوشی کی کیفیت تھی، میں نے محسوس کیا کہ پیارے نبی ﷺ نے مجھے سینہ سے چمٹا لیا ہے، میں نے اپنی شرمندگی اور ندامت کا اظہار کیا کہ پیارے نبی ﷺ آپ نے تو اس دعوت کے لئے کیسے کیسے قربانیاں دی ہیں، مگر ہم تو بس نام کے مسلمان ہیں، پیارے نبی ارمغان دعوت سے میں نے یہ سمجھا ہے کہ آپ کے سے درد کے بغیر آپ کا کہلانے کا حق نہیں ہے، کیا میرا یہ خیال صحیح ہے؟ مجھے ایسا لگا جیسے آپ ﷺ نے میرے خیال کی تائید کی ہو اور فرمایا کہ بلاشبہ ہمارے اس کام کے بغیر ہمارا کہلانے کا حق نہیں ہے اور تم سے ہمیں جو پیار ہے وہ اس لئے کہ تم نے سماج کے کمزور سیکڑوں لوگوں کو دوزخ سے بچانے کی کوشش کی۔

سوال: یہ باتیں آپ سے بیداری میں ہوئیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: مجھے تو پتہ نہیں مجھے نیند تھی یا خیال تھا یا مدہوشی، مگر اس میں اتنا مزہ تھا کہ آج تک اس کا مزہ محسوس ہوتا ہے، بلکہ جب بھی مجھے ذرا غفلت ہوتی ہے، میں اس کا تصور کر لیتا ہوں، میرا جذبہ بالکل تازہ ہو جاتا ہے، خود دس روز تک مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مجھ پر اس واقعہ کا نشہ ساطاری رہا اور الحمدللہ دس روز میں اکیس بار خواب میں حضور اکرم ﷺ کی اس گندے کو زیارت ہوئی، الحمدللہ میں نے وہیں پر ڈاڑھی رکھ لی اور تقوی کی زندگی گذارنے کا عزم کر لیا، ملازمت کے دوران اس سلسلہ کی جو بے احتیاطی ہوئی تھی، ان کی مدینہ منورہ میں ایک فہرست بنائی اور حج سے واپسی کے بعد اہل حق کو حق ادا کرنا شروع کئے، کافی حد تک میرے اللہ نے مجھے کامیابی عطا فرمائی۔

سوال: آپ کے بچوں کی تعلیم کا کیا ہوا؟

جواب: احمد بھائی! میرے تین بیٹے عبداللہ، عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم ہیں اور دو بچیاں فاطمہ اور عائشہ ہیں، میری اہلیہ کا نام بھی میں نے آمنہ رکھا، میں نے ایک مولانا صاحب کو صرف اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے گھر پر رکھا ہوا ہے، اسلام قبول کرنے سے پہلے میں فیملی پلاننگ کا قائل تھا اس لئے گیارہ سال تک ہمارے ایک بچہ اور بچی چھ سال کے فاصلہ سے پیدا ہوئے تھے، مگر میں نے اسلام قبول کیا تو مجھے خیال ہوا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر کا معاملہ اچھا نہیں، جب میں نے اسلام قبول کیا ہے، تو اب عقل میں آئے یا نہ آئے مجھے اسلام کو ماننا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے چھ بچے عطا فرمائے، مجھے خوشی ہوتی ہے، مدینہ منورہ کے قیام کے دوران اسلام کے سلسلہ میں میری کیفیت بدل گئی اب مجھے اسلام کا ہر حکم سو فیصد عقل کے مطابق بالکل برحق لگتا ہے، چنانچہ اب میں فیملی پلاننگ کی حمایت کے خلاف کسی بڑے سے بڑے اسکالر سے مناظرہ کر سکتا ہوں، میرے پیارے نبی ﷺ حکم دیں کے زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو اور ہم مسلمان ہو کر ان احمق انگریزوں کے چکر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیملی پلاننگ کی حماقت کو ترقی سمجھیں، کیسی بے وقوفی ہے، مجھے امید ہے کہ اگر میرے اللہ مجھے بیس بچے دیں گے اور میں نے ان کی تعلیم و تربیت کا اسلامی حق ادا کیا تو سب سورج چاند بنیں گے، انشاء اللہ ثم انشاء اللہ، الحمد للہ میرے بچے اس کول بھی جاتے ہیں اور دینی تعلیم کی حالت سے بھی میں مطمئن ہوں۔

سوال آپ نے اپنے والدین پر کام نہیں کیا؟

جواب میرے اللہ کا مجھ پر کرم ہے کہ میرے والد ریٹائرڈ ہو کر پٹیالہ اپنے گھر چلے گئے، میں نے حج کے دوران ملتزم پر اور عرفات میں اپنے والد اور والدہ اور اپنی چھوٹی بہن کے لئے خوب ہدایت کی دعا کی اور حج سے واپسی پر سیدھا پٹیالہ گیا اور ایسا لگتا تھا کہ والد صاحب خود ہی تیار تھے، وہ اصل میں پاکستان کے ایک صوفی بابا بولے شاہ چشتی کے مرید بابا سانولی شاہ سے بہت متاثر تھے، بابا سانولی شاہ گرداس پور کے رہنے والے تھے، ۱۲۵ سال کی عمر ہوئی اور بڑے مجاہدے کئے توحید کے قائل تھے، بڑے ذکر وغیرہ کرتے تھے، ان کا پنجابی میں تصوف پر بڑا کلام چھپا بھی ہے شاید وہ کہیں ان سے بیعت بھی ہو گئے تھے، حج سے واپسی پر انھوں نے مجھ سے زمزم مانگا اور کھڑے ہو کر عقیدت سے پیا، مدینہ کی کھجوریں بہت آنکھوں کو لگا کر کھائیں اور بار بار کہتے رہے کہ مدینہ اور مدینہ والے کی باتیں بتاؤ؟ میں نے جب ان سے اپنے مدینہ کے کچھ واقعات سنائے تو وہ سن کر رونے لگے اور بولے بیٹا تو نے بڑی قسمت پائی ہے، مجھے مدینہ سے ان کی ایسی عقیدت کا اندازہ نہیں تھا، میں نے ان سے مدینہ والے کا پیغام بتا کر اسلام قبول کرنے کو کہا تو انھوں نے بتایا کہ میں تو تیرے آنے کا انتظار کر رہا تھا، مجھے میرے بابا سانولی شاہ کی خواب میں زیارت ہوئی تو انھوں نے بتایا کہ دین تو سچا اسلام ہی ہے، پھر اس کو مانتے کیوں نہیں؟ اس دن سے میں بے چین ہوں میں نے ان سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا، الحمد للہ انھوں نے کلمہ پڑھا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کا نام محمد عمر رکھا، اس کے بعد میں نے محبت سے اپنی والدہ کی خوشامد کی تین روز کی کوشش سے وہ بھی مسلمان ہوگئیں، اس کے بعد سارے گھر میں میری بہن بچی تھی، اس کی شادی کے ایک سال کے بعد وہ بیوہ ہوگئی تھی ہم سب کے اسلام کے بعد اس کے مسلمان ہونے کی زیادہ کوشش نہیں کرنی پڑی، وہ خود بہت بھلی انسان ہے بلکہ ہم سبھی سے اچھی ہے۔

سوال: ماشاءاللہ خالد صاحب آپ کے ساتھ اللہ کی خاص رحمت ہے، ورنہ گھر والوں کے سلسلہ میں بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جواب: الحمدللہ میرے لئے میرے اللہ نے سب کچھ بلا مشقت مقدر کر رکھا ہے، واقعی میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

سوال: بتایئے آپ تو دن رات دعوت کی دھن میں لگے رہتے ہیں، دعوتی زندگی کے کچھ خاص تجربات، کچھ خاص مشکلات یا نکات سنایئے؟

جواب: احمد بھائی اصل میں میری زندگی کے اجالے کی شروعات آپ کے والد صاحب کی محبت کی کرنوں سے ہوئی ہے، میری نگاہ میں کوئی آئیڈیل اور نبی کا سچا متبع مسلمان اگر کوئی ہے جو میں نے دیکھا ہے، تو وہ مولانا کلیم صاحب ہیں، میں کہا بھی کرتا ہوں۔

دیر و حرم میں روشنی شمس و قمر سے ہو تو کیا مجھ کو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

مولانا صاحب کی ایک تقریر میں نے لدھیانہ میں سنی، انھوں نے کہا کہ اسلام ایک نور ہے اور مسلمان اس نور سے منور ایک یونٹ (اکائی) ہے نور اور روشنی کی مجبوری یہ ہے کہ وہ ہوگی تو منور کرے گی، یعنی مسلمان ہوگا تو داعی ہوگا اور داعی اس طرح کا کہ اس کی پہچان داعی ہو میں تو الحمدللہ اپنا کام اور اصل مشغلہ دعوت کو سمجھتا ہوں اور مجھ سے کوئی مشغلہ پوچھتا ہے تو میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں ہائیڈل میں انجینیر ہوں بلکہ دعوت بتاتا ہوں اور یہ بتانا بھی میں نے مولانا صاحب سے سیکھا ہے اور الحمدللہ مجھے بتانے اور کہنے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت فائدہ ہوا، پہلے میں نے کہنا شروع کیا تھا، الحمد للہ کہتے کہتے میرے شعور میں یہ بات بیٹھ گئی، میں، الحمد للہ اپنی تنخواہ کا آدھا حصہ کم از کم دعوت پر خرچ کرتا ہوں، میرے بچے میری بیوی برابر کے شریک ہیں، میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے منصب اور مشغلے کا شعور ہو جائے تو پوری دنیا اسلام کی پیاسی ہے اور دعوت اسلام کے لئے ماحول بالکل سازگار ہے، اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلمان اس کے لئے تیار نہیں، مسلمانوں میں دعوتی شعور بیدار کرنا اور ان کو اس سلسلہ میں ذمہ داری کا احساس دلانا بڑا مشکل ہے،

ایک داعی کو سب سے بڑی مشکل مسلمانوں کے ذمہ داری کا نہ سمجھنے اور دعوتی شعور نہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے، اصل میں انسان ایک سماجی حیوان ہے اسے زندگی کے ہر مرحلہ میں ایک سماج کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسا سماج جو اسے اسلام پر باقی رکھنے میں معاون ہو، میں آپ کو ایک دردناک واقعہ بتاتا ہوں، جالندھر میں جو چمڑا رنگنے والے لوگ مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے ایک ذمہ دار اور حد درجہ فکر مند ساتھی ہیں جو پہلوان کے نام سے مشہور ہیں، ان لوگوں میں کام کرنے میں ہمارے سب فعال ساتھی ہیں ابتدا سے بہت پکے، حج بھی کرلیا ہے، اس علاقہ میں چھ مسجدیں واگذار کرانے میں ان کا بنیادی حصہ ہے مدرسہ کے قیام میں مرکزی کردار ادا ہو رہے ہیں، اپنے چاروں بچوں کو انھوں نے حافظ بنایا، بڑی بچی ہے اس کو بھی حفظ کرایا، چار بار قرآن شریف تراویح میں اس نے سنایا، جب اس کی شادی کا مرحلہ آیا تو کوئی آدمی اس سے شادی کو تیار نہ ہوا، چار سال تک کوشش کرتے رہے، بہت معمولی درجہ کے لڑکوں سے شادی کی کوشش کی، مگر چمار کہہ کر لوگ ہٹ گئے وہ بہت جذباتی آدمی ہیں، بہت مجبور ہو کر انھوں نے اپنی حافظ لڑکی کی شادی اپنی برادری کے غیر مسلم سے کردی، جس کے گھر میں خنزیر پلتے ہیں اور اس کا گوشت پکتا ہے، اب پہلوان کا حال یہ ہوگیا کہ مسلمان کا نام آتا تھا تو گالیاں بکتا تھا، میں نے اس کو سمجھایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھا کہ بغیر شادی کے رہ جانا اس سے بہتر ہے کہ غیر مسلم کے یہاں جائے اور حرام کاری کی مجرم ہو، اصلی میں ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ ان کے کارخانے میں ان کا ایک مزدور ملازم مسلمان تھا، جو بالکل ان پڑھ اور موٹی عقل کا تھا، انھوں نے اس سے شادی کی پیشکش کی، اس نے صاف انکار کر دیا کہ چماروں میں میں تو ہرگز بھی نہیں کر سکتا، بس اس غصہ میں کہ ہمارا ملازم بھی اس لڑکی سے شادی کو منع کر دے انھوں نے غیر مسلم سے اس کی شادی ہندوانہ طریقہ پر کر دی، خود میرے لئے یہ بہت تکلیف کی بات تھی، وہ لڑکی ساری ساری رات روتی تھی، کئی بار اس نے زہر بھی کھایا، مگر زندگی تھی نہیں مری، اللہ کا کرنا کہ آپ کے والد صاحب کا یہاں کا سفر ہوا، میں نے پورا واقعہ سنایا، انھوں نے جالندھر جا کر پہلوان سے ملاقات کی اور ان کو سمجھایا کہ آخرت اور اللہ کی رضا کے لئے مسلمان ہوئے ہو تو ان مسلمانوں سے کیا امید لگاتے ہو، پھر انھوں نے اپنے دو ساتھیوں کو لڑکی کے شوہر پر لگایا، الحمد للہ وہ مسلمان ہو کر اپنا گھر چھوڑ کر آ گیا، ان کا نکاح کرایا، مولانا صاحب نے ان کو یقین دلایا کہ بچوں کی شادی کرانے کی ذمہ داری ہماری ہے، اب اللہ کا شکر ہے مسئلہ حل ہو گیا، سچی بات یہ ہے احمد بھائی، اس لڑکی کے شوہر کے مسلمان ہونے کی خوشی مجھے اپنے مسلمان ہونے سے زیادہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں مسلمان ہوا تھا اس وقت مجھے دعوتی شعور نہیں تھا اور اس بات کا مجھ پر دن رات غم سوار تھا، میں راتوں کو اس سلسلہ میں مولانا صاحب کے لئے دعائیں کرتا ہوں، اس لئے میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں دعوتی شعور بیدار ہونا بہت ضروری ہے، اگر مسلمانوں کو ذمہ داری کا احساس ہو جائے تو پھر دعوت کا کام بالکل آسان ہے اور ماحول بہت سازگار ہے، ادھر تو پیاس ہے بے چینی ہے، بس ہم میں ان کو کچھ دینے اور سیراب کرنے کا شعور ہی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ اس لئے مولانا صاحب ہر وقت اس غم میں گھلتے رہتے ہیں اور دن رات یہی بات کہتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس مسلمانوں، سارے انسانوں بلکہ کائنات کے سارے مسائل کا حل یہ ہے کہ مسلمانوں کو دعوتی ذمہ داری کا احساس ہو جائے، اس سلسلہ میں بڑا کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: بہت بہت شکریہ خالد صاحب، ارمغان کے لئے میں نے بہت سے لوگوں سے باتیں کیں بہت سے انٹرویو لئے مگر مجھے بڑا احساس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوت کا کام آپ کو جس طرح سمجھایا ہے، کسی دوسرے کو نہیں سمجھایا، آپ کے ساتھ رہ کر اس سلسلہ میں استفادہ کرنا چاہئے اللہ نے موقع دیا تو آپ کے ساتھ رہوں گا۔

جواب: احمد بھائی آپ شرمندہ کرتے ہیں، میں تو خود بہت کڑھتا ہوں کہ نبی کا امتی ہونے کا ہم حق ادا نہیں کر رہے ہیں، یہ جو کچھ زبانی باتیں ہیں وہ صرف آپ کے والد صاحب کے درد کا ایک فیض ہے، یہ بات ضرور ہے کہ مولانا صاحب میرے اور میرے ہمارے ساتھیوں کے واسطہ سے قبول اسلام کرنے والے سینکڑوں لوگوں کے اسلام کو اس بات کے ثبوت میں بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے لئے حالات کس قدر سازگار ہیں، مولانا صاحب کہا کرتے ہیں کہ دعوت کا شور مچانے والا ایک شخص ایک طرح سے بے شعوری میں انسانی ہمدردی میں چلتی گاڑی سے کود پڑنے والے ایک چودھری کا ہاتھ پکڑ کر سیٹ پر بٹھا لیتا ہے تو یہ چھوٹا سا ہمدردی کا عمل سیکڑوں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے اس سے زیادہ دعوت کے لئے سازگار حالات ہونے کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

سوال: واقعی بڑی سچی بات ہے، بہت بہت شکریہ! آپ نے بڑے کام کی بات بتائی اور ان سے قارئین ارمغان کو ان شاء اللہ بڑا فائدہ ہوگا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: شکریہ! آپ کا کہ آپ نے مجھے اس کار خیر میں شریک کیا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فی امان اللہ۔

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، مئی ۲۰۰۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید بھائی ﴿دھرمندر﴾ سے ایک ملاقات

گیتا دیدی کے گھر والے ان کی شادی غیر مسلم گھرانے میں کرنا چاہتے تھے وہ کئی مسلمانوں کے پاس گئی کہ کوئی ان کو مسلمان کر لے اور ہندو دھرم سے نکلنے کے لئے مدد کرے مگر کوئی اس کے لئے تیار نہ ہوا، سب ڈرتے تھے انہوں نے مجھے فون کیا کہ میں آ کر اس سے پہلے ان کو لے جاؤں میں نے کہا اتوار کو میری چھوٹی ہے مگر ہفتہ کے دن ان کی شادی ہونی تھی وہ جمعہ کے روز دسیوں مسلمانوں کے پاس گئیں کہ وہ مسلمان بنا چاہتی ہے اور اگر آج مجھے مسلمان نہ بنایا گیا تو میرے گھر والے میری شادی کر دیں گے اور مجھے ہندو ہی رہنا پڑے گا، مگر کوئی آدمی ان کو مسلمان کرنے کے لئے تیار نہ ہوا مجبوراً انہوں نے رات کو سلفاز کی گولیاں کھالیں اور رات کو ان کا انتقال ہو گیا وہ یہ کہتی رہیں کہ میں ہندو سماج میں رہنے اور شادی کرنے سے زیادہ موت کو پسند کرتی ہوں میرے اللہ مجھے خود مسلمان کر لیں گے، میں اتوار کو بھوپال پہنچا تو مجھے حادثہ کا علم ہوا آج تک میں اس ظلم کو بھلا نہیں سکتا، میں نے دو پیسہ کی نوکری کے لئے کتنا ظلم کیا، میرے اللہ مجھے معاف کرنا۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

توحید : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : توحید بھائی مجھے آپ سے ارمغان کے لئے ایک انٹرویو لینا ہے؟

جواب : ہاں احمد بھائی، ابی جی کہہ رہے تھے کہ احمد تم سے کچھ باتیں کریں گے، انھوں نے مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل اسی لئے سفر کرنے سے منع کیا تھا، میں بھی رک گیا کہ ارمغان کی دعوتی تحریک میں مجھ نااہل کا بھی کام کے لئے نام آجائے، کیا عجب ہے اللہ مجھ سے بس اتنی بات سے ہی راضی ہوجائے۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیں؟

جواب: میں مدھیہ پردیش کے سیہور ضلع کے ایک ورما خاندان میں اب سے بائیس سال پہلے پیدا ہوا میرا نام گھر والوں نے دھرمندر رکھا میرے والد بہت متعصب ہندو ہیں میرے خاندان کے لوگ بجرنگ دل، شیوسینا اور سناتن دھرم اکھاڑے کے ذمہ دار ہیں، میرے تین بھائی ایک بہن اور ہیں، میں نے اپنے یہاں اسکول کی تعلیم حاصل کی، اسکے بعد منڈی دیپ بھوپال میں ایک فیکٹری میں ملازمت کرلی وہاں میرے کئی نوجوان ساتھی شیوسینا میں تھے مجھے ورزش وغیرہ کا شوق تھا اس لئے میرے دوستوں نے مجھ کو کوشش کر کے بھوپال شیوسینا میں شامل کرایا، میں شیوسینا کا بہت فعال ممبر تھا ہر پروگرام میں شامل ہوتا اور مسلمانوں سے نفرت اور ان کو تکلیف پہنچانے کے کئی پروگراموں میں، میں نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتائیے؟

جواب: پیارے نبی ﷺ کی ایک حدیث میں نے سنی، جس کا مفہوم یہ ہے کہ دن رات میں ایک گھڑی اللہ کے یہاں ایسی مقبول آتی ہے کہ آدمی کی زبان سے نکلی بات قبول و پوری ہوجاتی ہے میرا ایمان اس حدیث پاک کی تصدیق ہے، میں اسکول میں پڑھتا تھا تو میری دوستی دو مسلم لڑکوں سے ہوگئی، دونوں بھائی تھے ان کا نام شہزاد اور آزاد تھا، میں ان کے ساتھ کھیلتا، ان کے گھر جاتا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا، گوشت بھی کھانے لگا تھا اکثر جب میں ان کے گھر کھانا کھاتا تو ہم تینوں ایک پلیٹ میں کھانا کھاتے، ان کے کھیت بھی ہمارے کھیت کے ساتھ تھے شہزاد کے والد نے ایک بار ہمارے کھیت کی مینڈھ کاٹ دی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر میرے والد اور ان کی لڑائی ہوئی، بات بہت بڑھنے لگی، تو شہزاد کی امی نکل آئیں اور میرے والد اور شہزاد کے والد کو کہنے لگیں، آپ لوگ بڑے ہو کر آپس میں لڑتے ہیں اور یہ بچے آپس میں اتنی محبت کرتے ہیں، آپ کا بیٹا اور ہمارے بیٹے ایک تھالی میں کھانا کھاتے ہیں اور ایک گلاس میں پانی پیتے ہیں، یہ سن کر میرے والد اس وقت تو گھر آ گئے مگر آ کر مجھے بہت مارا اور کہا تو تو ادھرم ہو گیا، گئو کا مانس کھاتا ہے، مجھے گالیاں دیں اور کہنے لگے تیرا منھ تو ناپاک ہو گیا ہے اس کو پاک کرنے کے لئے اس کو آگ سے جلانا پڑے گا، مجھے بھی غصہ آ گیا، چھوٹا تو تھا ہی میں نے کہا آپ مجھے وہاں جانے سے روک نہیں سکتے وہ مجھے اور مارنے لگے تو میں نے کہا کہ میں گھر سے بھاگ کر مسلمان بن جاؤں گا، سچی بات یہ ہے، مجھے تو لگتا ہے کہ میرے اللہ نے میری زبان سے نکلی بات قبول کر لی اور مجھے دھرم مندر سے توحید بنا دیا۔

سوال: تم نے کس طرح کلمہ پڑھا، ذرا تفصیل سے سنائیے؟

جواب: میرے والد کو میرا مسلمانوں سے دوستی کرنا بہت برا لگا اور انھوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ذہن بنانے کی فکر شروع کی، مغل بادشاہوں اور محمود غزنوی وغیرہ کے مظالم کا ذکر کر کے روزانہ رات کو مجھے پڑھاتے، میرے ذہن میں بھی مسلمانوں سے نفرت ہونا شروع ہو گئی اور یہ نفرت ہی میرے شیوسینا کا ممبر بننے کا ذریعہ بنی، مگر میرے دل میں اپنے بچپن کے دوستوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے مسلم معاشرت سے بڑی مناسبت ہو گئی تھی اس لئے اس نفرت کے باوجود کوئی نہ کوئی دوست مسلمان ضرور رہا، بھوپال میں میری کمپنی میں ایک لڑکا وسیم نام کا تھا میں اس کے ساتھ ڈیوٹی چھوڑ کر اس کے گھر جاتا، رمضان آئے تو وہ روزے رکھتا اور مجھے شام کو افطار میں شریک کرتا اور میری بڑی خاطر مدارات کرتا، اس کے پاس جماعت کے لوگ آتے تو وہ مجھے چھوڑ کر ان کے پاس چلا جاتا میں بھی دور سے جماعت والوں کی بات سنتا، کبھی کبھی میں بے اختیار ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کھڑا ہو جاتا اور میں رومال باندھ کر ان کی باتیں سنتا وہ صرف مرنے کے بعد کی باتیں کرتے اور اللہ کے سامنے کھڑا ہونا، جنت، دوزخ کا ذکر کرتے، میرے دل کو یہ بات بہت بھلی اور سچی لگتی، اس فیکٹری سے کسی مجبوری کی وجہ سے نوکری چھوڑنا پڑی، تو دوسری فیکٹری میں نوکری کرلی، اتفاق سے وہاں بھی جاوید نام کا ایک لڑکا میرا دوست بن گیا وہ بھی مجھے افطار پر لے جاتا افطار کے بعد وہ نماز پڑھتا میں دور سے نماز پڑھتے دیکھتا رہتا ایک روز جاوید نے مجھ سے کہا، بھورا بھائی مرنا تو تمہیں بھی ہے، تم کو بھی نماز پڑھنا چاہئے تم مسلمان ہو جاؤ، میں نے کہا تم مجھے کھانا اس لئے کھلاتے ہو کہ لالچ دے کر مسلمان کرو، وہ کہنے لگا میں تو محبت اور سچی ہمدردی کی بات کہتا ہوں، اتفاق سے میری طبیعت خراب ہوگئی چند روز کی چھٹی لی اور چھٹی لمبی ہونے کی وجہ سے مجھے وہاں سے نوکری چھوڑنا پڑی، اس فیکٹری میں ایک گیتا نام کی لڑکی بھی کام کرتی تھی میں نے اس کو بڑی بہن بنالیا اور ان کو گیتا دیدی کہتا تھا، میری کمپنی کے پہلے سپر وائزر بھوپال چھوڑ کر نوئیڈا میں نوکری کرنے لگے تھے انھوں نے مجھے فون کیا اور میں نوئیڈا آگیا میں نے گھومنے کے لئے گیتا دیدی کو نوئیڈا بلایا، ان کو دیکھ کر میری کمپنی کا مالک مجھ سے ناراض ہو گیا کہ یہ لڑکا تو بدمعاش ہے لڑکیوں کو بلا کر رکھتا ہے اور اس نے مجھے نوکری سے ہٹا دیا، میں نے گیتا دیدی سے کہا کہ جاوید مجھے مسلمان ہونے کو کہتا ہے، انہوں نے کہا وہ بہت اچھی بات کہتا ہے، اسلام ہی سچا دھرم ہے ہمارے پڑوس میں ایک میاں جی رہتے ہیں ان کی دو لڑکیاں مجھے مرنے کے بعد کے حالات سناتی تھیں، ان کے یہاں اردو کی ایک میگزین 'ارمغان' آتی ہے، اس میں ایسے لوگوں کے انٹرویو آتے ہیں جو پہلے دوسرے مذہب کے تھے اور اب مسلمان ہوگئے تو ضرور مسلمان ہو جا اور جب تو مسلمان ہو جائے تو مجھے بھی ضرور بلالینا دیکھ اپنی دیدی کو ضرور یاد رکھنا، دہلی گھما کر میں گیتا دیدی کو تو چھوڑ آیا مگر ان کے کہنے سے میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے مسلمان ہونا ہے، میں نے ایک دوسری فیکٹری میں ملازمت کرلی وہاں شریف نام کا ایک لڑکا رہتا تھا، میں نے اس سے کہا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو مجھے مسلمان کروادے انہوں نے کہا کہ تم مسجد کے امام صاحب کے پاس چلے جانا وہ تمہیں مسلمان بنالیں گے، میں مسجد گیا بہت سارے مسلمان وہاں وضو کررہے تھے، میں باہر ہی سے کھڑا دیکھتا رہا اس ڈر سے کہ لڑائی نہ کریں باہر بیٹھا سگریٹ پیتا رہا اور پانچ بجے سے آٹھ بجے تک مسجد کے باہر بیٹھ کر واپس آگیا، مگر مسجد میں جانے کی ہمت نہ ہوئی، وہاں بیٹھنے کے بعد مسلمان ہونے کی بے چینی میری بہت بڑھ گئی، دوسرے روز دن چھپنے کے بعد میں پھر مسجد گیا تو لوگوں نے بتایا کہ امام صاحب مارکیٹ گئے ہیں، میں انتظار کرتا رہا، آٹھ بجے وہ آئے مجھے دیکھ کر بولے میں مریضوں کو صبح دس سے بارہ بجے تک دیکھتا ہوں اس کے بعد تعویذ نہیں دیتا، میں نے کہا مجھے یہ علاج نہیں چاہئے، میں دوسرے مرض کا مریض ہوں، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی آدمی آپ کے دھرم میں آنا چاہے تو آپ کو کوئی مشکل تو نہیں، انہوں نے کہا ہمیں تو کوئی مشکل نہیں میں نے کہا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں انہوں نے میرا نام پتہ مکان نمبر وفون نمبر وغیرہ لکھا اور جمعرات کو دوبارہ بلایا میں جمعرات کو گیا تو بولے کل جمعہ کو آنا میں جمعہ کو گیا تو وہاں جماعت کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے معلوم کیا تم مسلمان کیوں ہونا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ویسے ہی وہ بولے ایک درخت پر بہت سی چڑیاں بیٹھی تھیں ایک آدمی آیا اس نے پتھر اٹھا کر مارا کچھ چڑیاں مرگئیں کچھ اڑ گئیں کچھ بیٹھی رہ گئیں کسی نے پوچھا تم نے پتھر کیوں مارا تو بولا ویسے ہی تم بھی ویسے ہی مسلمان ہورہے ہو، مجھے اس طرح ان کا بات کرنا بہت برا لگا میں نے نوئیڈا میں لوگوں سے معلوم کیا کہ ہمارے قریب میں دہلی میں سب سے زیادہ مسلمان کہاں رہتے ہیں لوگوں نے کہا اوکھلا میں، میں نے سوچا میں اوکھلا جا کر مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاؤں اتفاق سے جمعہ کے دن اوکھلا کی جماعت آگئی، مجھے شریف نے بلوالیا اور جماعت والوں سے بتایا کہ یہ لڑکا مسلمان ہو گیا ہے، جماعت والوں نے مجھ سے کہا اوکھلا کی جماعت چالیس دن کی جانے والی آپ اس میں وقت لگا دو، میں تیار ہو گیا تین روز کے بعد میں جماعت میں نکل گیا، خرچ کے لئے میں نے گھڑی اور سونے کی انگوٹھی بیچی، پانی پت، سونی پت میں ہمارا وقت لگا مجھے فون کا بہت شوق تھا کبھی، بھوپال، کبھی سیہور فون کرتا کبھی نوئیڈا فون کرتا تھا، میرے ساتھیوں کو مجھ پر شک ہو گیا مجھ سے الگ مشورہ ہو گیا اس لڑکے کو واپس بھیج دو یہ سی آئی ڈی کا آدمی ہے جماعت میں ایک صاحب تھے وہ ابی (مولانا کلیم صاحب) سے بیعت تھے انھوں نے کہا کہ یہ سی آئی ڈی کا ہے تو کیا ہے، ہم کوئی چوری ڈاکہ تو کر نہیں رہے ہیں لیکن جماعت والے نہیں مانے انھوں نے مولانا صاحب (مولانا کلیم صدیقی) کو فون کیا اور میری ساری بات سنا دی، مولانا نے صرف فون پر ان کر ان سے یہ بات کہی کہ تم اس لڑکے کو اپنے ساتھ میں چالیس دن لگواؤ اگر اس سے کوئی خطرہ ہو گیا تو ذمہ دار میں ہوں گا، آپ اس کو میرا بیٹا سمجھ کر ساتھ رکھو ہر نقصان کا ذمہ دار میں ہوں، مجھ سے بھی مولانا صاحب نے بڑی محبت سے بات کی اور کہا جماعت سے آ کر آپ مجھ سے ملنا اور امیر صاحب سے بھی کہا یہ میرا بیٹا ہے ہر نقصان اور خطرہ کا میں ذمہ دار ہوں اس لئے انھوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں جماعت سے واپس جا کر حضرت مولانا سے بیعت ہو جاؤں پانی پت میں حضرت کے یہاں ایک مفتی صاحب (مفتی شرافت صاحب) سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے بڑی تسلی دی اور مبارکباد دی۔

جماعت سے واپس آ کر میں نوئیڈا آ گیا اور مولانا صاحب کو بار بار فون کرتا رہا ایک مہینہ تک مولانا سے ملاقات نہ ہو سکی جب فون کرتا تو معلوم ہوتا کہ سفر میں ہیں ایک روز مولانا صاحب نے بتایا کہ صبح نو بجے تک میں انشاء اللہ دہلی پہنچوں گا آپ مسجد خلیل اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جائیں، میں آٹھ بجے خلیل اللہ مسجد پہنچا، مولانا راستہ میں جام میں پھنس گئے اور گیارہ بجے تک نہیں آئے، مسجد خلیل اللہ میں میرے ایک جماعت کے ساتھی بھائی یوسف ملے انھوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں حکیم محمود اجمیری کے پاس جا کر بیعت ہو جاؤں وہ مجھے لے کر ان کے پاس گئے انھوں نے گھر سے آ کر مصافحہ ملایا اور بولے میں تو ایک بجے کے بعد ملاقات کر سکتا ہوں، مجھے افسوس بھی ہوا مگر بیعت کے شوق میں جا کر مسجد میں انتظار کرنے لگا اتفاق سے ساڑھے گیارہ بجے مولانا صاحب آ گئے بہت پیار سے گلے لگایا، دیر ہونے اور اتنے دنوں ملاقات نہ ہونے کے سلسلہ میں بہت معافی مانگی، مجھ سے معلوم کیا کہ تم کتنے دن پہلے مسلمان ہوئے ہو، میں نے کہا مجھے کسی نے مسلمان نہیں کیا مولانا صاحب نے کہا کلمہ پڑھے بغیر سارے اعمال بے کار ہیں موت کا کچھ پتہ نہیں پہلے آپ کلمہ پڑھ لو مجھے کلمہ پڑھوایا اور کہا کوئی نام پسند ہو تو بدل دو میں نے کہا میں نے شرک سے توبہ کی ہے اس لئے میں اپنا نام بھی توحید رکھنا چاہتا ہوں، مولانا صاحب نے یہ نام بہت پسند کیا مجھے ''آپ کی امانت'' کتاب منگا کر دی اور میرے اصرار پر مجھے بیعت بھی کر لیا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: اگلے روز ہمارے ضلع کے کچھ لوگ مولانا صاحب سے ملنے آ گئے انھوں نے حضرت سے کہا کہ توحید کو ہم لے جاتے ہیں یہ گھر والوں پر کام کرے گا مولانا صاحب نے مجھے ان کے ساتھ بھیج دیا میں بھوپال میں تھا کہ میرے گاؤں کے کچھ لوگوں نے مجھے دیکھ لیا انھوں نے بتایا کہ گاؤں کے لوگوں کو پتہ چل گیا ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمیں وہاں فساد کا خطرہ ہے، تمھیں یہاں ہرگز نہیں رہنا چاہئے، میں پھر پھلت آ گیا مولانا سے میں نے کہا کہ میں نے بیعت کی تھی سنت کی اتباع پر، مگر میری ایک سنت چھوٹ رہی ہے آپ میری ختنہ کرا دیں، مولانا صاحب نے کہا بہت اچھا ہے اگلے روز نائی کو بلایا اور بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے لوگوں کی ایک ساتھ ختنہ ہوگئی سب کی ختنہ جلد اچھی ہوگئی بس میری اور ایک لڑکے کی ختنہ پک گئی مجھے بخار ہوگیا بہت تکلیف رہی، میرے ساتھی مجھ سے معلوم بھی کرتے رہے، ایک دو لوگوں نے مجھے ڈرایا کہ ختنہ کے پکنے سے آدمی مر بھی جاتا ہے میں نے کہا کہ پیارے نبی ﷺ کی سنت کے لئے میری جان بھی چلی جائے تو میری خوش قسمتی ہے، الحمد للہ میری طبیعت ٹھیک ہوگئی میں نے مولانا صاحب سے درخواست کی کہ حضرت میں بیعت ہوگیا تھا مگر میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ سنت کی اتباع کا عہد تو کر رہا ہے مگر ایک سنت چھوٹ رہی ہے اب الحمد للہ وہ سنت بھی ادا ہوگئی، آپ مجھے دوبارہ بیعت فرمالیں حضرت نے مجھے دوبارہ بیعت کرلیا۔

سوال: آپ کی گیتا دیدی کا کیا ہوا؟

جواب: ان کے گھر والے ان کی شادی کرنا چاہتے تھے وہ کئی مسلمانوں کے پاس گئی کہ کوئی ان کو مسلمان کرلے اور ہندو دھرم سے نکلنے کے لئے مدد کرے مگر کوئی اس کے لئے تیار نہ ہوا، سب ڈرتے تھے ان کے گھر والوں نے ایک شرابی اور جواری لڑکے سے منگنی کردی اور سامو ہک وواہ سمیلن میں لے جانے کو کہا، انہوں نے مجھے فون کیا کہ میں آکر اس سے پہلے ان کو لے جاؤں میں نے کہا اتوار کو میری چھوٹی ہوتی ہے مگر ہفتہ کے دن ان کی شادی ہونی تھی وہ جمعہ کے روز دسیوں مسلمانوں کے پاس گئیں کہ وہ مسلمان بننا چاہتی ہے اور اگر آج مجھے مسلمان نہ بنایا گیا تو میرے گھر والے میری شادی کردیں گے اور مجھے ہندو ہی رہنا پڑے گا، مگر کوئی آدمی ان کو مسلمان کرنے کے لئے تیار نہ ہوا مجبوراً انہوں نے رات کو سلفاز کی گولیاں کھالیں اور رات کو ان کا انتقال ہوگیا وہ یہ کہتی رہیں کہ میں ہندو سماج میں رہنے اور شادی کرنے سے زیادہ موت کو پسند کرتی ہوں میرے اللہ مجھے خود مسلمان کرلیں گے، میں اتوار کو بھوپال پہنچا تو مجھے حادثہ کا علم ہوا آج تک میں اس ظلم کو بھلا نہیں سکتا، میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دو پیسہ کی نوکری کے لئے کتنا ظلم کیا، میرے اللہ مجھے معاف کرنا۔

سوال: اس کے بعد آپ کہاں رہے؟

جواب: مجھے حضرت نے کالا آنب (ہریانہ) بھیج دیا، وہاں ایک فیکٹری میں ملازمت کی تلاش میں گیا، انہوں نے میرے حالات معلوم کر کے نوکری دینے کا تو وعدہ کیا مگر شرط لگائی کہ تمہیں داڑھی کٹوانا پڑے گی، میں نے کہا نوکری تو کیا چیز ہے میں جان کے لئے بھی داڑھی نہیں کٹوا سکتا، میں سر تو کٹوا سکتا ہوں مگر داڑھی نہیں کٹوا سکتا، مجھے فاقے منظور ہیں مگر نبی ﷺ کی سنت چھوڑنا منظور نہیں، ایک دوسری فیکٹری میں، میں نے آدھی تنخواہ پر ملازمت کر لی میرے اللہ نے میرے ساتھ کرم کیا میرے کام کو دیکھ کر کمپنی مالک نے میرا پروموشن کر دیا اور سپروائزر بنالیا میرے ساتھی مجھ سے جلنے لگے ایک روز مجھے فیکٹری میں پانچ روپے پڑے ہوئے ملے میں نے جماعت میں سنا تھا کہ ہر پڑی چیز یا تو اٹھانی نہیں چاہئے اگر اٹھالی ہے تو ذمہ داری ہے کہ چھتیس سال تک اعلان کرتا رہے میں نے ایک گتے میں اعلان لکھ کر فیکٹری کے دروازے پر لگا دیا، میرے ساتھیوں نے منیجر کو بھڑکا دیا مجھے مجبوراً ملازمت چھوڑنی پڑی۔

سوال: اسلام میں آنے کے بعد آپ کو کیسا لگتا ہے؟

جواب: اسلام کی ہر چیز سے مجھے عشق ہے مجھے اپنے مسلمان ہونے پر ناز ہے اور اپنی پیارے نبی ﷺ کی سنت مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے میں نے بال بڑھا کر پٹھے رکھے ہیں، میں جب آئینہ دیکھتا ہوں تو مجھے نبی کی سنت کی وجہ سے اپنے پر بہت پیار آتا ہے میں کپڑے سلوانے گیا، درزی نے معلوم کیا جیب کدھر لگواؤں ایک حافظ صاحب میرے ساتھ تھے، میں نے ان سے معلوم کیا جیب کدھر لگانا سنت ہے انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں میں نے کہا ابھی کپڑے مت سینا مجھے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ میرے نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ جیب کدھر لگواتے تھے میں ہرگز کپڑے نہیں سلواؤں گا، میں نے مولانا صاحب کو فون کیا انھوں نے جواب دیا تحقیق کرکے بتاؤں گا پھر وہ عمرہ کو چلے گئے میں کچھ روز کے بعد سعودی عرب فون کیا حضرت مولانا نے وہاں بہت سی دعا کی حضرت مولانا نے وہاں پہنچ کر عالموں سے معلوم کیا مگر اطمینان نہیں ہوسکا، میں نے آج تک نئے کپڑے نہیں سلوائے اور انشاء اللہ جب تک معلوم نہ ہوجائے میرے نبی ﷺ جیب کہاں لگواتے تھے ہرگز ہرگز کپڑے نہیں سلواؤں گا۔

سوال: آپ نے اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی دعوتی کام بھی کیا؟

جواب: الحمدللہ ثم الحمدللہ، بھلا حضرت مولانا سے جڑنے کے بعد یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دعوت کا کام نہ کریں الحمدللہ ایک سال میں بہت سے فیکٹری کے ساتھیوں کو میں نے دعوت دی اور وہ مسلمان ہوئے آج بھی ایک سفر پر جا رہا ہوں پانچ لوگ جھنجھانہ کے قریب الگ الگ گاؤں کے بالکل قریب ہیں، انشاء اللہ پرسوں تک ان کو کلمہ پڑھوا کر لے کر آؤں گا، ہدایت تو اللہ کے فیصلے میں ہے مگر کوشش پر اللہ نواز تے ہیں۔

سوال: ارمغان کے لئے کوئی پیغام آپ دیں گے؟

جواب: بس اس سے زیادہ پیغام کیا ہوسکتا ہے کہ اسلام کے دشمن خاندان کے ایک انسان کو جب اللہ تعالیٰ سنت سے ایسی محبت دے سکتے ہیں تو بھولے بھالے انسان جو دنیا میں زیادہ ہیں اگر ان کو اسلام سمجھایا جائے تو پھر وہ کیسے نبی ﷺ کے چاہنے والے نہیں بن سکتے، ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔

سوال: بہت شکریہ ! توحید بھائی۔

جواب: آپ کا بھی شکریہ! احمد بھائی

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، دسمبر ۲۰۰۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ کنگی ﴿سنجیو پٹنائک﴾ سے ایک ملاقات

مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ وراثت میں ملے اسلام کی مسلمانوں کو کچھ قدر نہیں ہوتی، نہ ان کو خاندانی طور پر ملی اس دولت میں اس کا احساس ہے کہ اسلام سے محروم انسان کتنے خطرے میں ہیں اور وہ کیسی قابل ترس حالت میں ہیں، خدارا ان پر ترس کھائیں اور ان کو دوزخ کی دردناک آگ سے نکالنے کی فکر کریں، کم از کم اس تکلیف اور درد کا احساس ہی کریں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عبداللہ کنگی : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال: عبداللہ بھائی میرا نام احمد ہے، مولانا کلیم صاحب کا بیٹا ہوں، کل ابی نے مجھے آپ کا پتہ دیا تھا، آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

جواب: ہاں احمد بھائی میں آپ کو جانتا ہوں، پھلت میں ایک ماہ کے قریب رہا ہوں، میری طبیعت الحمدللہ اب ٹھیک ہے۔

سوال: ابی نے مجھے کہا تھا کہ آپ سے ''ارمغان'' کے لئے انٹرویو لوں؟

جواب: ضرور بھیا، مجھ سے مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ میں احمد کو بھیجوں گا، آپ کو اپنی زندگی کی کہانی ان کو سنانی ہے۔

سوال: ذرا آپ اپنا انٹروڈکشن (تعارف) کرالیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: میرا پرانا نام سنجیو پٹنائک تھا، میں کٹک اڑیسہ میں ایک تعلیم یافتہ گھرانہ میں ۹رجنوری ۱۹٦۷ء کو پیدا ہوا، میرے پتاجی (والد صاحب) ایک انٹر کالج میں لکچرر تھے، ہمارے والد صاحب کا اچانک ہارٹ فیل ہوکر انتقال ہوگیا، اس لئے مجھے مجبوراً بی ایس سی کے بعد تعلیم روکنی پڑی۔

سوال: اپنے قبول اسلام کا واقعہ بتایئے؟

جواب: والد صاحب کے انتقال کے بعد والدہ اور بہن کی ذمہ داری میرے سر پر تھی، بہن کی منگنی والد صاحب نے کردی تھی میں نے قرض لے کر کسی طرح اس کی شادی کردی، دو سال تک والد صاحب کے اسکول میں، میں جونیر سیکشن میں پڑھاتا تھا، مگر اسکول کے پرنسپل سے میری اَن بن رہتی تھی اور مجبوراً مجھے ملازمت چھوڑنی پڑی، اس کے بعد دو چار جگہ تھوڑے تھوڑے وقت کے لئے میں کام کرتا رہا مگر قرض ادا نہ ہو سکا اور مسلسل مجھ پر دباؤ بڑھتا رہا، چھ سال تک میں روزگار کے لئے پریشان رہا، سوسائڈ (خودکشی) کرنے کا ارادہ کیا اور ایک بڑی ندی کے پل پر چڑھا کہ ڈوب کر مر جاؤں، میں پل پر چڑھ رہا تھا کہ ایک مولانا صاحب وہاں آگئے، انہوں نے سردی میں مجھے پل پر چڑھتے دیکھا موٹر سائیکل روکی اور میرا ہاتھ پکڑ کر نیچے کھینچا اور مجھ سے پل پر چڑھنے کی وجہ معلوم کی میں نے اپنا ارادہ بتایا، مولانا صاحب نے مجھ سے کہا میری بات پہلے سن پھر جو جی چاہے کرلینا انہوں نے مجھے بتایا کہ ندی میں چھلانگ لگا کر ضروری نہیں کہ تم مر جاؤ، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی طرح بچ جاؤ اور پانی پھیپھڑوں میں بھر جانے کی وجہ سے بیماری کے ساتھ تمہیں کب تک جینا پڑے اور اگر تمہاری موت ڈوب کر مرجانے میں لکھی ہے تو بھی اس موت کے بعد ایک زندگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، تمہارے مالک نے یہ زندگی اور جان امانت بنا کر دی ہیں، جس کی حفاظت تمہارے ذمہ ہے اگر تم نے اس کی حفاظت کرنے کی بجائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودکشی کر لی تو قیامت (پرلے) تک تمہیں یہ سزا دی جائے گی کہ تمہیں بار بار ڈوب کر مرنا پڑے گا، اس لئے اچھا ہے کہ مرنے سے پہلے مرنے کے بعد کی سدا رہنے والی زندگی کی فکر کرو، میں نے ان سے سوال کیا کہ مرنے کے بعد تو سب گل سڑ جاتے ہیں مولانا صاحب بہت محبت کے ساتھ مثالیں دے کر مجھے سمجھاتے رہے، بیچ بیچ میں قرآن مجید کی آیتیں پڑھتے جاتے تھے، جن کا میرے دل پر بہت اثر ہوا میں نے ان سے مرنے کے بعد کی زندگی کو کامیاب بنانے کے طریقہ کے بارے میں معلوم کیا تو انھوں نے مجھے مسلمان ہونے کو کہا اور مجھے مشورہ دیا کہ آپ ہمارے پیر صاحب کے یہاں یو پی چلے جاؤ انھوں نے مجھے اطمینان دلایا کہ آپ کو وہاں جا کر کچھ ملے نہ ملے شانتی تو ضرور ملے گی، میں نے ان سے اپنے قرض کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ اتنی دور جانے کا کرایہ میرے پاس نہیں ہے، وہ مجھے موٹر سائیکل پر بٹھا کر گھر لائے اور مجھے ایک خط لکھ کر دیا اور ۵۰۰ روپے بھی مجھے دیئے۔

میں ماں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میری نوکری دلی لگ رہی ہے، ماں نے خوشی سے مجھے اجازت دیدی میں ٹرین میں سوار ہو کر دلی پہنچا یہاں سے دوسری ٹرین میں کھتولی پہنچا اور پھر پھلت، مولانا صاحب سفر پر گئے تھے اتفاق سے مولانا صاحب کے ایک مرید مولانا عتیق سنگھی صاحب آئے ہوئے تھے، میری ان سے ملاقات ہوگئی مجھے ہندی بولنا نہیں آتی تھی ان کے ملنے سے میری جان میں جان آگئی، انہوں نے میری پوری کہانی سنی اور مجھے مبارک باد دی کہ آپ نے بہت مناسب فیصلہ کیا ہے حضرت کل آجائیں گے اور حضرت مولانا صاحب کی بہت تعریف کی، اگلے روز چار بجے وہ سفر سے واپس آگئے، ملاقات ہوئی، مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور میرا نام عبداللہ رکھا مجھے صرف اُڑیا اور انگریزی زبان آتی تھی، میں نے انگریزی میں مولانا صاحب سے درخواست کی کہ مجھے یہیں رہنا ہے اور مجھے روزگار بھی چاہئے، مولانا صاحب نے مجھے مولانا عتیق صاحب کے ساتھ جسولہ گاؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہنے کے لئے بھیج دیا کہ آپ وہاں رہ کر کچھ دن ہندی اور اردو بولنا سیکھ لیں اور کچھ دین بھی سیکھ لیں، میں ایک باہر کے سفر پر جا رہا ہوں وہاں سے واپسی پر کسی اس کول میں آپ کی ملازمت لگوا دیں گے، میں اگلے روز صبح کو مولانا عتیق صاحب کے ساتھ جسولہ گاؤں چلا گیا، وہاں پر میں نے قاعدہ پڑھنا شروع کیا، غسل، وضو کا طریقہ سیکھا، نماز سیکھنی شروع کی، مولانا عتیق صاحب نے پاکی اور بہت سی بیماریوں سے بچنے کے لئے ختنہ کرانے کا مشورہ دیا، میرے خیال میں خود اصل مسلمانی ختنہ ہی تھی اس لئے میں نے بھی خود ختنہ کرانے پر زور دیا، نائی کو بلایا میں نے ختنہ کرائیا اور مجھے اطمینان ہوا آج میں پکا مسلمان ہوا ہوں۔

سوال: آپ نے کھتولی تھانے ابی کے خلاف ایک رپورٹ کرائی تھی، اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: احمد بھائی میری کم ظرفی تھی، شاید کتا بھی اتنی کم ظرفی اور کمینے پن کی حرکت نہ کرتا، میری آپ کے ابی سے صرف چند گھنٹوں کی ملاقات تھی، بلکہ اس میں بھی مصروفیت کی وجہ سے بیس پچیس منٹ سے زیادہ میری بات نہیں ہوئی، مگر ان بیس پچیس منٹ میں مجھے محسوس ہوا کہ یہ آدمی اس کل یگ کا نہیں، یہ تو پوری انسانیت کے درد میں کڑھنے والا کسی پرانے زمانے کا آدمی ہے، جس کی زبان میں ہر دکھے دل کے لئے مرہم ہے، میں سالوں کا مایوس جیسے دوبارہ جنم لے کر پیدا ہوا ہوں، اصل میں میرے مزاج میں غصہ تو پیدائشی تھا مگر اتنی لمبی مایوسی کی زندگی نے مجھے حد درجہ چڑچڑا بنا دیا تھا، مولانا صاحب ایک لمبے سفر پر دوبئی اور عمرے کے لئے چلے گئے، میں جسولہ میں رہ رہا تھا، وہاں بھی میری بار بار استادوں سے لڑائی ہوتی، مگر مولوی عتیق صاحب مجھے سمجھا دیتے، اتفاق سے مولوی عتیق کی والدہ بہت بیمار ہو گئیں اور ان کو اڑیسہ جانا پڑا، میں نے بھی اپنی ماں کی خبر لینے کو ان سے کہا، وہ مجھے لڑائی کے ڈر سے پھلت چھوڑ گئے، میں وہاں خانقاہ میں رہتا تھا، ماسٹر اسلام صاحب جو خود ایک نومسلم تھے ذمہ دار تھے میری وہاں مہمان سے بار بار لڑائی ہوتی رہی، ماسٹر صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھاتے رہے، بہت عاجز آ کر لڑائی سے بچانے کے لئے میرے لئے انہوں نے مسجد کے حجرے میں رہنے کا انتظام کر دیا، وہاں پر مؤذن صاحب سے بھی میری لڑائی ہوتی رہی ایک روز میں نے مؤذن صاحب کو بہت گالیاں دیں ماسٹر اسلام صاحب نے مجھے بہت ڈانٹا کہ روز روز کی لڑائی ہم کب تک برداشت کرتے رہیں گے، مجھے غصہ آ گیا اور ماسٹر صاحب کو گالیاں بکنے لگا اور ان کا گریبان پکڑ لیا ان کو بھی غصہ آ تا تھا، انھوں نے دو چانٹے زور زور سے میرے کو لگا دئے بس کیا تھا میں آپے سے باہر ہو گیا اپنا سامان اٹھایا اور سیدھا کھتولی تھانہ پہنچا اور تھانے جا کر رپورٹ لکھوائی کہ مولانا کلیم صاحب مجھے دلی سے گاڑی کی ڈگی میں ڈال کر زبردستی لائے، مجھے مار مار کر کلمہ پڑھوایا اور مسلمان کیا، باندھ کر میرا ختنہ کروایا اور خود تو عرب کے سفر پر چلے گئے اور دو پہلوانوں اسلام اور عبداللہ کو میرے اوپر چھوڑ گئے جو مجھے مار مار کر نماز پڑھواتے ہیں، میں کسی طرح ان کی قید سے چھوٹ کر آیا ہوں پولیس انسپکٹر میری باتیں سن کر بہت ہنسا اور بولا بھلے مانس کچھ تو سچ بھی کہہ لے، آج کے زمانے میں ایسا ہو سکتا ہے؟ تو جوان آدمی ہے، بات بتا کیا ہے تو کس سے لڑ کر آیا ہے؟ میں نے کہا آپ میری رپورٹ لکھیں ورنہ میں ایس پی کے یہاں جا کر لکھواؤں گا۔

سوال آپ نے ابی کے خلاف رپورٹ لکھوائی، جب کہ آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کی ہمدردی سے آپ بہت متاثر ہوئے تھے؟

جواب احمد بھائی سچی بات یہ ہے کہ میرا ضمیر شاید موت تک اس کمینے پن کو معاف نہیں کر سکتا، مگر مجھ جیسے کتوں کے بھونکنے سے پریم ومحبت کی گاڑی کب رکنے والی ہے، میں نے تھانے میں رپورٹ کرائی، رپورٹ کچے کاغذ پر لکھ لی گئی، تھانہ انچارج نے دو سپاہیوں کو پھلت مولانا صاحب کو بلانے بھیجا، مولانا صاحب باہر کے سفر پر گئے ہوئے تھے، مولانا صاحب کے بڑے بھائی وکیل صاحب ایک ڈاکٹر صاحب کو لے کر تھانے آئے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھانہ میں ایک خطرناک معاملہ زوروں پر تھا، چند دن پہلے کچھ شیوسینکوں نے ایک گاؤں کے جنگل میں ایک ۱۵ سالہ مسلمان لڑکی سے اجتماعی بلاتکار (زنا) کر کے اس کو مار کر مٹی میں دبا دیا تھا، مسلمانوں نے احتجاج کیا تو مایاوتی کے آرڈر سے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا، شیوسینک پورے علاقہ کے اکٹھا ہو کر ان لوگوں کو رہا کرانے کے لئے دھرنا دے رہے تھے ایسے گرم ماحول میں وکیل صاحب نے سوچا کہ کسی طرح اس معاملہ کو رفع دفع کرانا چاہئے، ایک بڑی رقم کا مطالبہ تھانے سے تھا، بڑی کہا سنی کے بعد کہ ہمیں خود کچھ نہیں چاہئے اس آدمی کو دینا ہے جس کے ساتھ ایسا جرم ہوا ہے، نو ہزار روپے میں معاملہ طئے ہو گیا، تھانیدار نے مجھے پانچ سو روپے کرایہ کے دیئے، میں نے زیادہ مانگے تو مجھے گالیاں دیں کہ جھوٹی رپورٹ لکھاتا ہے شرم نہیں آتی، میں تھانے سے نکل کر بس میں بیٹھا، دہلی جا کر کٹک کا ٹکٹ لیا اور ٹرین سے گھر پہنچا میری ماں کا دیہانت (انتقال) ہو چکا تھا، لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ مولانا صاحب جو کلیم صاحب کے مرید تھے، انھوں نے میری ماں کا بہت علاج کرایا اور بہت خدمت کی اور وہ مسلمان ہو کر مریں اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا، میں ایک ایسے بدقسمت فقیر کی طرح جس کو خواب میں بادشاہت مل گئی ہو اور پھر اچانک آنکھ کھل جائے اور فقیر کا فقیر رہے، پھلت سے واپس لوٹا، ایک انجانا سا ڈر مجھے اندر ہی اندر محسوس ہو رہا تھا کہ ایسے احسان اور ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ اس کمینے پن کی سزا مجھے زندگی میں ضرور بھگتنی پڑے گی اتنے دنوں اسلام کی باتیں جاننے کے بعد مجھے ہندو بن کر جینے کو تو دل بالکل نہیں چاہتا تھا مگر میرا منہ بھی نہیں تھا کہ میں کسی مسلمان کے پاس جاؤں، ایک دو مہینہ میں کٹک میں گذارا کرتا رہا کبھی کچھ سوچتا کبھی کچھ، ایک روز ایک پنڈت جی سے ملاقات ہوئی، وہ بنارس کے ایک بڑے آشرم کے ذمہ دار تھے، میں نے یہ سوچ کر کہ یہ دھارمک آدمی ہیں اپنی پریشانی کا ذکر کیا انھوں نے مجھ سے بنارس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چلنے کے لئے کہا میں ان کے ساتھ بنارس آشرم میں چلا گیا، ایک سال میں وہاں رہا، مگر مجھے ہندو دھرم کی کوئی بات بھی بھاتی نہیں تھی۔

انہیں دنوں بنارس کے کئی آشرموں میں بم ملے، ہمارے آشرم میں بھی بم رکھے ملے پولیس نے سخت ایکشن لیا، خود مندروں میں رہنے والوں اور پجاریوں کی تحقیق وتفتیش ہوئی، نئے لوگوں میں مجھ پر پولیس کو شک ہوا، ہمارے پورے آشرم سے صرف مجھے، پولیس گاڑی میں بٹھا کر تھانہ لے گئی، تھانہ انچارج نے مجھ سے تفتیش شروع کی، تو ان کو مجھ پر اور بھی شک ہو گیا، کہنے لگے یہ لشکر طیبہ کا آدمی ہے، اس کی پینٹ اتار کر دیکھو یہ مسلمان ہے، میری پینٹ اتاری گئی، میری ختنہ دیکھ کر ان کو یقین ہو گیا کہ یہی آتنک وادی ہے، میں نے ان سے کہا کہ میری ختنہ زبردستی کرادی گئی تھی اور کھتولی تھانہ میں رپورٹ بھی لکھی ہوئی ہے، تھانہ انچارج نے کھتولی رابطہ کیا کھتولی والوں نے بتایا کہ ہمارے یہاں ایسی کوئی رپورٹ دو سالوں میں بھی نہیں لکھی ہوئی ہے، پھر کیا تھا میرے ساتھ سختی ہونے لگی، مجھ سے تفتیش کے بعد اور جرم کے اقرار کے لئے جو بھی حیوانیت ہو سکتی تھی، کی گئی سخت ماردی گئی میرے ناخن کھینچے گئے، حیوانیت کا کوئی ظلم ایسا نہ تھا جو میں نے نہ سہا ہو، خیال ہوتا تھا کہ میں اب مر جاؤں گا وہ مجھ سے دہشت گردوں کا پتہ مانگتے تھے مگر میں کہتا کہ یہ میرا جرم نہیں ہے جس کی سزا تم مجھے دے رہے ہو، بلکہ میرا جرم یہ ہے کہ میں نے اپنے محسن کے ساتھ دغا کی، مگر ان ظالموں کو کہاں سمجھ میں آنے والا تھا، میرے فوٹو اخباروں میں چھپے کہ لشکر کا پرانا آتنک وادی پجاری کے بھیس میں ایک سال وکاس آشرم میں رہا، پورا پرشاسن حرکت میں تھا، سب کچھ کرنے کے بعد جب ان کو مجھ سے کچھ سراغ نہیں مل سکا تو مجھے ڈی آئی جی کے یہاں لے جایا گیا میرے پاؤں کی ہڈیوں میں فریکچر آگئے تھے اس لئے مجھے لیٹا کر لے جایا گیا، یہ ڈی آئی جی بریلی سے پرموشن ہو کر ڈی آئی جی بنے تھے، انھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سارے پولیس والوں کو الگ کر کے محبت سے مجھ سے بات کی اور مجھے سچ بتانے کو کہا، میں نے رورو کر اپنی کہانی ان کو بتائی اور بتایا کہ یہ سب سزا مجھے اس گھناؤنے جرم کی مل رہی ہے کہ میں نے ایسے محسن کو دغا دی مولانا کلیم صاحب کو وہ جانتے تھے، وہ مولانا صاحب سے دہلی میں ملے تھے اور ان کی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' پڑھ چکے تھے انھوں نے مجھے وہ منگوا کر دکھائی، ڈی آئی جی کو میرے سچ پر یقین آ گیا، انھوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خود مولانا صاحب کے ہاتھ چھ مہینے پہلے کلمہ پڑھا ہے، مگر ابھی میں نے اعلان نہیں کیا، واقعی تم نے بہت بری حرکت کی، انھوں نے مجھ سے کہا اب بھی اگر سکھی جیون چاہتے ہو، تو مولانا صاحب کے پاس پھلت جاؤ میں تمھیں یہاں سے چھڑوا دیتا ہوں، شرط یہ ہے کہ تم اسلام پر جمے رہو، انھوں نے مجھے پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر، بنارس کے ایک مدرسے میں بھیج دیا، مدرسے والوں نے مجھے رکھنے سے صاف منع کر دیا کہ جس شخص پر دہشت گردی کا الزام ہو ہم لوگ اسے نہیں رکھ سکتے لوگ مدرسوں کو اور بھی بدنام کریں گے، مجھے ایک سرکاری اسپتال میں بھرتی کر دیا گیا، میرے دونوں پاؤں پر پلاسٹر ہوا دو مہینے بعد میری ہڈیاں جڑ گئیں اور بیساکھیوں سے چلنے لگا مگر میری صحت بالکل خراب ہو گئی تھی سخت چوٹوں کی وجہ سے میرے گردے خراب ہو گئے تھے بنارس کے ایک حاجی صاحب نے ڈی آئی جی کے کہنے پر میرے علاج پر کافی رقم خرچ کی مگر میری صحت بحال نہ ہوئی، تو مجھے دہلی علاج کے لئے جانے کا مشورہ دیا گیا، آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کے لئے مجھے ڈاکٹر نے پرچہ لکھ دیا کچھ رقم حاجی صاحب سے لے کر دہلی آیا دہلی آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ میں ایک ہفتہ چکر لگاتا رہا مگر میرا داخلہ نہ ہو سکا، مجبوراً میں صفدر جنگ اسپتال میں داخل ہو گیا، میں علاج سے بالکل مایوس ہو گیا تھا مجھے یہ خیال ہوتا تھا کہ کاش موت سے پہلے میں مولانا صاحب سے ایک بار ملاقات کر کے، ان کے قدموں میں پڑ کر ان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معافی مانگ لوں، شاید موت کے بعد کی زندگی کے لئے رحمت کا ذریعہ بن جائے، مجھے بار بار ڈی آئی جی صاحب کی وہ بات یاد آرہی تھی کہ اب بھی اگر سکھی جیون چاہتے ہو تو مولانا صاحب کے قدموں میں پھلت چلے جاؤ، مجھے یہ بھی خیال آرہا تھا کہ اس محسن کی کیا بات ہے کہ، ایسے غدار کو اتنی مشکل سے نجات ملی، تو ڈی آئی جی سے ان کے رشتہ کی وجہ سے ورنہ نہ جانے کس طرح جیل میں سڑ کر مرتا مجھے مولانا صاحب کی بہت یاد آئی اور روز روز جیسے علاج سے مایوسی بڑھتی رہی یاد بڑھتی گئی کہ کاش کوئی صورت آخری ملاقات کی ہو جاتی۔

۹ر مارچ کو اچانک میری عید ہو گئی، ۱۲ر بجے کے قریب مولانا صاحب اپنے کسی دوست ڈاکٹر صاحب سے ملنے صفدر جنگ پہنچے، وہ ڈاکٹر صاحب ہمارے وارڈ میں تھے میں نے دروازے سے مولانا کو آتے دیکھا تو میں گیٹ سے نہ جانے کس طاقت سے کود کر مولانا صاحب کے قدموں سے چمٹ گیا، مولانا صاحب شروع میں تو ڈر سے گئے مگر جب میں نے بتایا کہ میں آپ کا کمینہ نمک خوار احسان فراموش عبداللہ کلک والا ہوں تو مولانا نے مجھے اٹھایا اور گلے لگایا اور معلوم کیا کہ یہ کیا حال ہو گیا، میں نے رو رو کر پوری کہانی سنائی، مولانا صاحب نے معلوم کیا اب اسلام پر ہو کہ نہیں، میں نے کہا اللہ تعالی نے حقیقی مسلمان تو اب بنایا ہے، اب بس آپ کے قدموں میں جان دینے کی آخری آرزو ہے مولانا صاحب میری حالت زار دیکھ کر بہت دکھی بھی ہوئے اور اس بات پر خوش بھی ہوئے کہ میں انہیں مل گیا، مولانا صاحب نے میری شرمندگی اور ندامت کو اور بھی بڑھا دیا کہ اتنی کم ظرفی کے باوجود بھی وہ اس کے لئے فکر مند تھے کہ کہیں میں ہندو ہو کر نہ مر جاؤں اور ہمیشہ کی دوزخ کا ایندھن بنوں، انھوں نے بتایا کہ حج وعمرہ کے سفر میں ہر موقع پر میرے لئے دعا کی کہ میرے اللہ! میرے عبداللہ کو میرے یہاں بھیج دیجئے اور اسے اسلام پر موت نصیب فرمایئے، مولانا صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے تمہارے اسلام پر چلنے کے لئے روزوں کی نذر ربانی نفلوں

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

اور صدقوں کی نذر مانی، نذر بڑھاتا رہا، اب تک چالیس روزے، سو رکعت نفل اور دس ہزار روپے صدقہ کی نذر میں تمہارے اسلام پر واپس آنے کے لئے کر چکا ہوں، میں یہ سن کر بلک گیا کہ ایسے احسان فراموش کے ساتھ ایسی ہمدردی، یا اللہ یہ کائنات ایسے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے، میں مولانا صاحب کے قدموں میں بار بار چمٹتا تھا کہ خدا کے لئے اس کمینہ کو معاف کر دیں میری وجہ سے بھائی صاحب کو نو ہزار روپے تھانے میں بھی دینے پڑے، مولانا صاحب بار بار مجھے گلے لگاتے اور کہتے کہ ہمارے اسلام پر ملنے کے بعد مجھے کسی بات کا بھی احساس نہیں رہا اور وہ نو ہزار روپے تو اللہ نے مجھے واپس دلوا دیئے تھے میں نے کہا وہ کیسے احمد بھائی دیکھئے اللہ کے یہاں سچے انسانیت دوستوں اور ہمدردوں کی کیسی ناز برداری ہوتی ہے، مولانا صاحب نے بتایا کہ میں باہر کے سفر سے واپس آیا تو لوگوں نے میرا پورا واقعہ سنایا میں نے ساتھیوں سے کہا آپ لوگوں کو سمجھانا چاہئے تھا، نو ہزار روپے کی تو ایسی بات نہیں ہے البتہ اگر وہ مرتد ہو گیا تو ایک آدمی کا ایمان سے چلے جانا ساری دینالٹ جانے سے زیادہ ہے مولانا صاحب نے بتایا، مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ اگر تھانہ میں رشوت کا سلسلہ چل گیا تو یہ خون پولیس والون کے منھ لگ جائے گا، حسن اتفاق کے کچھ زمانہ پہلے مولانا صاحب نے حضرت مولانا رابع صاحب کا ایک پیام انسانیت کا دورہ علاقہ میں کرایا تھا جس میں میرٹھ، کھتولی، بجنور مظفر نگر میں پیام انسانیت کے زبردست جلسے ہوئے تھے، مظفر نگر کے جلسے میں ایس پی سٹی جناب اے کے جین بھی شریک ہوئے تھے، جو پیام انسانیت تحریک سے لکھنؤ پوسٹنگ کے زمانے سے واقف تھے، انھوں نے مظفر نگر میں میری تقریر سنی تو مجھ سے کہا کہ مولانا صاحب میں آپ کے اس فورم کا آجیون (تاحیات) سیوک ہوں، مجھے آپ ممبر بنانے کے لئے لائف ممبر شپ کی فیس لے لیں اور رات دن میں دیش کے جس کونے میں جس سیوا کے لئے آپ مجھے بلائیں گے، میں حاضر رہوں گا، تھانوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارج ایس پی سٹی کے ہاتھ میں ہوتا ہے، مولانا صاحب نے سنایا کہ میں نے معلوم کر لیا کہ جین صاحب ابھی مظفر نگر میں ہیں یا نہیں؟ خدا کا کرنا کہ ابھی تک وہ ایس پی سٹی تھے، میں نے ان کو فون کیا کہ مجھے ضروری کام ہے، جین صاحب نے بڑی معذرت سے کہا کہ مجھے خود سیوا میں حاضر ہونا چاہئے تھا، مگر اس وقت ایک مسئلہ یہ ہے کہ کاوڑ چل رہے ہیں، اگست کے مہینے میں ہریدوار سے لوگ کاندھے پر کاوڑ میں جل لے کر اپنے اپنے مندروں پر چڑھا تے ہیں، بیسیوں لاکھ لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں، پورے علاقے کے راستے بند کر دیے جاتے ہیں اور پولیس پر انتظام کے لئے بڑا دباؤ ہوتا ہے اور آئی جی کی میٹنگ ہے اس لئے آپ ہی زحمت کریں مظفر نگر پہنچا بہت خوشی سے ملے، میں نے پورا واقعہ بتایا کہ روزگار سے پریشان خودکشی کرنے والے ایک گریجویٹ کو ہمارے ایک دوست نے میرے پاس بھیجا تھا وہ ہندی نہیں جانتا تھا اس لئے میں اس کو اڑ یا جاننے والے دوست کے پاس چھوڑ کر باہر چلا گیا، بعد میں کسی سے اس کی لڑائی ہو گئی اور اس نے جھوٹی رپورٹ لکھوائی اور تھانیدار نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھائی صاحب سے نو ہزار روپے لے لئے آپ اگر ہمیں دیش میں رہنے کا حق دار سمجھتے ہیں تو بتا دیجئے ورنہ پھر ہمیں یہاں سے نکل جانے کے لئے کہیں جین صاحب نے بہت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اگر آپ کے ساتھ ظلم ہوگا تو ہمارا جیون کس کام کا؟ مگر آپ کو کل مجھے آدھا گھنٹہ اور دینا پڑیگا کل دس بجے آپ میری کوٹھی پر آجائیں اور بس ایک کپ چائے پی لیں میں آپ کا دل ٹھنڈا کر کے بھیجوں گا اور میں چائے بالکل ایک نمبر کی پلاؤں گا، مولانا صاحب نے بتایا کہ میں اگلے روز جین صاحب کی کوٹھی پر پہنچا جین صاحب نے کھتولی کے تھانہ دار کو بلا رکھا تھا اور کوتوال کھتولی بھی موجود تھے، تھانہ دار کو بہت گالیاں دیں کہ تم دیوتاؤں کو نہیں پہچانتے، ان سے رشوت لے کر گل جاؤ گے، سارا دیش، دیش کو جلا رہا ہے، یہ بھگانے والے دیوتا ہیں ان کی مدد نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے تو ان کے ساتھ ظلم تو نہ کرو، جین صاحب نے کہا بس آخری بات یہ ہے کہ کل تک تیری وردی مولانا صاحب کے ہاتھ میں ہے، اگر صبح سویرے مولانا صاحب کے چرنوں میں نو ہزار روپے رکھ کر چھمایاچنا (معافی) کریگا اور مولانا صاحب معاف کریں گے، تو تیری وردی رہے گی ورنہ پلیٹ اتار کر یہاں جمع کر دینا۔

مولانا صاحب نے بتایا، میرے اللہ کا شکر ہے کہ وہ تھانیدار صبح پھلت آیا نو ہزار روپے میرے قدموں میں رکھ کے دیر تک معافی مانگتا رہا، میں نے اسے اٹھایا گلے لگایا اور کہا آپ اب میرے مہمان ہیں اس نے موبائیل جین صاحب کو ملا کر مجھے دیا کہ صاحب سے کہہ دیجئے میں نے معاف کر دیا، میں نے جین صاحب سے ان کو معاف کرنے کو کہا اور اللہ کا شکر ادا کیا اور آج تک سوچتا ہوں کہ شاید ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہو کہ داروغہ رشوت لے کر قدموں میں واپس لے کر آئے اور معافی مانگے، اس سے زیادہ میرے رب کے وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ''ترجمہ: اور حساب کیلئے تو اللہ ہی کافی ہے'' کے داعی کیساتھ وعدہ کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔

سوال: پھر اسکے بعد کیا ہوا؟

جواب: مولانا صاحب نے مجھے ساتھ لے کر صفدر جنگ سے چھٹی کرائی اور اپنے جاننے والے ایک ڈاکٹر صاحب کو آل انڈیا میڈیکل میں فون کیا، وہ فوراً صفدر جنگ آگئے اور مجھے آل انڈیا لے گئے اور مجھے داخل کرایا اور علاج کرایا الحمد للہ ایک مہینہ میں زندگی کے آثار دکھائی دینے لگے، مجھے خود مولانا صاحب سے مل کر بڑا علاج مل گیا تھا، اب الحمد للہ ایک مہینہ پہلے میں اسپتال سے آگیا ہوں، اگرچہ علاج اب بھی چل رہا ہے پرانی دہلی کے ایک مدرسہ میں مولانا صاحب نے میرے رہنے کا نظم کرا دیا ہے وہاں میں انگلش پڑھا رہا ہوں اور ہر لمحہ اپنے اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ ایسے ناقدرے کو اسلام کی طرف کس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبردستی لوٹایا، اصل میں تو یہ مولانا کے درد اور دعاؤں کا صدقہ تھا۔

سوال: اب آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

جواب: میں بیان نہیں کرسکتا کہ میں اپنے کو دنیا کا کس قدر خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں کہ اتنی کم ظرفی کے باوجود میرے اللہ نے مجھے گھیر کر اسلام پر لوٹایا، میرا رواں رواں کانپ جاتا ہے کہ اگر پھلت سے لوٹنے کے بعد مجھ پر مسائل نہ آئے ہوتے اور میں بنارس کے وکاس آشرم میں کفر پر مرگیا ہوتا مرنے کے بعد ہمیشہ کی سزا میں کس طرح برداشت کرتا، حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام وایمان کے لئے میں سب سے زیادہ نااہل انسان تھا۔

سوال: ارمغان کے قارئین کے لئے آپ کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ وراثت میں ملے اسلام کی مسلمانوں کو کچھ قدر نہیں ہوتی، نہ ان کو خاندانی طور پر ملی اس دولت میں اس کا احساس ہے کہ اسلام سے محروم انسان کتنے خطرے میں ہیں اور وہ کیسی قابل ترس حالت میں ہے، خدارا ان پر ترس کھائیں اور ان کے دوزخ کی دردناک آگ سے نکالنے کی فکر کریں، کم از کم اس تکلیف اور درد کا احساس ہی کریں۔

سوال: بہت بہت شکریہ عبداللہ بھائی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فی امان اللہ

جواب: آپ کا بہت بہت شکریہ آپ میرے پاس آئے، واقعی میری کہانی بہت سے لوگوں کے لئے بڑا سبق ہے، اچھا ہوا مولانا صاحب نے آپ کو بھیج دیا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، جون ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی ڈاکٹر محمد احمد (رام چندر) دہلی سے گفتگو

ہمارے ملک میں پچاس کروڑ دلت ہیں، بنگلہ دیش میں پچاس لاکھ لوگ دلت رہتے ہیں، اس طرح دنیا میں ڈیڑھ ارب لوگ وہ ہیں جو ذات پات کے نظام سے متاثر اور مظلوم ہیں، ان میں ہر ایک میری طرح صرف ایک بار ساتھ کھلانے کے لئے ترس رہا ہے، رسول ﷺ کے آخری حج کے خطبے کو حقیقی معنوں میں اگر ان تک پہنچا دیں اور ذرا اسلامی انداز میں ان کو گلے لگا لیا جائے تو اتنی بڑی آبادی دونوں جہاں میں ہدایت یاب ہو کر دوزخ کی آگ سے بچ سکتی ہے ہم نے پھلت میں دیکھا ہے صفائی کرنے والا جمعدار اور کام کرنے والے دلت مزدور مولانا کے برابر میں بیٹھ کر چائے اور ناشتہ کرتے ہیں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر محمد احمد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال: بھائی محمد احمد صاحب، بہت شکریہ! آپ تشریف لے آئے، میں نے اس لئے آپ کو زحمت دی کہ ابی کا حکم تھا کہ میں آپ کو فون کر کے بلاؤں اور آئندہ ماہ کے ارمغان کے لئے آپ سے ایک انٹرویو لوں،

جواب: احمد بھائی شکریہ کی کوئی بات نہیں مجھے بھی مولانا صاحب کئی ماہ سے فرما رہے تھے کہ میں خود آپ سے مل کر ارمغان کے لئے کچھ باتیں کروں مگر مجھے خود آپ سے کہنے کی ہمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہورہی تھی، مجھے خیال آتا تھا کہ میری حیثیت ہی کیا ہے کہ میں ایک اہم میگزین کے لئے اپنے انٹرویو کی پیشکش کروں، مجھے یہ بھی خیال تھا کہ مجھے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے آپ نے خود مجھ پر بڑا احسان کیا میری مشکل حل کردی۔

سوال: آپ اپنا تعارف کرائیے،

جواب: میرا اپنا نام رام چندر ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا، میں تقریباً ۲۸ سال قبل مہرولی دہلی کے ایک بھنگی خاندان میں پیدا ہوا میرے چاچا نے چاچی سے زبردستی کر کے مجھے چھ سال کی عمر میں ایک اسکول میں داخل کرادیا جہاں سے میں نے آٹھویں کلاس پاس کی، بچپن سے مجھے پڑھائی کا شوق تھا اور ذہن بھی اللہ نے اچھا دیا تھا، سرکاری اس کول میں نویں کلاس میں داخلہ لے لیا، جب میں گیارہویں کلاس میں تھا تو میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا میں گھر میں بڑا تھا بڑی مشکل سے مزدوری کر کے میں نے انٹر پاس کیا سائنس سے، انٹرمیڈیٹ میں نے الحمدللہ فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا تھا، میرے گھریلو حالات ایسے خراب تھے کہ میں بیان نہیں کرسکتا کہ انٹرمیڈیٹ تک میں کس طرح پہنچا، کئی بار ایسا خیال ہوا مجھے پڑھائی چھوڑنی پڑے گی میرے چاچا گورنمنٹ کالج میں ملازم تھے، ہمارے کالج میں کئی برہمن ٹیچر تھے اور ایک راجپوت بھی تھے مجھے بھنگی سمجھ کر مجھ سے جس طرح کا معاملہ کرتے تھے میں اس ذلت آمیز رویہ کو بیان نہیں کرسکتا، کبھی کبھی میرا دل چاہتا کہ میں خودکشی کرلوں کبھی یہ بھی خیال آیا تھا کہ میں ان لوگوں کو قتل کردوں، انٹر کے بعد میں ریگولر تعلیم جاری نہیں رکھ سکا اور ملازمت کی تلاش میں تھا میرے والد صاحب ایک سید صاحب کی کوٹھی پر جو گریٹر کیلاش میں ہے ملازم تھے میں سید صاحب کے یہاں گیا انھوں نے مجھے کوٹھی پر صفائی اور چوکی داری کے لئے ملازم رکھ لیا، میں نے پرائیویٹ بی اے کا فارم بھر دیا بس یہ میرا خاندانی تعارف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنائیے؟

جواب: احمد بھائی میرا قبول اسلام، میرے نبی پر کروڑوں اربوں سلام اور درود، جن کے رحمۃ للعالمین ہونے کا زندہ ثبوت ہے، ایک بھنگی پر اللہ کا ایسا احسان ہے کہ ہر روز احساس شکر سے میرا رواں رواں کھڑا ہو جاتا ہے، ہندو مذہب کے ذات پات کے نظام سے، میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس چھوٹی سی زندگی میں، میں نے کتنے تکلیف دہ واقعات کا سامنا کیا ہے، ذات پات کے ظالمانہ نظام سے کچلا ہوا حد درجہ شکستہ دل تھا کہ پاک رحمت اسلام کا ایک جھونکا مجھے چھو گیا اور اس ایک جھونکے کی ٹھنڈک نے مجھے ماں کی ممتا کی طرح اپنی آغوش میں لے لیا شاید مولانا صاحب نے آپ سے واقعہ بتایا ہو۔

سوال: ایک بار ابی نے اپنی تقریر میں بڑے درد کے ساتھ آپ کا واقعہ سنایا تھا اور مسلمانوں کو جھنجھوڑا تھا کہ نبی رحمت ﷺ کی امانت کے ہم امین، برادران وطن کے رواجوں سے متاثر ہو کر اونچ نیچ اور ذات پات کے نظام میں جی رہے ہیں، پچاس کروڑ ہمارے خونی رشتہ کے دلت بھائی صرف ہمارے ساتھ کھانے اور ہمارے برتن میں پانی پینے کو ترس رہے ہیں، ہم اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے، آپ ذرا پورا واقعہ سنائیے؟

جواب: سید ندیم صاحب جن کے یہاں میں کوٹھی میں صفائی اور چوکی داری پر ملازم تھا، مالدار اور خاندانی آدمی ہیں، وہ الہ آباد کے رہنے والے ہیں، گریٹر کیلاش میں ان کی کوٹھی ہے، نوئیڈا میں دو کارخانے ہیں، آپ کے والد صاحب (مولانا کلیم صدیقی) سے کافی دنوں سے تعلق رکھتے ہیں اور دعوتی مزاج رکھتے ہیں ان کی خواہش تھی کہ مولانا صاحب ان کی دعوت ایک بار قبول کر لیں، ایک بار مولانا صاحب نے وعدہ کر لیا تھا مگر وہ کسی وجہ سے نہیں آسکے، ایک روز پہلے فون آگیا کہ کوئی حادثہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے نہیں آسکیں گے اصل میں مجھ سے سید صاحب نے کہا تھا کہ رام چندر ہمارے مولانا صاحب آئیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمہیں ان سے ملواؤں گا، انؒ سے دعا کو کہنا مجھے بھی خوشی تھی کہ کوئی دھارمک گرو ہیں، اچھا ہے ملاقات ہو جائے گی مگر ان کے فون آنے سے مایوسی ہو گئی تھی، ۲۰؍ جون ۱۹۹۹ء کو انھوں نے اپنے الور کے سفر سے واپسی پر ہمارے سید صاحب کے یہاں کھانے پر دوپہر بعد آنے کا وعدہ کیا، پونے تین بجے مولانا صاحب آئے میں بھی انتظار کر رہا تھا، آندھی اور تیز ہوا کی وجہ سے پوری کوٹھی میں مٹی کوڑا ہو گیا تھا میں اس خیال سے کہ مولانا صاحب آنے والے ہیں جھاڑو لے کر صفائی کرنے لگا ابھی صفائی آدھی کی تھی کہ مولانا صاحب کی کار آگئی میں چونکہ بار بار سید صاحب سے معلوم کرتا رہا تھا کہ مولانا صاحب کب آئیں گے، اس لئے جیسے ہی میں نے کار کو اندر کھڑا کرنے کے لئے دروازہ کھولا سید صاحب نے میرا تعارف کرایا کہ یہ ہمارا جمعدار رام چندر ہے میں نے اس سے آپ کے آنے کا ذکر کر دیا تھا یہ آج دوپہر کو کھانا کھانے بھی نہیں گیا، مولانا صاحب نے مجھے اوپر سے نیچے کو دیکھا، نہ جانے کس طرح جیسے میرے اندر کے زخموں کو انہوں نے دیکھ لیا ہو، سید صاحب سے پہلے مجھ سے ہاتھ ملایا اور پھر اپنے سینہ سے لگایا اور دیر تک میری پیٹھ کو پیار سے دباتے رہے اس کے بعد سید صاحب سے ملے، دوپہر کے کھانے کو دیر ہو گئی تھی، فوراً ڈرائنگ روم میں تخت پر دسترخوان لگا دیا گیا میں اپنی جھاڑو کو پورا کرنے لگا، میرے اندر ایک بھونچال سا آگیا یہ مسلمانوں کے دھرم گرو ہیں میں تو سمجھتا تھا کہ وہ مجھ سے ملیں گے بھی نہیں، مگر یہ کس سنسار کے آدمی ہیں ایک بھنگی کو سید صاحب سے پہلے گلے لگا لیا، ایک چوکیدار ایک چپراسی کو ایسی محبت سے گلے لگانے والے یہ کس یگ کے آدمی ہیں، میں یہ سوچ رہا تھا کہ مولانا صاحب ڈرائنگ روم سے باہر آئے اور بولے آؤ رام چندر کھانا کھا لو، پہلے تو میں یہ سمجھا کہ مولانا صاحب ایسے ہی فارملٹی پوری کر رہے ہیں، مگر انھوں نے زور دینا شروع کیا اور کہا کہ دیکھو تم نے کھانا تو کھایا نہیں اور میرے ہاتھ سے جھاڑو لے کر ایک طرف رکھ دی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر واش بیسن کے پاس لے گئے کہ ہاتھ دھولو، مجھ سے کہا تمہارے ہاتھ جھاڑو کے ہورہے ہیں صابن سے دھولو، ہاتھ دھلا کر میرا ہاتھ پکڑا اور ڈرائنگ روم میں لے گئے اور تخت پر بٹھانے لگے، میں بار بار نیچے بیٹھنے پر زور دیتا رہا مگر مولانا صاحب نے میری ایک بھی نہ مانی اور کہا تمہیں میرے برابر میں بیٹھ کر کھانا کھانا ہے میرے لئے بالکل عجیب تجربہ تھا میرے لئے اس دسترخوان پر بیٹھنا کتنا مشکل کام تھا اور پھر بیٹھ کر ساتھ کھانا کھانا، پلیٹ میں مولانا صاحب نے اپنے ہاتھ سے سالن نکالا روٹی اٹھا کر میرے ہاتھ میں دی، ایک ایک لقمہ میرے لئے کتنا مشکل ہورہا تھا میں بیان نہیں کرسکتا، اچانک مولانا صاحب نے ایک لقمہ میری پلیٹ میں لگایا میں اچھل سا گیا، مولانا صاحب نے محبت سے معلوم کیا کہ رام چندر مجھ گندے سے گھن (کراہیت) آرہی ہے؟ تمہارے ساتھ خوب اچھی طرح صابن سے ہاتھ دھوئے ہیں، میری آواز نہ نکل سکی، مولانا صاحب نے میری پلیٹ میں اپنی پلیٹ کا سالن الٹ دیا اور پھر میری پلیٹ میں کھانے لگے، بریانی بھی نکالی اور میٹھا بھی ایک پیالے میں کھایا، مجھ سے کھانا تو کہاں کھایا جارہا تھا مجبوراً کچھ نہ کچھ کھاتا رہا دسترخوان اٹھالیا گیا مگر میں اس لائق نہیں رہا تھا کہ اپنے پاؤں اٹھ سکوں، میں سوچ رہا تھا کہ اس سنسار میں اس جنم میں میرے ساتھ یہ سب کچھ ہوا، میرے مالک جن کا میں چوکیدار ہوں ان کے پیر صاحب اور دھرم گرو میری پلیٹ میں کھانا کھائیں، میں یہ سب خواب تو نہیں دیکھ رہا تھا، کیا واقعی یہ سچ تھا مجھے خود اپنے حواس پر اعتماد سا اٹھتا جارہا تھا، شاید آدھا گھنٹہ میں اسی حالت میں بیٹھا رہا اور نہ جانے کیا کیا سوچتا رہا اچانک سید صاحب نے کہا رام چندر تمہیں گھر نہیں جانا؟ مولانا صاحب سے کیوں ملنا چاہتے تھے، کچھ کہنا ہو کہہ لو اور گھر جاؤ، گھر پر تمہارا انتظار ہورہا ہوگا، تمہاری ماں پریشان ہورہی ہوگی کہ کھانا کھانے کیوں نہیں آیا، میں نے ہمت کر کے سر اٹھایا اور سید صاحب سے کہا' میاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب اب آپ مجھے اس گندگی میں کیوں بھیج رہے ہو جب ساتھ کھلا لیا ہے تو بس مسلمان کر کے اپنے میں ملالو، مولانا صاحب نے جواب دیا کہ بیٹے تم ہمارے ہی تو ہو، کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم ہم ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور تم ہمارے خونی رشتے کے بھائی ہو، یا مجھے البتہ ایک خاندان کے لوگوں کو ایک خدا کا بندہ بن کر ایک اسلام کا قانون ضرور ماننا چاہئے، اللہ کے نبی ﷺ جو قانون اسلام کی شکل میں ہمارے لئے لائے اور جس نے اونچ نیچ، ذات پات کے نظام کو آکر پیروں کے نیچے روندا اس کا ماننا تمہارے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا ہمارے لئے، تم نے بہت اچھا سوچا بس تم نے ارادہ کرلیا تو مسلمان تو تم ہوگئے، مگر ہم بھی ساکشی (گواہ) بن جائیں اس لئے اپنے مطلب کے لئے تم سے کہتے ہیں کہہ دو لائنوں کا کلمہ ہے وہ پڑھ لو، میں نے کہا جی پڑھاؤ، مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور ہندی میں اس کا ترجمہ بھی کہلوایا اور پھر کہا نام بدلنا ضروری نہیں مگر نام بھی بدلنا چاہو تو بتادو، میں نے کہا نہیں جی نام تو ضرور بدل دو، مولانا صاحب نے کہا میں تمہارا نام محمد احمد رکھتا ہوں، اس لئے رکھتا ہوں کہ محمد اور احمد ہمارے نبی ﷺ کے نام ہیں، تم نے چونکہ ایک زمانے تک اونچ نیچ کے نظام میں ذلت برداشت کی ہے اب اسلام میں تمہارے لئے، میں سب سے عزت والا بلکہ دونوں ناموں کو ملا کر معزز ترین نام رکھتا ہوں اور مجھے جماعت میں جانے کا مشورہ دیا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: شام کو میں گھر چلا تو گیا مگر مجھے وہاں حد درجہ گھٹن محسوس ہوئی ساری رات خیالوں میں مجھے نیند نہ آئی اگلے روز میں ڈیوٹی پر گیا تو سید صاحب نے مجھے جماعت میں جانے کا مشورہ دیا گھر والوں سے یہ کہہ کر کہ مجھے میرے مالک سوا مہینہ کے لئے باہر بھیج رہے ہیں، میں جماعت میں چلا گیا مرکز کے سامنے سے کچھ کتابیں ہندی انگریزی میں مجھے سید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے خرید کر دیں، علی گڑھ کی جماعت کے ساتھ مراد آباد میں ہمارا وقت لگا، سب پڑھے لکھے لوگ تھے میرا وقت بہت اچھا لگا جماعت میں وقت لگا کر میں واپس آیا، تو سید صاحب جن کو میں اب ابی کہتا ہوں مجھے لینے کے لئے مرکز آ گئے، مجھے لے کر گھر کیلاش پہنچے، ساتھ میں کھانا کھلایا پھر مجھ سے کہا تم نے پڑھائی کیوں چھوڑ دی ہے میں نے گھریلو حالات کے بارے میں بتایا انھوں نے مجھ سے کہا میں تمہارا داخلہ کرا دوں؟ میں نے کہا اگر کہیں ہو جائے تو اس سے بہتر میرے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جامعہ میں میرا داخلہ اللہ کے کرم سے سفارشوں کے بعد ہو گیا، میں نے بی اے آنرس کر لیا اور الحمد للہ فرسٹ ڈویژن، بی اے میں بھی آئی، پھر انگلش سے ایم اے بھی کیا اس دوران میں نوئیڈا فیکٹری میں جانے لگا، ایم اے پہلے سال میں ایک روز شام کو سید صاحب نے مجھے بلایا اور کہنے لگے کہ اگر تمہیں قبول ہو تو میں تم سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہوں، میں ششدر رہ گیا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں، میں خاموش ہو گیا تو انھوں نے کہا آج رات تمہارا نکاح ہو گا عشاء کی نماز کے بعد کچھ لوگ اکٹھا ہو گئے سید صاحب نے خود میرا نکاح پڑھایا اور لوگوں کو بتایا کہ بہتر ہے کہ لڑکی کا باپ اگر نکاح پڑھا سکتا ہو تو وہ نکاح پڑھائے، مدینہ کی کھجوریں نکاح کے بعد تقسیم ہوئیں، رخصتی تو بعد میں ہونی طے تھی نکاح کے بعد ساری رات میں سوچتا رہا آخر میں کون سی دنیا میں آ گیا ۱۰ ارجنوری ۲۰۰۳ء کو میرا نکاح ہوا اور اسی سال مئی میں رخصتی ہوئی اور رخصت کر کے ہم دونوں کے لئے ابی صاحب نے عمرہ کا پروگرام بنایا، عمرہ میں میری عجیب کیفیت رہی مدینہ منورہ ہم پہنچے تو روضہ اطہر پر میری عجیب کیفیت ہو گئی، مجھے خیال تھا، یہ ساری نئی دنیا میرے اس محسن نبی ﷺ کے قدموں کا صدقہ ہے جی چاہتا تھا کہ فرط عقیدت میں جان دیدوں، میں نے ابھی تک داڑھی بھی نہیں رکھی تھی روضہ مبارک پر حاضر ہوا تو مجھے ایسا لگا کہ میرے نبی ﷺ مجھے مشرکوں کی صورت بنائے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتی کو دیکھ رہے ہیں، میں نے اسی وقت داڑھی رکھنے کا عہد کیا حرم کے اماموں کو قرآن شریف پڑھتے ہوئے سن کر میرا دل بہت متاثر ہوتا تھا، مجھے احساس ہوا کہ یہ بھی کوئی بندگی ہے کہ اپنے مالک کا کلام بھی نہ سمجھ سکے، الحمدللہ قرآن شریف ناظرہ میں نے تجوید کے ساتھ ایم اے کے دوران پڑھ لیا تھا اور اردو بھی خوب لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا میں نے عربی پڑھنے کا بھی عزم کیا اور مدینہ منورہ میں ہی ایک مولانا صاحب سے اس کی بسم اللہ بھی کرائی، الحمدللہ یہ عمرہ کا سفر میرے لئے بڑا مبارک رہا، میں نے بار ہا اپنے رسول ﷺ کی خواب میں زیارت کی ایک بار میں خواب میں آپ کے قدموں سے چمٹ گیا اور خوب بوسے دیئے، اسی سال دوبارہ الحمدللہ ہم دونوں کا حج کا سفر بھی ہوا، پی ایچ ڈی میں میرا رجسٹریشن ہو گیا تھا، الحمدللہ ۲۰۰۳ء سے اس سال میری تحقیق مکمل ہو گئی ہے۔

سوال: آپ نے کس مضمون میں پی ایچ ڈی کیا اور عنوان کیا تھا؟

جواب: میں نے جے این یو سے انگریزی میں پی ایچ ڈی کیا ہے، میرا عنوان بھی بہت پیارا تھا، اس کے لئے مجھے وزارت تعلیم سے زور ڈلوانا پڑا، میری پی ایچ ڈی کا عنوان تھا ''انسانیت اور تہذیبوں پر محمد رسول اللہ ﷺ کے احسانات''

سوال: آپ کی پی ایچ ڈی مکمل ہو گئی؟

جواب: جی الحمدللہ تقریباً مکمل ہو گئی، وایوا کا ایک مرحلہ مکمل ہو گیا ہے، ایک باقی رہا ہے۔

سوال: آپ کی اہلیہ محترمہ کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا ہے؟

جواب: وہ بہت دین دار لڑکی ہے، میں نے چار سالہ ملازمت میں اس کو نہیں دیکھا تھا، ایک دین دار خاتون ہونے کی حیثیت سے وہ مجھے اپنا شوہر سمجھتی ہیں، اسلام میں آنے کے بعد سب سے بڑا مجاہدہ اور مشکل میرے لئے ان کو بیوی سمجھنا ہے، مجھے ہر لمحہ یہ خیال ہوتا ہے یہ میرے نبی ﷺ کی آل سے ہیں، الحمدللہ میں نے کبھی ان سے پانی بھی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکرام کی وجہ سے نہیں مانگا، بڑا دعوتی ذہن ہے، مولانا صاحب کی ساری دعوتی کتابیں پڑھتی ہیں کبھی کبھی جب مجھے نبی اکرم ﷺ کی عقیدت کا جذبہ آتا ہے تو میں بے اختیار ان کے قدموں کو چوم لیتا ہوں کہ ان قدموں میں میرے نبی کا خون ہے، پیارے نبی کا ذکر، آپ کا خیال، میرے لئے زندگی کا سہارا ہے، آپ کی رحمۃ للعالمینی کا جو پرتو میری زندگی پر ہے وہ شاید کسی کو نصیب ہوا ہو، کاش بلکتی انسانیت کو آپ ﷺ کا تعارف کرایا جاتا تو انسانیت ظلم کے اندھیروں سے نکل سکتی ابھی کچھ روز پہلے ڈنمارک کے ناسمجھوں اور احمقوں کا واقعہ ہوا، اپنے کو ترقی یافتہ سمجھنے والے مغرب اور یورپ کے لوگ کیسی ذلالت کی حرکت کرتے رہے، میں بیان نہیں کرسکتا مجھے کیسی تکلیف ہوئی، میں نے بلک بلک کر دعائیں کیں میرے اللہ ان کمینوں نے میرے پیارے نبی ﷺ اربوں سلام ہوں آپ پر اور کروڑوں درود، کی شان کو نہیں سمجھا، میرے اللہ ان کو سزا دیجئے، مجھے امید ہے کہ دنیا ان بدبختوں کا انجام ضرور دیکھے گی اور آگ ان کو کھائے گی، کئی بار میں اٹھ کر بیٹھ جاتا، میرے نبی ﷺ کی توہین کرنے والوں کو اللہ کی زمین پر رہنے کا حق نہیں ہے اور جی چاہتا کہ ابھی اٹھ کر چل دوں اور ان کمینوں کو اپنے جوتوں کے نیچے مسل دوں، ایک روز مولانا صاحب سے میں نے اس کا ذکر بھی کیا، مولانا صاحب نے بتایا کہاس توہین کے بیک واسطہ ذمہ دار ہم مسلمان ہیں کہ ہم نے رسول رحمت ﷺ کا دنیا کو تعارف ہی نہیں کرایا، تو مجھے واقعی اپنے قصور کا احساس ہوا اور غصہ کچھ کم ہوا، پھر بھی مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ وہ بدبخت ضرور اس دنیا میں اس کا خراب انجام دیکھیں گے۔

سوال: آپ نے عربی پڑھنے کا کیا کیا؟

جواب: الحمدللہ دو گھنٹہ روز عربی پڑھ رہا ہوں اللہ کا شکر ہے پورا قرآن شریف سمجھ میں آرہا ہے، شیخ سدیس اور شیخ شریم دونوں کے لہجوں میں قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں، میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے حفظ کرنا بھی شروع کر دیا ہے اور چار پارے مکمل کر لئے ہیں، اس مرتبہ میں نے نوئیڈا کی مسجد میں جمعہ کی نماز بھی پڑھائی مولانا صاحب نے مجھ سے اصرار کیا، میں نے بھی سعادت سمجھ کر قبول کر لیا۔

سوال: آپ کو دیکھ کر بالکل نہیں لگتا کہ آپ نئے مسلمان ہیں بلکہ آپ کو سب لوگ مولانا ہی سمجھتے ہوں گے۔

جواب: آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا! اکثر لوگ مجھے دیکھ کر مولانا ہی کہتے ہیں، میں معذرت کرتا ہوں کہ میں تو مولانا کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہوں۔

سوال: آپ خود آئینہ دیکھتے ہیں، تو کیسا لگتا ہے؟

جواب: میرا خود اپنے چہرے کو بوسہ لینے کو جی چاہتا ہے، یہ خیال ہوتا ہے کہ میرے نبی کی اتباع میں یہ چہرا ہے، یہ نہیں لگتا کہ مجھ گندے کا یہ چہرا ہے، میرے اللہ نے میرے حلیہ کو بھنگی سے سید بنا دیا، مجھے غیر اسلامی حلیہ میں ہر شخص ایسا لگتا ہے جیسے مجھ بھنگی کا اسلام سے پہلے کا چہرہ اور حلیہ ہو۔

سوال: مگر کسی کو حقیر تو نہیں سمجھنا چاہیے۔

جواب: آپ کے علم میں ہے کہ ہم دونوں مولانا صاحب سے بیعت ہیں الحمد للہ کسی کافر کی حقارت کبھی نہیں آتی کسی کو غیر اسلامی حلیے میں دیکھتا ہوں خصوصاً مسلمانوں کو تو اندر سے دعا نکلتی ہے، الٰہی اندر سے تو یہ مسلمان ہے اس کو باہر سے بھی مسلمان بنا دیجئے اور اس کو یہ سمجھا دیجئے کہ بھنگی کے حلیے میں عزت ہے یا سید کے حلیے میں؟

سوال: اپنے گھر والوں کے بارے میں آپ نے کچھ کام شروع کیا؟

جواب: اصل میں تعلیمی مصروفیات میں زیادہ رہیں، تاہم دعوت سے بالکل غافل نہیں رہا میری والدہ اور ایک بہن مسلمان ہو گئی ہے اور ہم نے ایک گھر نوئیڈا میں بنا لیا ہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال میرا عمرے کے لئے جانے کا ارادہ ہے اور پھر ہم دونوں بس دعوت کے لئے زندگی کو وقف کریں گے، میری اہلیہ محترمہ تو بہت جذبے کی داعی خاتون ہیں، الحمدللہ ان کی کئی سہیلیاں مسلمان ہو چکی ہیں اور انھوں نے اپنے والد کے خرچ پر ان کی شادیاں بھی کی ہیں ایک ہزار بار درود شریف اور ایک منزل قرآن مجید روزانہ پڑھتی ہیں۔

سوال: آپ کے معمولات کا کیا حال ہے۔

جواب: میں بھی الحمدللہ ان کے پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ چلتا ہوں سونے سے پہلے ایک ہزار بار درود شریف اور ایک منزل قرآن حکیم پورا کر لینا تو ہم دونوں ضروری سمجھتے ہیں، بس اللہ ان میں جان اور اخلاص پیدا فرمائیں۔

سوال: آپ ارمغان کے قارئین کے بارے میں کچھ پیغام دینا چاہیں گے۔

جواب: ہمارے ملک میں پچاس کروڑ دلت ہیں، بنگلہ دیش میں پچاس لاکھ لوگ دلت رہتے ہیں، اس طرح دنیا میں ڈیڑھ ارب لوگ وہ ہیں جو ذات پات کے نظام سے متاثر اور مظلوم ہیں، ان میں ہر ایک میری طرح صرف ایک بار ساتھ کھلانے کے لئے ترس رہا ہے، رسول ﷺ کے آخری حج کے خطبے کو حقیقی معنوں میں اگر ان تک پہنچا دیں اور ذرا اسلامی انداز میں ان کو گلے لگا لیا جائے تو اتنی بڑی آبادی دونوں جہاں میں ہدایت یاب ہو کر دوزخ کی آگ سے بچ سکتی ہے ہم نے پھلت میں دیکھا ہے صفائی کرنے والا جمعدار اور کام کرنے والے دلت مزدور مولانا کے برابر میں بیٹھ کر جائے اور ناشتہ کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے ہدایت یاب ہوتے ہیں اور دلت اور پسماندے اور کالے ہی کیا اسلام تو پوری دنیا کے ظالمانہ نظام کا تریاق ہے انسانیت تک اسلام اور نبی رحمت ﷺ کا تعارف اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیے۔

سوال: بہت بہت شکریہ جزاکم اللہ خیر الجزاء، آخر میں چند آیتیں شیخ شریم کے لہجے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنائیے۔(آپ قراء میں کس کو زیادہ پسند کرتے ہیں؟)

جواب: مجھے شیخ شریم سے زیادہ مناسبت اور عقیدت ہے ایک تو وہ خود بہت سادہ مزاج کے انسان ہیں (نیز وہ) اندر اندر گھٹتے ہیں اور حدیث میں جو آتا ہے کہ خوش الحانی یہ ہے کہ قاری کی آواز اور لہجے سے یہ محسوس ہو رہا ہو کہ عظمت قرآن سے دبا جا رہا ہے، شیخ شریم کے پڑھنے میں یہ بات پائی جاتی ہے جیسے رعب میں آواز دبی جا رہی ہو۔(شیخ شریم کے لہجہ میں اعوذ باللہ بسم اللہ سے شروع کر کے پوری سورہ مدثر تلاوت کی)

سوال: سبحان اللہ محمد احمد بھائی آپ نے تو تڑپا کر رکھ دیا قرآن مجید سے اس درجہ مناسبت بہت مبارک ہو۔

جواب: احمد بھائی آپ کو بھی مبارک ہو، ہمیں بھی مبارک ہو، قرآن مجید مبارک ہو، اسلام مبارک ہو قرآن مجید کے الفاظ مبارک ہو اس کا لہجہ مبارک ہو، اس کی زبان مبارک ہو، اس کا رسول مبارک ہو، اس کی ہدایت مبارک ہو، اس کی تعلیمات مبارک ہوں، بلاشبہ مبارک صد مبارک ہزار مبارک، اہل زمین کو مبارک ساری کائنات کو مبارک خصوصاً آپ کو مبارک ہو آپ کے گھرانے کو مبارک ہو، نبی کا فیض مبارک ہو قرآنی دعوت کی توفیق مبارک ہو اللہ کے یہاں آپ کے گھر کا انتساب مبارک ہو، آپ کو ارمغان مبارک ہوں ارمغان دعوت مبارک، ہدیہ دعوت مبارک، تحفۂ دعوت مبارک۔(بہت زیادہ روتے ہوئے)

سوال: اچھا محمد احمد صاحب بہت بہت شکریہ !السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، جولائی ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہیل صدیقی (یوراج سنگھ) گجرات سے ایک چشم کشا ملاقات

ایک آدمی سفر کرتا ہے ریل میں، دو تین گھنٹے کا سفر، کبھی کبھی تو ریل میں چیکنگ ہو جاتی ہے ورنہ جب اسٹیشن کے گیٹ سے گھر کے لئے جا تا ہے تو ٹکٹ چیک ہوتا ہے، اس دنیا کی ریل میں سے اپنے گھر آخرت کے دروازے پر ٹکٹ کی چیکنگ ضرور ہوتی ہے اور یہاں کا ٹکٹ ایمان ہے بغیر ایمان کے 'بغیر ٹکٹ یاتری' کی طرح آدمی نرک (دوزخ) کی جیل کے منہ میں ہے اس لئے ہمیں ساری دنیا کے انسانوں کو اس ٹکٹ کے حاصل کرنے کے لئے کہنا تو چاہئے، اسلام ایسی سچائی ہے کہ اگر وہ لوگوں تک پہنچ جائے تو سب کا حال میری طرح بدل جائے گا اور ہم مسلمانوں کی یہ خاص ذمہ داری ہے، جس کو آخرت اور جنت دوزخ پر یقین نہ آئے میرے دل سے پوچھ لے کہ دوزخ کیسی خطرناک جگہ ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد سہیل : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : سہیل بھائی آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے یہاں سے ایک دعوتی میگزین ارمغان کے نام سے نکلتی ہے اس میں اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت بھائی اور بہنوں کی آپ بیتی انٹرویو کے ذریعہ شائع کی جاتی ہے، ابی کا حکم ہے کہ میں آپ سے اس کے لئے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویولوں، اس لئے آپ کو اندر بلایا ہے۔

جواب: بھائی احمد ضرور، میری خود بڑی خواہش ہے کہ مجھ گندے پر اللہ کے کرم کی کہانی لوگ پڑھیں، تا کہ لوگوں کو فائدہ ہو۔

سوال: آپ اپنا خاندانی پریچے (تعارف) کرائیں؟

جواب: میں گجرات کے مہسانہ ضلع کے ایک گاؤں کے ٹھاکر زمین دار کا بیٹا ہوں میرا پرانا نام یوراج سنگھ ہے، یوراج سنگھ سے ہی لوگ مجھے جانتے ہیں، بعد میں پنڈتوں نے میری راشی کے لئے مشہور نام ہٹا کر میرا نام مہیش رکھا مگر یوراج ہی مشہور ہوگیا، ۱۳ر اگست ۱۹۸۳ء میری تاریخ پیدائش ہے، ہمارا اپنا خاندانی کالج ہے، اے جے جسپال ٹھاکر کالج، اس سے میں بی کام کر رہا تھا کہ مجھے تعلیم چھوڑنی پڑی میرے ایک بھائی اور ایک بہن ہے، میرے بہنوئی بڑے نیتا ہیں، اصل میں وہ بی جے پی کے ہیں، مقامی راجنیتی میں اپنا وزن بڑھانے کے لئے انھوں نے اس سال کانگریس سے الیکشن لڑا ہے اور جیت گئے ہیں۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتایئے؟

جواب: گودھرا کانڈ کے بعد ۲۰۰۲ء کے فسادات میں ہم آٹھ دوستوں کا ایک گروپ تھا، جو فسادات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا، ہمارے علاقہ میں درندگی کا ننگا ناچ ہو رہا تھا، ہمارے گاؤں سے ۱۵ر کلومیٹر دور سندر پور میں ۷۰،۶۰ر لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا تھا، ہم لوگ بھی جوانی کے زعم میں بہادری سمجھ کر اس میں حصہ لیتے تھے ہمارے گھر کے قریب گاؤں میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی، لوگ کہتے تھے یہ بڑی اتھاسک (تاریخی) مسجد ہے، اس کو بڑے پیر صاحب جن کو لوگ پیر ہمدانی کہتے ہیں نے بنوائی تھی، گجرات کے لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، ہمارے گاؤں کی اس مسجد کو ہمیں ڈھا دینا چاہیے، ہم آٹھوں ساتھی اس کو گرانے کے لئے گئے، بہت کوشش کے باوجود اصل مسجد کو ہم گرا نہ سکے، ایسا لگتا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے کدال لکڑی کے ہیں، لوہے کے نہیں، بہت مجبور ہو کر ہم نے باہر والی دیوار گرانی شروع کی، جو ابھی کچھ سال پہلے گاؤں والوں نے بنوائی تھی اس دیوار کو گرا کر ہم نے سوچا کہ اس مسجد کو جلا دینا چاہئے اس کے لئے پٹرول لایا گیا اور پرانے کپڑے میں پٹرول ڈال کر مسجد کو جلانے کے لئے ایک ساتھی نے آگ لگائی تو خود اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ وہیں جل کر مر گیا، میں تو یہ منظر دیکھ کر ڈر گیا، میرے ساتھی کوشش کرتے رہے، مسجد کو کچھ نقصان پہنچا دو ہفتوں کے اندر میرے چار ساتھی اچانک ایک کے بعد ایک مر گئے، ان کے سر میں درد ہوتا تھا اور وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے، میرے علاوہ باقی دو پاگل ہو گئے، مجھ پر ڈر طاری ہو گیا میں ڈرا ڈرا چھپا پھرتا تھا، رات کو اس ٹوٹی مسجد میں جا کر روتا تھا کہ اے مسلمانوں کے بھگوان مجھے چھما (معاف) کردو، اپنا ماتھا وہاں ٹیکتا، اس دوران مجھے سپنے (خواب) بہت دیکھنے لگے اور خواب میں نرک اور سورگ (جنت اور دوزخ) دونوں دیکھتے۔

سوال: جنت اور دوزخ کس طرح دکھائی دیتے تھے، ایک دو خواب سنائیے؟

جواب: میں نے ایک بار دیکھا میں نرک میں ہوں اور وہاں کا ایک داروغہ ہے وہ میرے ان ساتھیوں جو مسجد کو گرانے میں میرے ساتھ تھے اپنے جلادوں سے سزا دلوا رہا ہے، اور سزا یہ ہے کہ لمبے لمبے لوہے کے کانٹوں کا ایک جال ہے، اس پر ڈال کر ان کو کھینچ رہے ہیں اور مانس (گوشت) اور کھال گردن سے پیروں تک اتر جاتا ہے پھر ٹھیک ہو جاتا ہے اس کے بعد ان کو الٹا لٹکا دیا اور نیچے آگ جلا دی گئی جو منھ سے اوپر کو نکل رہی ہے اور دو جلاد ہنٹر سے ان کو مار رہے ہیں وہ رو رہے ہیں، چیخ رہے ہیں کہ ہمیں معاف کر دو ہم اب کسی مسلمان کو نہیں ماریں گے نہ کوئی مسجد ڈھائیں گے داروغہ جلال میں کہتا ہے توبہ کا موقع ختم ہو گیا ہے موت کے بعد کوئی توبہ نہیں ہے اس طرح کے وحشت ناک منظر مجھے روز روز دکھائی دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں ڈر کے مارے پاگل سا ہونے کو ہوتا، تو پھر مجھے سورگ دکھائی جاتی سورگ جنت ہے دیکھا کہ دودھ کے تالاب سے بھی چوڑی نہر ہے دودھ بہہ رہا ہے اور خوبصورت لہریں چل رہی ہیں، ایک نہر مدھو یعنی شہد کی ہے، ایک ٹھنڈے پانی کی، اتنی اچھی کہ میری تصویر اس میں صاف دکھ رہی ہے، ایک نہر مدرا کی ہے (یہ شراب کی نہر) میں نے کہا شراب تو گندی چیز ہے، ہمارے پریوار میں شراب بہت بری کبھی جاتی ہے، جواب دیا یہ پاک اور خوشبو والی شراب ہے اس کو پی کر نشہ نہیں ہوتا، ایک بار دیکھا کہ بہت خوبصورت درخت ہے اتنا بڑا کہ ہزاروں لوگ اس کے سایہ میں آجائیں کبھی بہت اچھے باغ دیکھتا اور ہمیشہ مجھے وہاں اللہ اکبر اللہ اکبر کی تین بار آواز آتی، مجھے اچھا نہ لگتا اور جب میں ساتھ میں اللہ اکبر نہ کہتا تو مجھے اٹھا کر سورگ سے باہر پھینک دیا جاتا، میری آنکھ کھلتی تو میں بستر سے نیچے پڑا ملتا۔

ایک بار میں نے سورگ کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہا وہاں کے بہت بہت سارے لڑکے لڑکیاں، وہاں سورگ میں میری خدمت میں لگ گئے اس طرح کافی دن گذر گئے گجرات میں فساد ہوتا رہا مگر اب مجھے اندر سے ایسا لگتا تھا جیسے میں مسلمان ہوں جب مسلمانوں کے قتل کی خبر سنتا تو میرا دل بہت دکھتا، میں ایک روز بیجا پور گیا، وہاں ایک مسجد دیکھی، وہاں کے امام صاحب سہارنپور کے تھے وہ ہریانہ میں مولانا کلیم صاحب کے ساتھ کام کر چکے تھے ان سے میں نے پورا حال بتایا انھوں نے کہا کہ اللہ کو آپ سے بہت پیار ہے، اگر آپ سے پیار نہ ہوتا تو اپنے ساتھیوں کی طرح آپ بھی دوزخ میں جل رہے ہوتے آپ اس رحمت کی قدر کریں اور اسلام قبول کرلیں، انھوں نے بتایا کہ بابری مسجد کو شہید کرنے والے سب سے پہلے کدال چلانے والے دونوں نوجوان بھی ہمارے مولانا صاحب (مولانا کلیم صاحب) کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکے ہیں، شاید آپ کو بھی اللہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت دے کر سچے راستہ پر لاتا ہے اب دیر نہیں کرنی چاہئے ہریانہ کے ایک دوڑا کو دس کے مسلمان ہونے کے قصے بھی انھوں نے سنائے، خوابوں سے پہلے اسلام کے نام سے میں چڑ تا تھا، تھا کر کالج میں کسی مسلمان کو داخل بھی نہیں ہونے دیتا تھا مگر نہ جانے کیوں اسلام کی ہر بات اب مجھے اپنی لگنے لگی بیجاپور سے میں گھر آیا اور میں نے ارادہ کرلیا کہ مجھے مسلمان ہونا چاہئے ورنہ اپنے ساتھیوں کی طرح مجھے بھی نرک کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

میں نے احمد آباد جامع مسجد گیا اور اسلام قبول کرلیا، مولانا صاحب نے گھر والوں سے اسلام کو چھپانے کو کہا میں احمد آباد سے 'رہبر نماز' نام کی کتاب لے کر آیا اور نماز یاد کرنے لگا اور رفتہ رفتہ نماز یاد کر کے چھپ کر نماز پڑھنا شروع کردی، امتحان کے بعد گرمیوں کی چھٹی ہوئی تو میں نے جماعت میں جانے کا پروگرام بنایا گھر والوں سے گواگھومنے کے لئے ٹکٹ بنوایا اور اپنے دوست کو اپنے ٹکٹ پر بھیج دیا میرا چلہ بڑودہ میں لگا 'فضائل اعمال' اور 'مرنے کے بعد کیا ہوگا؟' میں نے پڑھیں تو جب میں جنت دوزخ کے حال کو پڑھتا تو وہ سب مجھے آنکھوں دیکھا لگتا تھا، چلہ لگا کر میں گھر آیا، تو چپکے چپکے نماز پڑھتا، ایک روز ہمارا نوکر وریندر سنگھ اچانک دودھ لے کر میرے کمرے میں آگیا اس نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اس نے میرے پتا جی اور گھر والوں کو بتادیا کہ چھوٹے بابو تو مسلمانوں کی بھانتی نماز پڑھ رہے تھے، میرے پتا جی کو کچھ شک سا پہلے ہی ہوگیا تھا، میں کالج سے آیا تو میرے پتا جی نے دروازے میں مجھے روک دیا اور بولے ہمیں معلوم ہوگیا کہ تو مسلمان ہوگیا ہے۔ اب یا تو اسلام یا گھر ایک چیز چھوڑنی پڑے گی ایسے اُدھرم کے لئے اس گھر کا دروزہ نہیں کھل سکتا، میں جماعت میں تھا تو میں سوچتا تھا کہ اسلام کے لئے اگر مجھے دیش چھوڑ کر بخارا جانا پڑے تو خوشی سے جاؤں گا میں نے سوچا کہ اللہ کا شکر ہے اسلام میرے رگ رگ میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ جان، سانس اور اسلام میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک چیز چھوڑنے کے لئے مجھے کہا جائے تو جان سانس کا چھوڑنا میرے لئے آسان ہوگا، اسلام چھوڑنے کا تصور بھی میرے لئے جان لیوا ہے، میں نے سوچا کہ اللہ کی زمین پر کب تک گھٹ گھٹ کر جیوں گا، من چاہی چھوڑ کر رب چاہی جینے کا نام ہی تو اسلام ہے، جب من چاہی چھوڑی ہے تو رب چاہی کے لئے جن (عوام) چاہی چھوڑنا کیا مشکل ہے، میں نے پتا جی سے پورے وشواس کے ساتھ کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں گھر چھوڑتا ہوں اسلام چھوڑ دوں یہ خیال بھی حماقت ہے میرا موبائل، میرا اے ٹی ایم اور کریڈٹ کارڈ مجھ سے چھین لیا گیا، میں احمد آباد پہنچا وہاں پر جوہاپورہ مسجد میں گیا مگر وہاں پر سب لوگ ڈرے ہوئے تھے اس لئے وہاں کے لوگوں نے مجھے رہنے کی اجازت نہیں دی، وہاں سے دریا پور پرانے مرکز گیا انھوں نے میرے سرٹیفکٹ وغیرہ دیکھے انھوں نے فون وغیرہ کر کے میرے بارے میں تحقیق کی جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ میرے والد کے وہاں کے مشہور بی جے پی لیڈر جو اب منتری بھی بن گئے ہیں سے تعلقات ہیں، تو انھوں نے بھی وہاں رہنے کی اجازت نہیں دی اور معذرت کر دی، میرے پاس کھانے کے لئے پیسے نہیں تھے میں چائے اور بسکٹ لیتا اور بسم اللہ پڑھ کر یقین سے کھالیتا اور دعا کرتا میرے اللہ! آپ ہر چیز پر قادر ہیں مجھے اس چائے اور بسکٹ سے تین دن کی طاقت دیدے، میرے اللہ کا شکر ہے کہ تین تک مجھے بھوک نہ لگتی، ایک صاحب نے مجھے پالن پور بھیج دیا وہاں پر ایک حاجی صاحب نے مجھ سے کہا کہ اگر سدھ پور چلے جاؤ تو وہاں پر تمہارا انتظام ہو سکتا ہے سدھ پور پہنچا جہاں سے مجھے راجستھان میں نیو جے پور ہوٹل (جو جے پور اجمیر ہائی وے پر ہے) وہاں بھیج دیا ہوٹل کے مالک ذکر و بھائی نے مجھے ۲۵ دن وہاں رکھا وہاں نماز پڑھتا اور اپنی مرضی سے کچھ ہوٹل کا کام بھی کرتا حالانکہ وہ مجھے منع کرتے تھے، انھوں نے احمد بھائی ڈلکس سے رابطہ کیا وہ مولانا کلیم صاحب کے خاص آدمی تھے انھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے پھلت جانے کا مشورہ دیا، پتہ لے کر میں دہلی آیا اور پہلے جامع مسجد پہنچا خیال تھا کہ اسلام قبول کرنے کا سرٹیفکٹ بنوالوں تا کہ لوگ شک نہ کریں، وہاں کوئی بخاری صاحب امام ہیں انھوں نے مجھے جمعہ کو آنے کو کہا، جب یہاں (پھلت) آیا تو یہاں کا ماحول دیکھ کر بالکل ایسا لگا کہ میں اپنے گھر میں آیا ہوں۔

س: یہاں آکر آپ نے کیا خاص بات محسوس کی؟

ج: یہاں پر ہم سب لوگ مولانا صاحب کو ابی جی کہتے ہیں، مجھے پھلت آکر صحابہ کے وہ قصے جو حکایت الصحابہ میں پڑھے تھے اور ہمارے نبی ﷺ کی زندگی کے سارے حالات آنکھوں دیکھے لگنے لگے، کبھی کبھی گھر کی یاد آتی ہے، مولانا صاحب کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ آج سفر سے آنے والے ہیں پہلے سے خوشی ہونے لگتی ہے اور مولانا صاحب آئے اور مصافحہ ملایا، کبھی گلے لگایا جس سے سارے غم ڈھل گئے۔

س: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ اسلام قبول نہ کرتے تو کیا ہوتا؟

ج: کفر پر مر جانے کا تو تصور بھی میرے لئے دوزخ سے کم نہیں، میرے بھائی، میرے کو بس اللہ کا کرم ہے، ورنہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ دوزخ کا مستحق تھا، میں زمین داری اور مالداری کے زعم میں کیسے کیسے ظلم کرتا تھا اللہ کی زمین پر چلتا اس کا دیا کھاتا تھا، اس کے دیئے ہوئے شریر (جسم) سے نہ صرف یہ کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی مرضی کے خلاف ہی ہر کام کرتا تھا، میں نے اسلام قبول کیا تو ایک روز گھر میں وشنو بھگوان کی مورت دیکھ رہا تھا اس پر میری ماں نے پرساد چڑھایا تھا دو تین چیونٹیاں اس پرساد میں سے کھینچ کر لے جارہی تھیں، تھوڑی دیر میں ایک کتا باہر سے آگیا اس نے وہ پرساد کھایا اور سارا چاٹ کرٹانگ اٹھا کر وہاں پیشاب کر دیا نہ وہ چیونٹی کو روک سکے نہ کتے کو، میں اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل پر بہت ہنسا کہ سہیل اگر میرے خدا کی مجھ پر مہربانی نہ ہوتی اور مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں کیسی حماقت کے ساتھ اس مورتی کے آگے سر جھکاتا، جب کبھی اپنے ہندو بھائیوں سے بات کرتا تو مجھے اور بھی افسوس اور حیرت ہوتی وہ کہتے کہ دیکھو ہم جس بھگوان کی مورتی کی پوجا کرتے ہیں وہ تو ہمارے ساتھ ہے، مسلمان جس خدا کی پوجا کرتے ہیں اسے کس نے دیکھا ہے؟ میں ان سے کہتا اچھا بتاؤ جس ہوا میں سانس لیتے ہو اس میں آکسیجن ہے کہ نہیں؟ وہ کہتے اگر آکسیجن نہ ہو تو مر جائیں، میں نے کہا جس آکسیجن سے تم سانس لیتے ہو اس کو تم نے دیکھا ہے؟ وہ کہتے کہ ہم اپنی عقل سے محسوس تو کرتے ہیں، میں کہتا کہ آکسیجن کو تم بغیر دیکھے محسوس کرتے ہو اور وشواس کرتے ہو اور آکسیجن کے پیدا کرنے والے مالک کو نہ محسوس کرتے نہ اس کے اوپر وشواس کرتے ہو، افسوس ہے تمہاری عقل پر، میرا ارادہ ہے ذرا معاملہ ٹھنڈا ہو جائے تو ورلڈ نیوز میں اپنی کہانی بھیجوں گا اس لئے ہمارا پریوار پورے علاقے میں ہر طرح سے بڑا سمجھا جاتا ہے لوگ مجھے دیکھ کر یہ سمجھتے تھے کہ تو سورگ میں رہتا ہے، اسلام کے نام سے میں چڑھتا تھا شاید جو شبد (لفظ) میرے لئے سب سے گھرڑاں (نفرت) کا لفظ تھا وہ مسلمان تھا مگر جب حق آیا اور میری عقل سے پردے ہٹے تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ اپنے سچے مالک کو، اس کی مرضی نہ مان کر میں کیسے نرک میں جی رہا تھا اب سب سے پیارا لفظ کوئی ہے تو میرے لئے اسلام ہے، اگر کوئی مجھ سے اسلام اور مسلمان کے لئے جان اور خون مانگے تو میں سوچتا ہوں کہ میں اپنے لئے سو بھاگیہ (خوش قسمتی) سمجھ کر دوں گا، میں اس لئے لوگوں کے سامنے اپنی کہانی سنانا چاہتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ ایسے بڑے گھر کا لڑکا کسی لالچ میں تو فیصلہ نہیں کرے گا، اسلام حق ہوگا جو سب گھر بار چھوڑ کر اس نے اسلام کو قبول کیا۔

: اپنے گھر والوں کے بارے میں آپ فکر کرتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: خون کا رشتہ ایک جذباتی رشتہ ہوتا ہے، اپنے گھر والوں کو بہت یاد کرتا ہوں، بلکہ گھر والوں سے زیادہ مجھے ان کی موت بہت یاد رہتی ہے، ابھی تو میرے لئے وہاں رابطہ کرنا بھی آسان نہیں ہاں میں دعا کرتا ہوں، میں نے ابی جی (مولانا کلیم صاحب) سے دعا کے لئے کہا ہے، مجھے یقین ہے، انھوں نے وعدہ کیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ وہ دعا کرتے ہیں، اللہ ان کی دعا ضرور قبول کریں گے، اور انشاء اللہ ضرور بالضرور میرا پریوار (خاندان) اسلام کے سایہ میں آئے گا ایک روز میں نے ابی جی مولانا کلیم صاحب سے کہا آپ میرے باپ اور گرو سب کچھ ہیں آپ سے ایک چیز مانگوں گا، تو آپ دیں گے؟ میرا نام مولانا صاحب نے سہیل خان رکھا تھا، میرا دل میرا چاہتا ہے کہ میرا نام آپ سے جڑے جب آپ میرے ماں باپ بلکہ ماں باپ نے دھکیل دیئے ہیں، آپ تو ماں باپ سے بھی زیادہ ہیں، تو میں اگر سہیل صدیقی لکھنے لگوں آپ مجھے اجازت دیں مجھے امید ہے اگر میں اپنا نام سہیل صدیقی لکھنے لگوں گا تو مولانا کلیم صدیقی کی طرح اللہ ہمیں بھی لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں گے، کم از کم میرے پریوار کے لئے تو اسلام کے فیصلے ہوجائیں گے، ابی جی نے کہا بیٹا سچی بات یہ ہے کہ ابھی تو کلیم صدیقی خود بھی مسلمان نہیں ہوا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں سچی خبر دی ہے کہ قیامت سے پہلے ہر کچے پکے گھر میں اسلام داخل ہوجائے گا، وہ خبر تو سچ ہونی ہے، نام کلیم صدیقی کا ہو رہا ہے، ایسے گندے سے نسبت سے کیا فائدہ، اصل میں یہ صدیقی نسبت حضرت ابو بکر صدیق کی طرف ہے، جنھوں نے بغیر پس و پیش اور جھجک کے پہلے لمحہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی تصدیق کی اس لئے آپ صدیق کہلائے آپ نے جنت دوزخ خواب میں دیکھ کر اسلام کی سچائی کی تصدیق کی آپ اس نیت سے اپنے کو سہیل صدیقی لکھا کریں، اس کے بعد سے میں اپنا نام سہیل خان کی جگہ سہیل صدیقی بتاتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: مسلمانوں کے لئے کوئی پیغام آپ دیں گے؟

جواب: ایک آدمی سفر کرتا ہے ریل میں، دو تین گھنٹے کا سفر، کبھی کبھی تو ریل میں چیکنگ ہو جاتی ہے ورنہ جب اسٹیشن کے گیٹ سے گھر کے لئے جاتا ہے تو ٹکٹ چیک ہوتا ہے، اس دنیا کی ریل میں سے اپنے گھر آخرت کے دروازے پر ٹکٹ کی چیکنگ ضرور ہوتی ہے اور یہاں کا ٹکٹ ایمان ہے بغیر ایمان کے 'بغیر ٹکٹ یاتری' کی طرح آدمی نرک (دوزخ) کی جیل کے منھ میں ہے اس لئے ہمیں ساری دنیا کے انسانوں کو اس ٹکٹ کے حاصل کرنے کے لئے کہنا تو چاہئے، اسلام ایسی سچائی ہے کہ اگر وہ لوگوں تک پہنچ جائے تو سب کا حال میری طرح بدل جائے گا اور ہم مسلمانوں کی یہ خاص ذمہ داری ہے، جس کو آخرت اور جنت دوزخ پر یقین نہ آئے میرے دل سے پوچھ لے کہ دوزخ کیسی خطرناک جگہ ہے، (جھرجھری لیتے ہوئے) اللہ بچائے، اللہ بچائے اور جنت کیسی جگہ ہے اس کے لئے آدمی قربان ہو جائے۔

سوال: بہت بہت شکریہ !! السلام علیکم

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فی امان اللہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اپریل، مئی ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماسٹر عبدالواحد ﴿سنجیوا ستھانا﴾ سے ایک ملاقات

مصیبت میں اجنبی کے ساتھ مولانا صاحب کی ایسی ہمدردی نے ہمیں متاثر کیا مگر ہمارے قبول اسلام کی وجہ وہ ہمدردی نہیں بنی بس اس سے یہ ہوا کہ ایسی بے لوث ہمدردی سے ہمارے دل میں مولانا کی ہمدردی پر اعتماد پیدا ہوا اور آپ کی امانت کو ہم نے اپنا ہمدرد اور سچے خیر خواہ کی بات سمجھ کر پڑھا، قبول اسلام کا ذریعہ اسلام کی حقانیت اور انسانی فطرت سے قریب توحید اور اسلامی نظریہ ہوا، ہمدردی تو لوگ کتنی کرتے ہیں کون اپنا مذہب بدلتا ہے ہمارے دل میں یہ خیال کہ اسلام کے حق نے ایک انسان کو فرشتہ بنا دیا وہ اسلام ہمارا بھی حق ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ماسٹر عبدالواحد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

: عبدالواحد بھائی ابی نے مجھے حکم کیا ہے کہ اپنی اردو میگزین کے لئے آپ سے کچھ باتیں کروں تا کہ دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے کارآمد ہوں۔

: رات مجھے بھی مولانا صاحب نے کہا تھا کہ احمد آپ سے کچھ باتیں کریں گے۔

: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیں۔

: ہمارا خاندان پہلے سے آسامی ہے گوپال میں ہمارے دادا انگریزی دور میں افسر تھے، ستھانا گوت سے ہمارا تعلق ہے، میرے چچا جی بھی سینٹرل ایکسائز میں افسر تھے، بنگال کے اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ شہروں میں رہتے رہے آخر میں کلکتہ میں گھر بنا لیا تھا اور وہیں پر ان کا انتقال ہوا، میرا پرانا نام سنجیو استھانا تھا میں گیارہ ستمبر ۱۹۵۹ء کو مالدہ میں پیدا ہوا، شروع کی تعلیم بھی مالدہ میں ہوئی، اس کول کے بعد کالج کا نمبر آیا تو ہمارے والد کا کلکتہ ٹرانسفر ہو گیا اور وہیں میری تعلیم ہوئی ایم ایس سی، بی ایڈ کیا اور سرکاری ہائیر سکنڈری اس کول میں سائنس کا ٹیچر ہو گیا، بعد میں ایک ڈگری کالج میں لکچرر بنا اور آج بھی اللہ کے شکر سے سائنس پڑھاتا ہوں میری شادی بھی ایک پڑھے لکھے گھرانے میں اب سے چودہ سال پہلے ہوئی میرے سسر صاحب ایک کالج کے پرنسپل ہیں اور میری اہلیہ بھی ایک کانونٹ اس کول میں پڑھاتی ہیں،

سوال: اپنے قبول اسلام کے واقعے کو ذرا تفصیل سے بتائیے۔

جواب: تین سال میں بحیثیت سرکاری ملازم کے ہم لوگوں کو خاندان کے گھومنے کے لئے خرچ دیا جاتا ہے، اب سے نو سال پہلے ۱۹۹۸ء کو ہم ساؤتھ کے پکنک ٹور پر اپنی بیوی بچوں کے ساتھ گئے جاتے وقت دو روز کے لئے بھوپال میں بریک جرنی کر کے بھوپال دیکھنے کا بھی پروگرام تھا، بھوپال ہم اترے ایک ٹیکسی اسٹیشن سے کرائے پر لی، مجھے اتفاق سے بخار ہو گیا، ٹیکسی والے سے کسی مناسب ہوٹل کا پتہ معلوم کیا اس نے کہا کہ تھوڑے فاصلے پر اچھے اور سستے ہوٹل کا میں انتظام کرا دیتا ہوں ٹیکسی والا غلط آدمی تھا وہ ہمیں لے کر ایک ہوٹل گیا، مجھ سے کہا آپ ہوٹل میں کمرہ پسند کر لیں میں ہوٹل کے اندر گیا کمرہ پسند کر لیا مجھ سے ٹیکسی والے نے کہا کہ میں بچوں اور سامان کو لاتا ہوں آپکو بخار ہو رہا ہے آپ کمرہ میں آرام کر لیں، گاڑی میں جا کر میری اہلیہ سے کہا کہ آپ بچوں کو لے کر چلیں میں گاڑی سے سامان اتار کر لاتا ہوں میری قسمت کی خرابی کہو یا خوبی کہ سفر میں کبھی بھی کسی ٹیکسی والے کو کرتا تو ہمیشہ گاڑی کے نمبر نوٹ کرنے کا عادی تھا، مگر بخار کی تیزی میں مجھے نمبر نوٹ کرنا یاد نہیں رہا، ٹیکسی والا ٹیکسی لیکر سامان سمیت فرار ہو گیا، سارا سامان کپڑے، پرس کے پانچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو روپے کے علاوہ ٹکٹ بھی گاڑی میں تھے، بخار کی حالت میں اس حادثے پر اجنبی شہر میں جو گذری بیان نہیں کرسکتا، بخار کی شدت میں میں ہوٹل سے اترا پولس تھانہ کا پتہ لگایا پولس میں رپورٹ کی، تھانہ والوں نے تسلی بہت دی مگر شام تک ہم لوگ تھانہ میں پڑے رہے مگر کوئی کاروائی نہیں کی بخار کے لئے اسٹور سے دوائی لی بخار کچھ اترا واپسی کے لئے ریلوے اسٹیشن پہونچے گھر فون لگایا مگر تیز بارش اور سیلاب کی وجہ سے بنگال کی لائنیں خراب ہو رہی تھی فون نہ لگ سکا، جھانسی جانے والی ایک گاڑی تیار تھی بغیر ٹکٹ اس میں بیٹھ گئے ریزرویشن کے ڈبے میں ٹی، سی ٹکٹ چیک کرنے کے لئے آیا ہم سے پینلٹی سمیت ٹکٹ لینے کے لئے اصرار کرنے لگا میں نے اپنا پورا تعارف کرایا اور اپنے ساتھ جو حادثہ پیش آیا تھا بتایا تو وہ نرم ہوا اس نے کہا آپ فکر نہ کریں جھانسی سے کٹھار کی گاڑی فوراً ملے گی آپ وہ پکڑلیں میرے جاننے والے کئی ٹی، سی اس میں مل جائیں گے میں ان سے کہہ دوں گا وہ آپ کو اپنے ساتھ بغیر ٹکٹ ہی لے جائیں گے کٹھار میں آپ کوئی صورت بنالینا میری جان میں جان آئی کہ چلو کٹھار تک جانے کی صورت بنی، بھوپال سے چلتے ہی مجھے پھر بخار ہوا، بخار اس قدر تیز ہوا کہ میرا پورا جسم کانپنے لگا مجھے ہاتھوں پیروں کے جلنے کا دورہ سا ہونے لگا، کسی طرح جھانسی پہونچے مگر میرا حال اتنا خراب تھا کہ میں آگے سفر کے لائق نہیں تھا مجبوراً فیصلہ کیا کہ جھانسی کے کسی سرکاری ہسپتال میں داخل ہو جانا چاہئے۔ جھانسی اسٹیشن پر اتر کر ہسپتال معلوم کیا اور کسی طرح آٹو رکشہ کر کے ہسپتال پہونچے ڈاکٹروں نے بتایا کہ دماغی بخار ہے، اگر علاج میں دیر کی تو آپ بے ہوش ہو سکتے ہیں، میں نے کہا آپ ہمیں ایڈمٹ کرلیں اور علاج شروع کریں دوا وغیرہ کے پیسے اگر ضرورت پڑیگی تو ہم گھر سے رابطہ کی کوشش کریں گے، دس روز ہسپتال میں رہے اور ہسپتال کے ڈاکٹر نے ترس کھا کر ہمارے کھانے کا نظم بھی ہسپتال سے کردیا، ان دنوں میں میری اہلیہ ہمارے اور اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر فون کرنے کی کوشش کرتی رہیں مگر کوئی رابطہ نہ ہوسکا، طبیعت کچھ سنبھلی تو ڈاکٹروں نے ہمیں سفر کی اجازت دیدی، ہم لوگ اسٹیشن پہنچے تو اتفاق سے وہ ٹی سی جو ہمیں بھوپال سے لائے تھے ہمیں اسٹیشن پر مل گئے، ان کی ٹرین دو گھنٹے لیٹ ہوگئی تھی، میں نے ان کو پہچان کران سے درخواست کی کہ وہ ہمیں کٹہار کی گاڑی میں سوار کرادیں وہ بیچارے اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے لگے، وہ مل گئے، دو گھنٹے بعد ٹرین جانے والی تھی، انھوں نے ہمیں ٹرین میں سوار کردیا، راستہ میں مجھے بخار آیا اور میرے جسم کی حالت پھر اسی طرح ہوگئی، کپکپی کا دورہ مسلسل ہونے لگا، کتنی مشکل سے کٹہار تک کا سفر پورا کیا بیان کرنا مشکل ہے، کٹہار بہت سی گاڑیاں کلکتہ کے لئے تھیں گاڑیاں آئیں تو ٹی سی سے بات کی مگر کوئی بھی ہمیں بغیر ٹکٹ ساتھ لے جانے پر راضی نہ ہوا میری جیب میں تیرہ روپے بچے تھے، بچوں نے رات سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا، بھوک سے بیتاب بچے رونے لگے تو میں نے بیوی سے تیرہ روپے کا کھانا لانے کو کہا وہ دال بھات لے کر آئی بیوی بچوں نے کھانا کھایا اسٹیشن پر فقیروں کی طرح ہفتوں کے میلے کپڑوں میں دال بھات کھاتے دیکھ کر میں بہت رویا بس میرے رونے پر میرے مالک کو ترس آگیا اور نہ صرف یہ کہ مجھے اس امتحان اور مشکل سے نکالنے کا فیصلہ فرمایا بلکہ مرنے کے بعد مجھے دوزخ سے بچانے کا فیصلہ بھی انشاء اللہ ان آنسوؤں پر کردیا۔

سوال: دال بھات کھاتے دیکھ کر رونے سے اس کا کیا مطلب؟

جواب: ہاں مطلب ہے، میں پلیٹ فارم پر جہاں لیٹا تھا میرے بچے سامنے کھانا کھا رہے تھے بخار کی تیزی سے میں کراہ رہا تھا اور پورا جسم جل رہا تھا میری ساری بیماریوں کے مسیحا کو میرے مالک نے میرے سامنے لا بٹھایا، آپ کے ابی مولانا کلیم صاحب بہار کے ایک سفر سے واپس آرہے تھے اور ان کو کٹہار سے راجدھانی ایکسپریس پکڑنی تھی گاڑی چار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھنٹے لیٹ تھی جو لوگ مولانا کو اسٹیشن چھوڑنے آئے تھے ان کو ٹرین سے جانا تھا مولانا صاحب نے ان کو زور دیکر واپس کردیا اور خود گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر بیٹھ گئے، میرے سامنے بینچ پر آکر بیٹھے مجھے کراہتے ہوئے انھوں نے دیکھا وہ میرے قریب آئے تو میں رورہا تھا، مولانا صاحب نے مجھ سے کراہنے کی وجہ معلوم کی میں تو اس حال میں نہیں تھا کہ کچھ کہہ سکوں، میری بیوی نے اپنا دکھڑا سنایا، مولانا صاحب ہماری پریشانی سن کر رو دئے اپنے ساتھی کو سامان سنبھال کر اسٹیشن سے باہر گئے اور اسٹور سے دوا لائے اور ساتھی سے چائے اسٹال سے دودھ منگایا اور دودھ کے ساتھ اپنے ہاتھ سے نکال کر دوا کھلائی اور پانچ روز کی دوا ہمیں دی، تھوڑی دیر میں میرے جسم کے درد کو بہت آرام ہوا، مجھ سے بولے بھائی صاحب مجھے بہت شرم آرہی ہے مگر میری مجبوری ہے مجھے آپ سے رکویسٹ (درخواست) کرنی ہے کہ آپ ہمارے خونی رشتہ کے بھائی ہیں آپ کی جگہ ہمارے ساتھ بھی یہ حادثہ ہوسکتا ہے، آپ دو ہزار روپے مجھ سے قرض لے لیجئے، قرض اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ بڑے آدمی ہیں آپ کو برا نہ لگے، ورنہ میرا دل دو ہزار روپے آپ کو بھینٹ (تحفہ) دینے کو چاہ رہا ہے، پلیز یہ آپ قبول کر لیجئے، میں بیان نہیں کرسکتا کہ میرا کتنا عجیب حال تھا میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کوئی ایشدوت (غیبی فرشتہ) ہے جو ایک اجنبی کے ساتھ یہ معاملہ کر رہا ہے کتنے لوگوں کو اپنا حال سنایا بس ٹیکسی والے کی برائی کرنے اور ہائے وائے کرنے کے سوا کسی کو خیال نہ آیا اور یہ غیر مذہب کے مسلمان کس انداز سے رقم دے رہے ہیں جیسے دے نہ رہے ہوں بھیک مانگ رہے ہوں، میں نے ان سے کہا کہ ہمیں پیسوں کی اتنی ضرورت ہے ہم کیسے منع کر سکتے ہیں مگر آپ پہلے اپنا پتہ دیدیجئے تاکہ گھر پہنچ کر یہ رقم منی آرڈر کردیں، مولانا صاحب نے کہا کہ پیسے تو رکھئے ابھی پتہ بھی لکھ کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھی سے کہا ماسٹر جی ان کو پتہ لکھ کر دیدینا اور ان کے کان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آہستہ سے کچھ کہا، وہ اٹھ کر گئے اور بچوں کے لئے آئس کریم اور کیلے لے کر آئے، بچوں نے لینے سے منع کیا تو ہم نے بچوں سے کہا لیلو بیٹا یہ آپ کے اصل انکل ہیں مولانا صاحب سے میں پتہ لکھنے کو کہتا رہا اور وہ ٹالتے رہے، ابھی لکھتے ہیں تب لکھتے ہیں میں نے زور دیا کہ کہنے لگے بھائی صاحب آپ تلاش کریں گے تو ہم مل جائیں گے، کیا آپ اپنے خونی رشتہ کے بھائی کو بھی تلاش نہیں کر سکتے؟ اتنی دیر میں ہماری گاڑی آگئی، ٹکٹ ان بیسوں میں سے مولانا صاحب کے ساتھی نے لا کر دے دیا تھا، ہمیں سوار کرایا میں نے پتہ کے لئے کہا تو مولانا صاحب کے ساتھی ماسٹر جمشید صاحب نے اپنے بیگ سے جلدی ایک کتاب نکال کر دی کہ وہ مولانا صاحب کی کتاب ہے، اس پر نیچے حضرت کا پتہ لکھا ہے دن کا وقت تھا، ریزرویشن کے ڈبے میں خالی دیکھ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور پتہ دیکھنے کے لئے کتاب نکالی کتاب کا نام تھا" آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" کتاب کے شروع میں دو شبد مولانا وصی صاحب کے لکھے ہوئے تھے، مولانا صاحب کا گویا ان کے اندر کا تعارف تھا کیوں کہ ہم اس فرشتہ صفت مسیحا کو دیکھ کر آئے تھے ایک ایک لفظ دل میں اتر تا گیا، بخار کے باوجود چلتے چلتے میں نے پوری کتاب پڑھی پھر بیوی کو پڑھنے کو دی انھوں نے بھی ایک بار میں پوری پڑھی، مجھ سے کہنے لگیں کہ مولانا صاحب اگر یہ کتاب ہمیں اسٹیشن پر دیدیتے تو اچھا تھا، بیچ میں چھوڑنے کو دل نہیں چاہا، دوا کی دوسری خوراک میں نے ریل میں لی، دوا نے جادو کا اثر کیا اور کلکتہ پہنچتے تک ایسا لگا جیسے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں، میں اور میری بیوی آپ کی امانت کے ایک ایک لفظ کے شکار ہو گئے اور سچائی اور محبت کے پیغام کے سامنے اپنے کو بے بس سمجھ چکے تھے، میں نے کلکتہ اتر کر اپنی بیوی سے کہا میری طبیعت کافی اچھی ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ گھر جا کر پیسے لے کر آج ہی مظفر نگر چلا جاؤں اور کچھ سے (وقت) مولانا کے ساتھ گذاروں، بیوی نے کہا دوا پوری کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیجئے اس کے بعد جلدی چلے جایئے، ہم گھر پہونچے، طبیعت بالکل ٹھیک ہوگئی، بیوی نے کہا پہلے پیسے منی آرڈر کر دیجئے اور پھر کچھ روز بعد چھٹی لے کر ملنے چلے جایئے، منی آرڈر کرنے کے لئے کتاب تلاش کی پتہ لکھ لیں گے مگر نہ جانے شیطان نے وہ کتاب کہاں چھپادی، دو روز ہم دونوں ایک ایک چیز الٹتے پلٹتے رہے مگر کتاب نہیں ملی۔

مجھے یہ تو یاد تھا کہ مولانا صاحب کا نام محمد کلیم ہے، مگر میں مظفر نگر کی بجائے مظفر پور ضلع کر رہا تھا ایک دو لوگوں سے معلوم کیا انھوں نے بتایا کہ مظفر پور یو، پی میں نہیں بلکہ بہار میں ہے بے چینی کے حال میں مظفر پور بہار کا ٹکٹ بنوالیا ایک روز پہلے ایک یو، پی کے آدمی سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے معلوم کیا کہ یو، پی میں کوئی ضلع مظفر پور بھی ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہاں مظفر نگر ہے مظفر پور نہیں، مظفر نگر سن کر مجھے یاد آیا کہ یہ پتہ صحیح ہے انھوں نے بتایا کہ مظفر نگر کی کوئی گاڑی ڈائیریکٹ نہیں ہے، آپ کو دہلی یا سہارنپور جانا پڑے گا وہاں سے مظفر نگر کے لئے بس یا ٹرین مل سکتی ہے، میں نے دہلی کا ریزرویشن کرایا اور ۲۷ر اکتوبر کو دہلی اور دہلی سے مظفر نگر پہونچا اسٹیشن پر ایک میاں جی ملے، میں نے کہا کہ مظفر نگر میں آپ مولانا کلیم صاحب کو جانتے ہیں؟ انھوں نے کہا وہ مظفر نگر میں نہیں رہتے بلکہ آپ کو کھتولی اور وہاں سے پھلت جانا ہوگا، اسٹیشن سے بس اڈے پہونچے کھتولی کی بس میں سوار ہوئے تو میرے برابر میں ایک نوجوان مولوی صاحب بیٹھے تھے ان سے تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ پھلت مدرسہ میں رہتے ہیں ریزرویشن کے لئے مظفر نگر آئے تھے ان سے معلوم ہوا کہ مولانا صاحب تو پھلت نہیں ہیں پنجاب کے سفر پر گئے ہوئے ہیں ان کے ساتھ پھلت پہونچے، مولانا صاحب کے گھر پہونچے تو معلوم ہوا کہ آج رات تک پہونچیں گے انتظار کا مزہ لیا، مولانا صاحب رات کو ایک بجے پہنچے میں جاگ رہا تھا ملاقات ہوئی مولانا صاحب فوراً پہچان گئے مجھے ٹھیک دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور صبح کو ملاقات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کہہ کر گھر میں چلے گئے اگلے روز صبح ۹ ربجے ملاقات ہوئی میں نے وہ پیسے پیش کئے مولانا صاحب بہت زور دیتے رہے کہ ان کو آپ جیبینٹ میں قبول کر لیں تو مجھے زیادہ خوشی ہوگی، آپ نے صرف یہ پیسے دینے کے لئے اتنا لمبا سفر کیا بہت زیادتی کی یہ پیسے تو ہم خود آ کر وصول لیتے، مولانا صاحب ہنس کر بولے دیکھئے آپ نے تلاش کرنا چاہا تو تلاش بھی کر لیا، بغیر پتے کے تلاش کر لیا میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہے کہ ہم سے پتہ یعنی کتاب کھو گئی تھی؟ مولانا صاحب نے کہا کیسی کتاب؟ اصل میں ہم نے پتہ دینا ہی نہ چاہا، میں نے بتایا کہ آپ کے ساتھی ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' گاڑی میں چلتے چلتے پکڑا گئے تھے وہ ہم نے پڑھ بھی لی اور ہمیں شکار بھی کر گئی اور گھر نہ جانے کیسے کھو گئی، اب میں نے پورا حال بتایا مولانا صاحب بہت خوش ہوئے، مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ کی امانت پڑھ کر آپ نے کیا فیصلہ کیا میں نے کہا آپ کا بنکر آئے ہیں، آپ جو چاہے کر لیجئے یا چھوڑ دیجئے، مولانا صاحب نے کہا میرا بنے سے تو کام بننے والا نہیں جس نے پیدا کیا ہے اس کا بننے سے کام چلے گا میں نے کہا اسی لئے تو آپ کے پاس آئے ہیں، مولانا صاحب نے کہا کہ کلمہ آپ نے پڑھ لیا؟ ہم نے کتاب میں تو پڑھ لیا آپ بھی پڑھا دیجئے، مولانا صاحب نے ۲۹ راکتوبر کو ساڑھے نو بجے ہمیں کلمہ پڑھوایا میرا نام عبدالواحد رکھا مولانا صاحب نے مجھ سے کہا کیا بھائی نے بھی یہ کتاب پڑھی ہے؟ میں نے کہا کہ انھوں نے تین بار پڑھی ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ ان کا کیا ارادہ ہے؟ ہم نے جو ارادہ کیا ہے وہ ہمارے ساتھ ہیں، کچھ کتابیں مولانا نے منگوا کر ہمیں دیں، ایک روز قیام کرنے کے بعد کلکتہ واپس ہوا مولانا صاحب کے مشورہ کے مطابق کلکتہ کے مرکز گیا وہاں علیگڑھ کی ایک جماعت آئی تھی اس کے ساتھ چالیس روز گزارے الحمد للہ یہ چالیس روز ہمارے لئے بہت مفید رہے نماز بھی مکمل یاد کر لی اور ضروری باتیں معلوم ہو گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کی اہلیہ صاحبہ کا کیا ہوا؟

جواب: الحمدللہ پھلت لے جاکر میں نے کلمہ پڑھوایا وہ بہت خوش ہوئیں۔

سوال: اسلام قبول کر کے آپ کو کیا محسوس ہوا؟

جواب: اسلام ملنے کے بعد میں بیان نہیں کرسکتا کتنی خوشی ہوئی، اب میں اس ٹیکسی والے کو دعا دیتا ہوں کہ اگر وہ میرا سامان نہ لوٹتا تو میرا کیا ہوتا؟ میرے اللہ کی رحمت کہ قربان کہ کوڑیاں لٹوا کر ہمارے دل کی تجوری ایمان کے خزانے سے بھر دی، ہم دونوں جب بھی بیٹھتے ہیں بس اسی بات پر شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ آپ نے ہمارا سامان لٹوایا ہمیں ایمان کا مالدار کرنے کے لئے اور کفر وشرک کی موت سے بچانے اور شفاء عطا کرنے کے لئے، واقعی احمد بھائی اللہ کی رحمت کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے!!!

سوال: ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ آپ کو ابی کی ہمدردی اور اخلاق نے زیادہ متاثر اور اسلام کے قریب کیا یا آپ کی امانت نے یا اسلام کی حقانیت نے؟

جواب: احمد بھائی! ایسی مصیبت میں اجنبی کے ساتھ مولانا صاحب کی ایسی ہمدردی نے ہمیں متاثر کیا مگر ہمارے قبول اسلام کی وجہ وہ ہمدردی بنی بس اس سے یہ ہوا کہ ایسی بے لوث ہمدردی سے ہمارے دل میں مولانا کی ہمدردی پر اعتماد پیدا ہوا اور آپ کی امانت کو ہم نے اپنا ہمدرد اور سچے خیر خواہ کی بات سمجھ کر پڑھا، قبول اسلام کا ذریعہ اسلام کی حقانیت اور انسانی فطرت سے قریب توحید اور اسلامی نظریہ ہوا، ہمدردی تو لوگ کتنی کرتے ہیں کون اپنا مذہب بدلتا ہے ہمارے دل میں یہ خیال کہ اسلام کے حق نے ایک انسان کو فرشتہ بنا دیا وہ اسلام ہمارا بھی حق ہے۔

سوال: اب آپ بچوں کی تعلیم کا کیا کر رہے ہیں؟

جواب: اب میرے بچے انگلش میڈیم میں پڑھ رہے ہیں اور ہم نے ایک مولانا صاحب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیوشن بھی لگا رکھا ہے، بچے اور ہم دونوں روزانہ رات کو قرآن، دینیات اور اردو پڑھ رہے ہیں۔

س: گھر والوں نے آپ کے اسلام کی مخالفت نہیں کی؟

ج: بہت زیادہ کی، جب کسی نے کی تو ہم نے اسے پورا واقعہ بتایا، پورا واقعہ سن کر ہمارے چچا جو بہت ہی زیادہ مسلمان ہونے سے ناراض تھے انہوں نے کہا بیٹا تم نے بہت اچھا کیا اور کتاب ہمیں بھی دینا، وہ دیناج پور اسٹیشن پر پوسٹیڈ ہے میں نے آپ کی امانت ان کو دی، مولانا صاحب کے مشورہ سے سفر کر کے ان کے یہاں گیا، رات کو دو بجے تک میں ان کی خوشامد کرتا رہا الحمدللہ دو بجے رات ہی میں انہوں نے کلمہ پڑھا، الحمدللہ میرے خاندان کے پچاس سے زیادہ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔

س: ارمغان کے قارئین کے لئے آپ کوئی پیغام دیجئے۔

ج: بہت محبت بھرا دل ہو، انبیاء کی طرح بغیر لالچ کے، اسلام جیسا حق ہاتھ میں ہو تو پھر کوئی سخت سے سخت آدمی ایسا نہیں جو اسلام کا اسیر نہ ہو، اس لئے ہمیں انسانیت کا حق ادا کرنا چاہئے۔

س: شکریہ ماسٹر صاحب، بہت بہت شکریہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ج: شکریہ تو آپ کا کہ ہماری بات آپ نے اتنی دیر سنی۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، نومبر ۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد اسحاق (اشوک کمار) سے ایک دلچسپ ملاقات

بابری مسجد کو شہید کر کے احمد بھیایوں تو ہم نے اپنے ارمان پورے کر لئے، مگر نہ جانے صرف مجھ اکیلے کو ہی نہیں، ہم تینوں کا حال یہ تھا کہ ہم اپنے دل میں انجانے خطرے سے ڈرے سے رہتے تھے اور ہر ایک کو یہ لگتا تھا کہ شاید اب کوئی خطرہ آجائے، کبھی کبھی تو ایسا لگتا تھا کہ آسمان سے کوئی آگ کی چٹان ہمیں دبانے والی ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد اسحاق : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال : اسحاق بھائی آپ سے تو پچھلے سال ۷ / دسمبر کی رات کے بعد ملاقات ہی نہ ہو پائی، کل ابی نے بتایا کہ آپ کا فون آیا تھا آپ دہلی آرہے ہیں تو خوشی ہوئی، رات ہی ابی نے فرمادیا تھا کہ آئندہ ماہ کے لئے آپ سے انٹرویو لوں۔

جواب : ہاں احمد بھائی! مولانا صاحب نے مجھ سے بھی آج صبح ہی بتایا کہ ارمغان میں اس مہینے تمہارا انٹرویو چھپنا ہے، میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے مگر انھوں نے حکم کیا کہ تمہارا حال سن کر لوگوں میں دعوت کا جذبہ پیدا ہوگا اور دعوت کا کام کرنے والوں میں خوف کم ہوگا، تمہیں بھی ثواب ملے گا، میں نے کہا پھر تو اچھا ہے۔

سوال : اسحاق بھائی اپنا خاندانی تعارف کرائیے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: احمد بھائی! میں یوپی کے مشہور ضلع رام پور میں ٹانڈہ بادلی قصبہ کے قریب ایک گاؤں کے سینی خاندان میں، ۷؍دسمبر ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوا، گھر والوں نے میرا نام اشوک کمار رکھا، پتا جی (والد صاحب) شری پورن سنگھ جی ایک کم پڑھے لکھے کسان تھے میں نے آٹھویں کلاس تک اپنے گاؤں کے جونیر ہائی اسکول میں پڑھا، اسکول اور انٹر میں نے رام پور میں کیا بعد میں لکھنؤ میں سول انجینیرنگ میں ڈپلومہ کیا، ایک پرائیویٹ کنسٹرکشن کمپنی میں نوکری لگ گئی تھی، بچپن میں غصہ بہت تھا کئی بار اسکول میں ٹیچر سے بھی لڑائی ہوئی، کمپنی میں روز روز کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا تھا نوکری چھوڑ آیا، میرے دو دوست پہلی کلاس سے انٹر تک ساتھ پڑھے تھے ایک کا نام یوگیش کمار اور دوسرے کا یوگیندر سنگھ تھا، دونوں ہماری برادری کے تھے، ایک رشتے میں بھائی ہوتے تھے تینوں ساتھ پڑھتے اور ورزش بھی ساتھ کرتے تھے، کچھ روز پہلوانی بھی کی، رام جنم بھومی بابری مسجد کا جھگڑا ہوا تو ہم تینوں نے بجرنگ دل میں اپنا نام لکھوایا، ایڈوانی جی کی رتھ یاترا میں ہم لوگ گوالیار جاکر شامل ہوئے اور چار روز ساتھ چلے، ہمارے گھر والے بھی اس فیصلہ سے بہت خوش ہوئے ایک روز یوگیش کے پتا جی نے جو اسکول میں ٹیچر بھی تھے ہم تینوں کو اپنے گھر بلایا میرے اور یوگیندر کے پتا جی کو بھی بلایا اور بولے کہ ہم تم تینوں بھائیوں کو رام نام پر چھوڑتے ہیں، اگر رام مندر کے نام پر تمہاری بلی بھی چڑھ جائے تو پیچھے نہ ہٹنا، دنیا میں تم امر ہو جاؤ گے، انھوں نے ہمارے تینوں کے سروں پر انگوچھا باندھا، ہم لوگوں کا بڑا حوصلہ بڑھا اور بھی جوش پیدا ہوا ۳۰؍اکتوبر کو ہم لوگ کارسیوا میں پہنچے مگر ہم ابھی جگہ پر پہنچ نہیں پائے تھے کہ ملائم سرکار میں گولی چل گئی اور ہمیں پولیس نے گرفتار کر لیا اور ٹرین میں سوار کر کے رام پور لاکے چھوڑا، ہمارے غصہ کی حد نہ رہی میں نے راستہ میں کئی سپاہیوں کی پٹائی بھی کی مگر انھوں نے ہمیں یہ کہہ کر ٹھنڈا کیا کہ ملائم سرکار رو گرے گی، ہماری سرکار آئے گی تو اس وقت تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ارمان پورے کر لینا، نومبر ۱۹۹۱ء میں ہم لوگ بابری مسجد شہید کرنے کے شوق میں ایودھیا پہنچ گئے سردی کے کپڑے بھی پورے ساتھ نہیں تھے الگ الگ آشرموں میں رہتے رہتے ہمیں وہاں رہ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اکثر سادھوؤں نے ہمیں بابری مسجد شہید کرنے میں شامل ہونے سے منع کیا اور انھوں نے ہمیں اس طرح ڈرایا جیسے ہم کوئی پاپ کر رہے ہوں، ایک سادھو نے تو یہ کہا کہ میں سچ کہتا ہوں اگر رام چندر جی جیوت (زندہ) ہوتے تو بھی ہرگز یہ پاپ یعنی بابری مسجد گرانے کا کام نہ کرنے دیتے ہمیں ان سمجھانے والوں پر بہت غصہ آتا، ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو بھیڑ مسجد کے پاس جمع ہوگئی ہمارے سنچالک نے ہمیں بتا یا تھا کہ جیسے ہم اشارہ کریں گے دھاوا بول دینا، ابھی اوما بھارتی نے نعرہ لگایا تھا کہ ہم چل پڑے، یوگیش تو بھیڑ میں گر گیا، لوگ اس پر چلتے رہے کسی نے دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑا وہ اٹھا، مہینوں بیمار رہا، اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں، خوشی خوشی ہم ایک اینٹ لے کر گھر آئے راستے میں لوگ ہمارا سواگت (استقبال) کرتے تھے، گھر والوں نے ہمارے سواگت میں ایک پروگرام کیا اور ہم کو پھولوں سے تولا گیا، مہینے سال تک لوگ ہمیں شاباشی دیتے رہے۔

س: اپنے قبول اسلام کے بارے میں کچھ بتائیے؟

ج: بابری مسجد کو شہید کر کے احمد بھیا یوں تو ہم نے اپنے ارمان پورے کر لئے، مگر نہ جانے صرف مجھ اکیلے کو ہی نہیں ہم تینوں کا حال یہ تھا کہ ہم اپنے دل میں انجانے خطرے سے ڈرے سے رہتے تھے اور ہر ایک کو یہ لگتا تھا کہ شاید اب کوئی خطرہ آجائے، کبھی کبھی تو ایسا لگتا تھا کہ آسمان سے کوئی آگ کی چٹان ہمیں دبانے والی ہے، بابری مسجد کی شہادت کی ہر برسی پر یعنی ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو ہمارے لئے دن رات کاٹنا مشکل ہوتا تھا ایسا لگتا تھا کہ آج تو ضرور کوئی آفت آئے گی پچھلے سال ۶ دسمبر کو یہ خطرہ پچھلے سالوں سے زیادہ ہی تھا، ہم لوگ ڈر کی وجہ سے ۶ دسمبر کو کبھی گھر سے نہیں نکلتے تھے اور جب ۶ تاریخ گذر جاتی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم لوگ بہت سکون محسوس کرتے ۔ ۷ ردسمبر ۱۹۹۲ء کی صبح کو ہم تینوں گھر سے نکلتے مجھے رامپور میں ایک ضروری کام تھا میرے ساتھی بھی ساتھ ہو لئے، رام پور بس اڈہ پر ہمارا ایک کالج کا ساتھی رئیس احمد ملا، اس نے ہمیں دیکھا تو قریب آیا مذاق کے انداز میں بولا، اشوک اب تم لوگوں کی باری ہے تیار ہو جاؤ میں نے کہا کس چیز کی باری ہے، اس نے پہلے پاگل بننے کی اور پھر مسلمان ہونے کی، میں نے کہاں چونچ بند کر، اس نے کہا اخبار پڑھا ہے کہ نہیں، میں نے کہا اخبار میں کیا ہے؟ اس نے اپنے بیگ سے ایک اردو سہارا اخبار نکالا اور محمد عامر اور عمر کے اسلام قبول کرنے کی خبر پوری سنا دی، ہم لوگوں کو غصہ بھی آیا اور ڈر بھی لگا میں نے کہا اردو کا اخبار ہے جھوٹی خبر ہو گی اس نے ہندی کے دو اخبار نکالے اور مجھے دکھائے، چھوٹی چھوٹی دونوں میں خبریں دکھائیں میں نے دوبارہ اردو کی خبر جو تفصیل سے تھی پڑھنے کو کہا میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کو بھی غصہ آیا اور مشورہ کیا کہ پھلت جا کر معلوم کرنا چاہئے کہ جھوٹی خبر کیوں چھپوائی ہے اور خبر چھپوانے والوں کو مزہ چکھانا چاہئے، بات کو صاف کرنا چاہئے ورنہ کتنے لوگوں کے (دھرم بھرشٹ) دین خراب ہو جائیں گے، رام پور سے ہم لوگ میرٹھ کی بس میں بیٹھے اور پھر کھتولی پہنچے اور ایک جگاڑ میں بیٹھ کر پھلت پہنچے مولانا صاحب کا پتہ معلوم کر کے آپ کے گھر پہنچے، مولانا صاحب نماز کے لئے گئے تھے نماز پڑھ کر آئے تو ایک صاحب نے بتایا کہ یہ مولانا کلیم صاحب ہیں، ہم لوگ کچھ تو غصہ میں تھے اور کچھ زیادہ سخت لہجہ میں میں نے مولانا صاحب کو اخبار دکھا کر کہا، یہ خبر آپ نے چھپوائی ہے، آپ نے کس طرح یہ خبر چھپوائی ہے؟ ہم تین بالکل بحث انداز میں بڑے سخت لہجہ میں بات کر رہے تھے مگر مولانا صاحب نہ جانے کس دنیا کے آدمی تھے بہت ہی پیار سے بولے، میرے بھائی، آپ اپنے ایک خونی رشتہ کے بھائی کے پاس آئے ہیں، آپ ہمارے ہم آپ کے، یہ تو تو میں میں تو شہر کے لوگوں میں ہوتی ہے، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں سے تشریف لائے ہیں، پہلے یہ بتایئے؟ ہم رام پور ٹانڈہ باولی کے پاس سے آئے ہیں، مولانا صاحب بولے میرے بھائیو! اتنی سردی میں آپ نے اتنا لمبا سفر کیا، کتنے تھک رہے ہوں گے، یہ آپ کا گھر ہے آپ کسی غیر کے یہاں نہیں ہیں، آپ جو معلوم کریں گے ہم بتائیں گے، پہلے آپ بیٹھیے، چائے پانی ناشتہ کیجیے، کھانا کھائیے، خبر ہم لوگوں نے نہیں چھپوائی ہے مگر ہے خبر سچی، ہم لوگ کچھ ٹھنڈے ہو گئے تھے، پھر سے گرمی سی آگئی، میں نے کہا آپ کیسے کہہ رہے ہیں سچے لوگوں کا دھرم بھرشٹ کرنا چاہتے ہیں، مولانا صاحب نے پھر پیار سے کہا چلو اگر آپ سچ مانو گے تو مان لینا ورنہ ہمیں اس کی بھی کوئی ضد نہیں عامر اور عمر میں سے محمد عمر اتفاق سے ایک نو مسلموں کی جماعت لے کر پھلت آئے ہوئے تھے جس میں نو مسلم تھے، امیر نہ ملنے کی وجہ سے مولانا صاحبؒ نے ان کو پھلت بلایا تھا، جن میں تین ہریانہ کے تھے اور دو گجرات کے اور چار یوپی کے، دو ان میں مندر کے سادھو بھی تھے، مولانا صاحب نے ایک حافظ صاحب کو بلایا اور ان سے کہا عمر میاں کو بلاؤ تھوڑی دیر میں محمد عمر آگئے، مولانا صاحب نے ہم سے کہا دو جن کی خبر چھپی ہے ان میں ایک محمد عمر یہ ہیں، آپ ان سے مل لیں اور معلوم کریں خبر کیا ہے اور کتنی سچی ہے؟ عمر بھائی کے ساتھ ہم برابر والے چھوٹے کمرے میں بیٹھ گئے مولانا صاحب نے ان کو آواز دی اور کچھ سمجھایا بعد میں بھائی عمر نے مجھے بتایا کہ مولانا صاحب نے مجھے بہت تاکید کی کہ یہ کتنا بھی غصہ ہوں تم صبر کرنا اور بہت پیار نرمی سے مریض سمجھ کر بات کرنا اور دل دل میں اللہ سے دعا کرنا، میں بھی گھر میں جا کر دو رکعت پڑھ کر اللہ سے ہدایت کی دعا کرتا ہوں، تھوڑی دیر میں پر تکلف ناشتہ آگیا، ہم سبھی کو سردی لگ رہی تھی عمر بھائی نے ضد کر کے دو پیالی چائے پلائی اور خوب خاطر کی اور ہمیں سمجھاتے رہے اور بتایا کہ پانی پت سے سونی پت تک ایڈوانی جی کی رتھ یاترا میں ہم دونوں سب سے پیش پیش تھے ۳۰؍ اکتوبر میں ہم دونوں کے اوپر گنبد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر گولی لگی تھی، تھوڑی دیر میں کھانا بھی آ گیا اب ہم تینوں کو لگا کہ ہمیں جو خوف تھا وہ سچ تھا اور ۶ ردسمبر کو ہماری یہ حالت کیوں ہوتی تھی، میں نے عمر سے کہا اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ انھوں نے مجھے بتایا کہ دنیا کا عذاب تو کچھ نہیں، مرنے کے بعد بڑے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے آپ کو میری رائے ماننی چاہئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جانا چاہئے، ہم تینوں باہر مشورہ کے لئے آنے لگے تو عمر بھائی نے کہا میں ایک کام کے لئے باہر جاتا ہوں آپ اندر بیٹھے رہیں، ہم تینوں نے مشورہ کیا اور سب نے طئے کیا کہ ہم کو مسلمان ہو جانا چاہئے پھر عمر بھائی کو آواز دی اور اپنا فیصلہ بتایا، عمر بھائی نے کہا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ کر سچے مالک سے آپ کے لئے دعا کرنے گئے تھے اور مولانا صاحب بھی آپ کے لئے دعا ہی کرنے اندر گئے ہیں، خوشی خوشی عمر نے گھر میں مولانا صاحب کو آواز دی اور درخواست کی کہ ان تینوں بھائیوں کو کلمہ پڑھوا دیں مولانا صاحب نے ہمیں کلمہ پڑھوایا، احمد بھائی وہ حال میں بتا نہیں سکتا کہ ہم تینوں پر کیا گذری، جیسے جیسے مولانا صاحب نے ہمیں کلمہ پڑھوایا اور توبہ کروائی ایسا لگ رہا تھا جیسے کانٹوں کا ایک لباس جس سے جسم بندھا تھا ہمارے جسم سے اتر گیا، اندر سے خوف ایک دم کافور ہو گیا، جیسے ہم نہ جانے کس خطرہ سے نکل کر ایک محصور قلعہ میں آ گئے ہوں، مولانا صاحب نے میرا نام محمد اسحاق رکھا، یوگیش کا محمد یعقوب رکھا اور یوگیندر کا محمد یوسف اور حضرت یوسف، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا قصہ بھی سنایا اور ہمیں بتایا کہ کل سے فون آ رہے تھے کہ یہ خبر چھپ گئی ہے خدا خیر کرے کوئی فساد نہ ہو جائے، میں دوستوں سے کہہ رہا تھا آپ ڈریئے نہیں ہم نے خبر نہیں چھپوائی، اللہ نے چھپوائی ہے انشاء اللہ اس میں ضرور خیر ہوگی، اللہ نے اتنی بڑی خبر ظاہر کر دی، مولانا صاحب نے کھڑے ہو کر گلے لگایا مبارک باد دی اور تینوں کو "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب صبح کو نو مسلموں کی جماعت کے ساتھ ہم تینوں کو شامل کر دیا گیا ایک مفتی صاحب بلند شہر کے سال لگا رہے تھے، ان کو ہمارا امیر بنایا گیا اور دو لوگوں کو سکھانے کے لئے شامل کیا گیا، ۱۵ رلوگوں کی جماعت ایک روز میرٹھ رہی، ہم تینوں نے میرٹھ میں سرٹیفکٹ بنوائے اور پھر جماعت کا رخ آگرہ کی طرف بنا آگرہ اور متھرا ضلع میں ۴۰ ردن پورے کئے جماعت میں وقت ٹھیک لگا، نئے نئے لوگ تھے ایک دو بار لڑائی بھی ہوئی ایک روز ہم تینوں نے لڑکر واپس آنے کی سوچی رات کو پکا ارادہ کیا کہ صبح چلے جائیں گے، رات میں یوسف نے ایک خواب دیکھا، مولانا صاحب فرما رہے ہیں آپ کو اللہ نے کس طرح ہدایت دی پھر بھی آپ اللہ کے راستہ سے بھاگ رہے ہیں، اس نے بعد میں ہم دونوں کو بتایا، ہم لوگوں نے طئے کر لیا کہ جان بھی چلی جائے گی تو چلہ پورا کر کے ہی مولانا صاحب کو منھ دکھائیں گے الحمد للہ ہمارا چلہ پورا ہو گیا۔

سوال: جماعت سے واپس آنے کے بعد پھر کیا ہوا؟

جواب. مولانا صاحب نے مجھ سے معلوم کیا کہ اب آپ کا ارادہ کیا ہے؟ اور مشورہ دیا کہ گھر پر فوراً جانا ٹھیک نہیں ہے مگر ہم نے مولانا صاحب سے کہا کہ ہم بچے نہیں ہیں، مذہب ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور ہمارا حق ہے کہ حق کو مانیں، ہم گھر جا کر گھر والوں پر کام کریں گے اور ہمیں کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے، مولانا صاحب کے سمجھانے کے باوجود ہم لوگ اپنے گاؤں پہنچے پورے علاقہ میں ماحول خراب تھا خبر مشہور تھی کہ مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا ہے، ہم لوگوں نے گھر والوں کو جا کر صاف صاف بتا دیا، پھر کیا تھا، پوری برادری میں ماتم مچ گیا بار بار پنچایت ہوئی دور دور کے رشتہ دار آ گئے ایک بار اخبار والے بھی آ گئے گاؤں والوں نے ان کو پیسے دے دلا کر واپس کیا اور راضی کیا کہ خبر اخبار میں ہرگز نہ د

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے ورنہ اور بھی لوگوں کو خطرہ ہے، ہمارے گھر والوں پر برادری والوں نے دباؤ دیا کہ اپنے لڑکوں کو کسی طرح باز رکھیں مگر اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں مخالفت سے اور پکا کر دیا ہمارے ساتھ بہت سختیاں بھی ہونے لگیں، ہمارے بیوی بچوں کو گھر بھیج دیا گیا مجبوراً ہمیں گھر چھوڑنا پڑا، ہمیں پھلت جاتے ہوئے شرم آئی کہ مولانا صاحب کی بات نہیں مانی، ہم لوگ پہلے دہلی گئے اور پھر ایک صاحب ہمیں پٹنہ لے گئے، پٹنہ میں ہم نے بڑی مشکل اٹھائی، کچھ دن رکشہ بھی چلائی، ضرورت کے لئے مزدوری بھی کی، بعد میں مجھے ایک صاحب اپنی کمپنی میں کلکتہ لے گئے اور پھر میرے دونوں ساتھی بھی کلکتہ آگئے الحمدللہ ہماری مشکل کا زمانہ زیادہ طویل نہیں ہوا اور اب ہم سیٹ ہیں، اس دوران ہم تینوں کو باری باری حضور ﷺ کی زیارت بھی ہوئی، جس سے ہمیں بڑی تسلی ہوئی، مولانا صاحب کی یاد ہم لوگوں کو بہت آرہی تھی مگر موقع نہیں مل سکا، اللہ کا کرم ہے آج ملاقات ہوگئی، مولانا صاحب سے ملنے کے بعد نو دس مہینے کی تکلیفیں ساری جیسے ہوئی ہی نہیں تھیں۔

سوال: اپنے گھر والوں سے کوئی رابطہ آپ نے کیا کہ نہیں؟

جواب: ہم لوگوں نے فون پر بات کی ہے، ماں اور بھائی بہنوں سے بات ہو جاتی ہے پتاجی سے بات تو نہیں ہو پاتی، انشاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا البتہ میری بیوی اور دونوں بچے ابھی میری سسرال میں ہیں، وہ بات نہیں کرتے ہیں، میں نے ایک دوست کو کسی طرح بھیجا تھا اس نے ہماری سسرال کی ایک مسلمان عورت کو ان کے گھر بھیجا تھا، میری بیوی نے کہا جب کہیں جہاں کہیں جانے کو تیار ہوں، میری بھابھیوں سے بالکل نہیں بنتی اور میں خود ایک پتی کی رہ کر مرنا چاہتی ہوں، آج مولانا صاحب سے مشورہ ہوگیا ہے میں اب کسی طرح ان کو لے کر ہی جاؤں گا۔

سوال: دعوت کے سلسلہ میں آپ سے ابی نے کوئی بات نہیں کی، اس سلسلہ میں کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتائیے؟

جواب: مولانا صاحب نے ہم سے عہد لیا ہے کہ بابری مسجد شہید کرنے والوں کی فکر کرنی ہے اور کارسیوکوں پر کام کرنا ہے اور ان کے لئے اور گھر والوں کے لئے دعا کرنی ہے مولانا صاحب سے مشورہ ہوا ہے میں بہت جلد کلکتہ سے جماعت میں وقت لگاؤں گا اور اللہ کے راستہ نکل کر اپنے اللہ سے منظور کروانے کے لئے دعا کروں گا اور پھر آ کر گھر والوں اور کارسیوں پر کام کروں گا۔

سوال: ارمغان کے قارئین کے لئے کچھ پیغام دیجئے؟

جواب: اسلام ہر انسان کی ضرورت ہے کسی آدمی کو اسلام دشمنی میں سخت دیکھ کر یہ نہ سوچنا چاہئے کہ اس کے مسلمان ہونے کی امید نہیں، سارے اسلام دشمن غلط فہمی یا نہ جاننے کی وجہ سے اسلام دشمن ہیں، ہمارے حال سے زیادہ اسی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم بجرنگ دلی تھے اسلام اور مسلمان ہمارے سب سے بڑے دشمن تھے اور اب، ہم ہی ہیں، یہ تصور کہ خدانخواستہ ہم ہندو مرجاتے (دھڑ دھڑی دے کر روتے ہوئے) تو ہماری ہلاکت کا کیا حال ہوتا اور کس طرح اللہ کی ناراضگی اور دوزخ کا ہمیشہ ہمیش کا عذاب برداشت کرتے۔

سوال: شکریہ اسحاق بھائی! آپ تینوں کا شکریہ، آپ دونوں سے بھی کسی وقت دوبارہ بات ہوگی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان، دسمبر ۲۰۰۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد سلمان (بنواری لال) سے ایک ملاقات

بس یہ بات میں سوچتا ہوں کہ سنسار میں لگ بھگ دوارب کم سے کم ڈیڑھ ارب تو دلت کالے، اور بیک ورڈ، پسماندہ طبقے کے لوگ ہیں اسلام اور صرف اسلام ان کے دکھ کا علاج ہے، ان کو مظلومیت سے صرف اسلام بچا سکتا ہے، اگر مسلمان ان کو اسلام کے انصاف اور برابری کا صرف پریچے (تعارف) اپنے سوبھاؤ سے کرادیں تو سب اسلام لاسکتے ہیں اور سارے دبے کچلے سماج کے لوگ، اونچ نیچ کے ظلم سے بچ کر میری طرح ایسا محسوس کریں گے کہ ان کو پھانسی سے رہائی ملی ہے اس لئے دوارب انسانوں پر تو ضرور ترس کھائیں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ،

محمد سلمان : وعلیکم السلام

سوال : اللہ کا شکر ہے آپ بہت وقت پر آگئے ہم کل ہی مکہ معظمہ سے واپس آئے ہیں ابی مکہ معظمہ میں آپ کا ذکر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں تھانہ جاکر آپ سے ملوں اور ارمغان جو ہمارا میگزین ہے اس کے لئے آپ سے انٹرویو لوں۔

جواب : مجھے قاری صاحب نے فون پر بتایا تھا کہ مولانا صاحب جہاں حج کو جاتے ہیں کعبہ کے سفر پر گئے ہیں اور ۷ اگست کو آئیں گے پھر میں نے کل فون کیا تو معلوم ہوا کہ آپ لوگ آگئے ہیں میرا دل بہت ملنے کو چاہ رہا تھا کچھ چیزوں میں مشورہ بھی کرنا تھا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے میں رات ہی دہلی ڈیڑھ بجے پہنچا، مالک کا شکر ہے کہ ملاقات بھی ہوگئی اور بہت اطمینان بھی ہوگیا۔

سوال: آپ اپنا تعارف کرائیں یعنی پریوارک پریچے کرائیں؟

جواب: میرا پہلا جنم تو مظفرنگر کے ملہو پورہ محلّہ کے ایک دلت بلکہ چمار گھرانے میں ۶/ اگست ۱۹۵۸ء کو ہوا، ایسا میرے اس کول کے سرٹیفکٹ میں چڑھا ہے اصل جنم تتھی (تاریخ پیدائش) تو کسی چمار کے گھر وہ بھی پچاس سال پہلے کیسے پتہ ہوگی، میرے پتا جی (والد صاحب) بیچارے مزدوری کرتے تھے بعد میں کمزور ہوگئے تو سبزی بیچنے لگے، ان کا اتر سنگھ جی نام تھا، انھوں نے میرا نام بنواری لال رکھا، ہمارے خاندان میں پڑھائی کا رواج نہیں تھا، بس ہمارے ایک ماموں ایک بینک میں چپراسی تھے اور آٹھویں کلاس پاس تھے، انھوں نے مجھے پڑھانے کی کوشش کی اور اپنے خاندان میں میں نے بارہویں کلاس پاس کی پھر ٹائپنگ سیکھ لی اور پولیس میں مجھے کلرک کی نوکری مل گئی، بڑی وپریت استھتی (مخالف ماحول) میں میں نے پڑھائی کی اس کول میں ہیڈ ماسٹر ایک پنڈت جی تھے بس اتنا ذلیل کرتے تھے کہ کئی بار زہر کھانے کو جی کرتا تھا، کلاس میں سب سے پیچھے بٹھاتے تھے اور بری بری گالیاں دیتے تھے، زندگی بھر اونچی ذات والوں سے ہم ذلیل ہوتے رہے پولیس کی نوکری بھی بڑی بری ہے، ۲۵ رسال میں ایک سو سرسٹھ تھانوں میں میرا تبادلہ ہوا، آپ کے یہاں رتن پوری تھانہ میں بھی رہا اور آپ کے یہاں ہی مجھے صدر محرر کی ترقی ہوگئی تھی، میرا دوسرا جنم (پیدائش) اب سے دو مہینے پہلے ۱۸ر جولائی کو ہوا۔

سوال: اچھا اچھا، وہ تو ہمارے پورے گھر والوں کو معلوم ہے، مگر آپ پھر بھی اس جنم کے بارے میں ذرا اپنی زبانی بتایئے، یعنی اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتایئے، اس لئے آپ کو کہانی سنانی پڑے گی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بہار کے ایک بڑے ڈاکٹر کی لڑکی میرٹھ کالج میں پڑھتی تھی اور اپنی بوا کے گھر رہتی تھی، اس کے ناجائز تعلقات ایک مسلمان لڑکے سے ہو گئے لڑکے کا نام بلال تھا، دونوں میں بات بڑھتی گئی دونوں نے ٹھان لی کہ شادی کر لیں گے، ایک روز لڑکی اپنی بوا کا گھر چھوڑ کر لڑکے کے پاس آ گئی کہ مجھے مسلمان کر کے شادی کرو، لڑکا بہت سیدھا اور کمزور دل کا تھا اس نے منع کیا کہ میرے گھر والے تو کسی طرح تجھے گھر نہیں رکھ سکتے اور میرے حالات کہیں رکھنے کے نہیں ہیں، لیکن لڑکی نہ مانی اس نے کہا کہ اگر تو نے مجھ سے شادی نہ کی تو میں زہر کھالوں گی، لڑکا مجبور ہوا، کئی جگہ شادی اور نکاح کے لئے لے گیا، کوئی تیار نہ ہوا، کسی نے اس کو پھلت جانے کا مشورہ دیا وہ پھلت پہنچا مولانا کلیم صاحب نے پورے حالات سنے، لڑکی سے خوب ٹھونک کر پوچھا، اس نے کہا کہ میرے گھر والے تو تیار ہو جائیں گے میرے والد تو آدھے مسلمان ہیں روزانہ قرآن شریف پڑھتے ہیں، حضرت صاحب نے کلمہ پڑھوا کر ان کا نکاح کروا دیا اور قانونی کاروائی مکمل کرنے کا مشورہ دیا، وہ لڑکا بہت سیدھا تھا، وہ بولا اب میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے میرے نانا کلکتہ میں رہتے ہیں میں نے سوچا تھا ہم وہاں چلے جائیں گے ان سے فون پر بات کی تو انھوں نے صاف منع کر دیا، میرے گھر والے ہرگز مجھے گھر میں داخل نہیں ہونے دیں گے، مولانا صاحب نے کہا: تیرے گھر والے تجھے نہیں رکھتے تو ہم کیسے رکھ سکتے ہیں؟ مگر بلک بلک کر رونے لگا حضرت صاحب کو ترس آ گیا، انھوں نے ان دونوں کو دو چار روز تک پھلت رکھ کر دہلی بھیج دیا اور ایک کمرہ کرایہ پر دلوا دیا اور اپنی بہن سے لڑکی کی پڑھائی یعنی اسلام کی پڑھائی طئے کر دی، لڑکی کا نام نثار رکھا مولانا صاحب کی بہن کے یہاں لڑکی کو بہت کم وقت میں اسلام سمجھ میں آ گیا اور ایمان اب اس کے لئے بلال سے زیادہ پیارا ہو گیا، لڑکی کی بوا نے بلال اور اس کے گھر والوں کے خلاف اغوا کی تھانہ میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شکایت لکھوائی، بہار کے ایک سینئر آئی پی ایس افسر لڑکی کے رشتہ دار تھے، انھوں نے میرٹھ کے ایس ایس پی پر زیادہ دباؤ دیا کہ وہ لڑکی کو برآمد کریں، بلال کے والد اور گھر والوں کو پولیس اٹھا کر لے گئی، مولانا صاحب کے بار بار دباؤ دینے کے باوجود بلال اپنی سستی اور کم ہمتی میں قانونی کارروائی نہیں کرا سکا، لڑکی نے تھانہ میں فون کیا کہ میں گریجویٹ ہوں اور میں نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے، مگر پولیس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا، بلال کے بڑے بھائی نے کسی طرح مولانا صاحب کا نمبر لیا اور فون کیا کہ کسی طرح بلال کا پتہ بتا دیں، ہمیں صرف قانونی کاغذات لینے ہیں تا کہ تھانہ میں دکھا کر اپنے گھر والوں کو چھڑا لیں، مولانا اس وقت ممبئی میں تھے انھوں نے ان کو مشورہ دیا کہ دو روز بعد بلال دہلی کی کسی مسجد میں آئے گا آپ وہاں مل لیں ہمارے بہنوائی آپ سے ان کی ملاقات کر دیں گے دوپہر کی نماز میں بلال مسجد میں نہیں پہنچا اور بلال کے بھائی معلوم کرتے کرتے مولانا صاحب کے دہلی والے گھر پہنچ گئے، وہاں گھر والوں نے کہا کہ ہم کسی بلال کو نہیں جانتے پھر اس نے مولانا صاحب کو فون کیا مولانا صاحب نے کسی طرح بلال کو تلاش کر کے اس کو بھائی سے ملنے کو کہا، پولیس کا دباؤ پڑا تو بلال کے اس بھائی کو بھی پکڑ لیا، ان سب پر دباؤ بھی دیا اور لالچ بھی کہ ہمیں صرف لڑکی چاہیے، اگر لڑکی کا پتہ تم لوگ بتا دو ہم سب لوگوں کو چھوڑ دیں گے، بلال کے بھائی نے اپنے چھوٹنے کے لالچ میں تھانہ انچارج سے کہا کہ لڑکی دہلی میں مل سکتی ہے، وہ اس کو اور لڑکی کے بھائی کو لے کر رات کو دہلی پہنچے اور ۱۷ر جولائی کی رات کے ساڑھے تین بجے بٹلہ ہاؤس میں حضرت صاحب کے گھر چھاپہ مارا مولانا صاحب کسی انتقال میں جانے کی تیاری کر رہے تھے پولیس نے گھر کی تلاشی لی اور مولانا صاحب سے بلال کا پتہ معلوم کیا، مولانا صاحب نے بتایا کہ بلال ان کے پاس نہیں ہے بلکہ کل اس کا فون آیا تھا، رو رہا تھا کہ آپ کا کمرہ تو خالی کر دیا اب میں کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں؟ میں نے سفر سے فون پر اس کو پنجاب کے ایک دوست کا نمبر دیا کہ کوشش کرلو، اگر وہ تمھیں کرایہ کا مکان اور کوئی نوکری دلوادیں، پولیس مولانا صاحب کو جامعہ نگر چوکی لے گئی اور پھر فوراً میرٹھ کے اس تھانہ میں روانہ ہوگئی، موبائل بھی اپنے قبضہ میں کرلیا، مولانا صاحب بتاتے ہیں، زندگی میں پولیس سے ایسا پہلا سابقہ تھا فوراً مجھے خیال ہوا کہ دعوت ہر مشکل کا علاج ہے، مولانا دعوت کی بات شروع کی ایک گاڑی میں تھانہ انچارج موتلہ صاحب اور حضرت صاحب تھے، مولانا صاحب نے تھانہ انچارج سے معلوم کیا کہ آپ پولیس والے ہی ہیں یا انسان بھی ہیں، وہ بولے پہلے ہم انسان ہیں بعد میں پولیس والے، مولانا ہم پہاڑ کے رہنے والے ہیں اتراکھنڈ کے اور پہاڑی لوگ پہلے انسان ہوتے ہیں، مولانا صاحب نے کہا آپ میری طرف دیکھئے، میرے چہرے سے آپ کو کیا جرائم ٹپک رہے ہیں، کیا میں کوئی لڑکی اغوا کرسکتا ہوں؟ موتلہ صاحب نے کہا: سر ہم نے آپ کا کوئی انادر (بے عزتی) تو نہیں کی، آپ پولیس کی مدد کیجئے، ہمیں صرف لڑکی چاہئے، ہم پر بہت دباؤ ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ یہ کوئی آدر ہے کہ آپ ایک شریف آدمی کو تین بجے رات میں بغیر کسی جرم کے تھانہ لے جارہے ہیں مولانا نے مرادنگر مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی، تو موتلہ جی ہاتھ جوڑنے لگے، سر میں مسجد میں نماز پڑھنے نہیں دے سکتا آپ کہیں راستہ میں نماز پڑھ لیں، گاڑی میں چٹائی ہے، مولانا صاحب نے کہا نماز تو آپ کو بھی پڑھنی چاہئے، ایک دن مالک کے سامنے آپ کو بھی جانا ہے، وہاں آپ سے اس کا سوال ہوگا کہ آپ نے نماز کیوں نہیں پڑھی، مولانا نے اس کو اسلام کے بارے میں بتانا شروع کیا، تھانہ پہنچ گئے، تھانے میں کرسی پر بٹھا کر اس نے سپاہی کو چائے اور بسکٹ لانے کو کہا، حضرت صاحب نے منع کیا، کہ ہم لوگ پولیس کی چائے نہیں پیتے، مگر موتلہ جی نے کہا کہ چائے والے سے معلوم کر لیجئے کہ ہم کس طرح پیسے دیتے ہیں، اگر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنتوشٹ (مطمئن) ہوں تو چائے لے لیجئے، ورنہ چائے کے پیسے اپنے پاس سے ادا کر دیجئے، چائے تو پی لیجئے موتلہ جی نہانے اور ناشتہ کے لئے میرٹھ گھر چلے گئے، تھوڑی دیر میں مولانا صاحب کے بہنوئی اور ایک دو وکیل آ گئے، مولانا صاحب ان سے بات کر رہے تھے، مولانا صاحب نے بتایا کہ تھانے کا ایک سنتری آیا اور بولا مولانا صاحب آپ اپنی کرسی لے کر اندر الگ بیٹھئے، مولانا صاحب نے سوچا، تھانے میں اپنی عزت بچانی چاہئے، بس وہ اندر آ گئے، اصل میں میرے مالک کو مجھ مظلوم پر رحم آ گیا کہ کنویں کو پیاسے کے پاس گرفتار کر کے بھیجا، میں اپنے ماتحت سپاہی سے بحث کر رہا تھا وہ اہلاوت چودھری تھا، میں نے کہا کہ سارے کام ہم کرتے ہیں، بس تمہارے پاس بدھی تو ہے ورنہ سارے کام ہم کرتے ہیں، میں نے کہا: میاں صاحب! مندر ہم بنائیں، مسجد ہم بنائیں، سب کام ہم کریں اور ہمیں گھسنے بھی نہیں دیتے، مولانا صاحب نے کہا مندر کی بات آپ سچ کہہ رہے ہیں، مسجد کی یہ بات نہیں ہے، آپ کسی مسجد میں امام کے پیچھے چلے جائیں، کوئی آپ کو روکے گا نہیں، آپ ہندو بہچان کے ساتھ دہلی کی جامع مسجد میں جائیے، آپ کو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہیں روکے گا، میں نے کہا مولانا صاحب اصل میں ہم چمار ہیں، بس بتا نہیں سکتا کیسے دکھ بھرے ہیں ہم نے، اس کول میں ماسٹر سب سے پیچھے بٹھاتا تھا، آواز بالکل ہلکی تھی، کچھ سوال کر لیتا تو بس گالیاں دیتا، کتنی بار دل میں آیا کہ مالک نے ہمیں ہندو کیوں بنا دیا، کئی بار خیال آیا کہ بودھ یا مسلمان ہو جاؤں۔

مولانا صاحب نے بتایا بودھ بننے سے تو امبیڈکر جی کا مسئلہ حل نہیں ہوا، انھوں خود لکھا ہے کہ مسلمان ہونا ہی مسئلہ کا حل تھا میں نے کہا کہ ہمیں تو کوئی مسلمان کرنے والا ملتا نہیں، مولانا صاحب نے کہا کہ میں آ گیا ہوں نہ آج، میں نے کہا کہ مولانا صاحب آپ تو مذاق میں لے رہے ہیں، میرا دل تو کڑھ رہا ہے میں بہت سیریس لی بات کر رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، مولانا صاحب نے کہا کہ میں آپ سے کئی گنا زیادہ سیریس (سنجیدہ) ہوں اور بولے، پڑھ لو کلمہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھو بلدی، بس ہو جاؤ گے مسلمان، میں نے کہا یہ تو مجھے یاد ہے مولانا صاحب نے کہا کہ مجھے سناؤ میں نے سنایا مولانا صاحب بولے اب اس کو مسلمان ہونے کی نیت سے سچے دل سے پڑھ لیجئے، یہ خیال کر کے کہ قرآن جو مالک کی طرف سے سنودھان (منشور) ہے، اس کی شپتھ (حلف) لینے کے لئے پڑھ رہا ہوں کہ اس منشور کو مانوں گا، مولانا کے زور دینے پر میں نے پڑھا، مولانا نے کہا بس مسلمان ہو گئے، میں نے کہا اب مجھے مسلمان ہونے کے لئے کیا کرنا ہے؟ مولانا صاحب نے کہا کہ مسلمان ہونے کے لئے کچھ نہیں کرنا ہے، بس اچھا مسلمان ہونے کے لئے اسلام کو پڑھنا ہے، نماز سیکھنی ہے، صفائی کا اسلامی طریقہ سیکھنا ہے میں نے کہا مجھے کہاں جانا پڑے گا؟ مولانا صاحب نے کہا کہ پھلت آ جانا، میں نے کہا پھلت جورتن پوری تھانہ میں ہے اور جہاں بڑا مدرسہ ہے اور جہاں کے مولانا مشہور ہیں، مولانا صاحب نے کہا ہاں وہی، مولانا صاحب نے کہا فون نمبر لکھ لیں اچھا ہے میری موجودگی میں آئیں، احمد مولانا صاحب! میں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھے کلمہ پڑھ کر ایسا لگا جیسا میں نے ایک تنگ اور گھٹن کی زندگی سے ایک نئے جگت (جہان) میں جنم لیا ہے۔

مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ انھوں نے مجھے جیسے ہی کلمہ پڑھوایا، موتلہ صاحب کے پاس ہوم سکریٹری اور لیڈروں اور افسروں کے فون آئے، انہوں نے تھانے میں فون کیا، انسپکٹر سے بات ہوئی، موتلہ صاحب نے کہا کہ مولانا صاحب کو آدر سے آفس میں بٹھاؤ اور ناشتہ وغیرہ کراؤ، میں آتا ہوں۔

موتلہ جی آگئے مولانا صاحب سے معذرت کی کہ پولیس کو اصل حال معلوم نہیں تھا، آپ باعزت جا سکتے ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ آپ آگے کوئی کاروائی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، مجھے بالکل ایسا لگا جیسے میرے مالک نے مجھے دنیا کی تنگی اور ظلم سے نکالنے کے لئے مولانا صاحب کو گرفتار کر کے بھیجا مولانا کہتے بھی ہیں کہ آپ مجھے ایسے ہی بلوا لیتے، رات کو تین بجے کلمہ پڑھوانے کے لئے گرفتار کروایا میں کس منھ اپنے پیارے مالک کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔

سوال: اس کے بعد موتلہ جی کا کیا ہوا؟

جواب: اخباروں میں مولانا صاحب کی گرفتاری کی خبر چھپ گئی فون پر فون احتجاج کے آنے شروع ہوئے، موتلہ اور انسپکٹر کا ٹرانسفر ہوا بلکہ ڈموشن ہوا، تقریباً سارا تھانہ بدلا گیا، میرا بھی ٹرانسفر ہوا، موتلہ صاحب اپنا سامان لینے آئے تو میں ان سے ملنے گیا، بولے دہلی سے آتے وقت مولانا صاحب نے گاڑی کے اندر کی لائٹ جلا کر جب کہا کہ میرا چہرہ دیکھئے آپ، کیا اس سے جرائم ٹپک رہے ہیں؟ میں بیان نہیں کر سکتا، جیسے مجھ پر بجلی گر گئی ہو میرے دل میں آیا کہ کسی مہان (بڑے) آدمی پر تو نے یہ ہاتھ ڈالا، بعد میں افسروں کے دباؤ سے بچنے کے لئے مولانا صاحب کا نام تو ایف۔آئی۔آر میں لکھا کہ مولانا صاحب کے علم میں تھا، مگر مجھے اندر سے ایسا لگتا ہے بنواری لال، وہ لڑکی کیا مسلمان ہوئی ہم سبھی کو مسلمان ہونا پڑے گا، میں ان کو مولانا صاحب کی کتاب آپ کی امانت بھی دی، ان کا فون آیا تھا اسلام کے تعارف کے لئے اور کوئی کتاب بھیجنا،

سوال: پھر آپ نے اسلام کو پڑھنے اور سیکھنے کے لئے کیا کیا؟

جواب: سب سے پہلے تو میں نے اپنے اطمینان کے لئے ایک روز کی چھٹی لی اور دھوتی پہنی، تلک لگایا اور دہلی جامع مسجد پہنچا، گیارہ بجے جامع مسجد پہنچا اور نماز کا وقت معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ڈھائی گھنٹہ بعد اکٹھی نماز ہوگی، اکیلے تو جب چاہو پڑھ سکتے ہو، میں امام صاحب کی جگہ پیچھے جا کر بیٹھ گیا، دو گھنٹہ بعد اذان ہوئی لوگوں نے مجھ سے بتایا کہ نماز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی ہے، آپ یہاں سے تھوڑی دیر کے لئے چلے جائیں، میں نے کہا میں چمار ہوں ہندو مذہب کا کوئی مجھے مندر نہیں جانے دیتا، آج مسجد دیکھنے آیا ہوں، اذان دینے والے میاں جی کا ایک مصلیٰ بچھا تھا، انہوں نے اسے جھاڑا اور مجھے کہا آپ اس پر بیٹھ جائیں، میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی لوگ یہ معلوم کر کے کہ میں چمار ہوں بہت خوش ہوئے اور کئی لوگوں نے مجھے گلے لگایا اسلام کی سچائی پر اب مجھے پورا یقین آ گیا تھا، اب میں گھر گیا اپنے بچوں اور گھر والوں کو بتایا سب لوگ بہت خوش ہوئے اور میں نے پھلت مولانا صاحب سے وقت لے کر ان چاروں بچوں اور بیوی کو کلمہ پڑھوایا۔

سوال: آپ کے خاندان والوں نے کچھ مخالفت نہیں کی؟

جواب: ہمارے خاندان والے مظفرنگر میں رہتے ہیں ہمارا ان سے رابطہ زیادہ نہیں ہو پاتا، ہاں مجھے یقین ہے کہ سچائی معلوم ہوگی تو وہ مخالفت کرنے کے بجائے اسلام کے سائے میں آ کر بے حد خوشی محسوس کریں گے، میں خود ایسا محسوس کرتا ہوں جیسے مجھے پھانسی سے رہائی ملی ہو۔

www.kitabosunnat.com

سوال: دین کو سیکھنے کے لئے آپ نے کیا کیا؟

جواب: میں نے مولانا صاحب سے بات کی ہے، انشاء اللہ جلد چھٹی لے کر چار مہینے جماعت میں یا کسی مدرسہ میں لگا دوں گا میں نے نام بدلنے کی بھی درخواست لگا دی ہے، میں نے کتابیں پڑھنی شروع کر دی ہیں، مولانا صاحب نے مجھے پچاس کتابوں کی فہرست بتائی ہے، جو ہندی میں مل سکتی ہیں، پچیس میں نے خرید لی ہیں، ہر لائن پڑھ کر مجھے اپنے مالک کے شکر میں بس سر رکھے رہنے کو جی چاہتا ہے۔

سوال: ارمغان پڑھنے والوں کے لئے آپ کچھ پیغام دیں گے؟

جواب: مولانا احمد صاحب، میں ابھی کم عمر بلکہ بچہ ہوں، دو مہینے کی میری عمر ہے، دو مہینہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچہ کچھ کہہ سکتا ہے، بس یہ بات میں سوچتا ہوں کہ سنسار میں لگ بھگ دو ارب کم سے کم ڈیڑھ ارب تو دلت کالے اور بیک ورڈ، پسماندہ دراوڑیوں کے لوگ ہیں اسلام اور صرف اسلام ان کے دکھ کا علاج ہے، ان کو مظلومیت سے صرف اسلام بچا سکتا ہے، اگر مسلمان ان کو اسلام کے انصاف اور برابری کا صرف پریچے (تعارف) اپنے سو بھاؤ سے کرا دیں تو سب اسلام لا سکتے ہیں اور سارے دبے کچلے سماج کے لوگ، اونچ نیچ کے ظلم سے بچ کر میری طرح ایسا محسوس کریں گے کہ ان پھانسی سے رہائی ملی ہے، اس لئے دو ارب انسانوں پر تو ضرور ترس کھائیں۔

سوال: آپ نے اپنا اسلامی نام نہیں بتایا؟

جواب: مولانا صاحب نے میرا نام محمد سلمان رکھا ہے، مجھے بہت پسند آیا،

سوال: بہت بہت شکریہ سلمان بھائی، آپ کو مذاق مذاق میں ہدایت نصیب ہو گئی

جواب: آپ کا بھی بہت بہت شکریہ، مولانا صاحب آپ کہہ رہے ہیں کہ مذاق میں ہدایت ہوئی میرے اللہ نے مجھ پر کرم کر کے ایک مہمان داعی کی عزت کو داؤں پر لگا کر میرے لئے گرفتار کر کے بھیجا، مجھے بہت خوشی ہوئی کہ دنیا کے لوگ ہمیں نیچ سمجھیں تو کیا، میرا مالک تو مجھے اتنا پیار کرتا ہے، خود مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد مجھے مہتمم صاحب کے اس طرح لانے پر غصے کے بجائے پیار آیا میرے دل میں آیا، میں نے اللہ سے دعا بھی کی، میرے اللہ ایک آدمی کے ایمان لانے کے لئے اگر مجھے برسوں جیل میں رہنا پڑے تو مجھے عزیز ہے، ایک خاندان کے اسلام لانے کے لئے چند گھنٹے بہت سستے ہیں۔

سوال: ایک بات معلوم کرنا رہ گئی کہ آپ نے اپنے خاندان کے بارے میں کیا سوچا؟ آپ کو ان میں تو کام کرنا چاہیئے اب تو آپ بھی مسلمان ہیں آپ کی بھی ذمہ داری ہے؟

جواب: بالکل سچ کہا، مولانا صاحب نے ہر ملاقات میں مجھے صرف اس پر زور دیا اور میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کی امانت اور امبیڈکر اور اسلام ایک ایک ہزار چھپوائی ہے، مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ہمارے سماج کے لوگ اونچ نیچ کے ظلم اور پھانسی سے رہائی پا کر اسلام میں آئیں گے، آپ بھی دعا کریں ذرا مجھے اسلام کو پڑھنا ہے، میں نے قرآن بھی پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

: بہت مبارک ہو ماشاءاللہ۔

: بس آپ دعا ضرور کیجئے۔

: آپ کے علم میں بعد میں اس ثنا اور بلال کے مقدمہ اور بلال کے والدین کی باقی تفصیلات ہیں؟

: جی ہاں وہ خود بڑی عجیب ہیں۔

: ذرا بتائیے؟

: ایک ہفتہ تک بلال کے والد، اس کے بھائی، اس کے بہنوئی اور جس گھر میں وہ میرٹھ میں کرائے دار رہے، اس کے مالک کو بلال کے بہنوئی اور شاید بہن کو تھانے میں حوالات میں بند رکھا، مالک مکان کو تو پہلے سفارش پر چھوڑ دیا تھا، حضرت صاحب کا تھانے میں لانا تھا کہ افسروں کے فون آئے، تو گھبرا کر سب گھر والوں کو چھوڑ دیا، الہ آباد ہائی کورٹ سے ایف آئی آر پر کاروائی پر اسٹے بھی اسی دوران لے لیا تھا، جولائی کو ۲۳ ر تاریخ کو لڑکی کے بیان ہونے تھے، لڑکی کے والد پوری ٹیم کے ساتھ الہ آباد آ پڑے اور کوشش تھی کہ کورٹ پہنچنے سے پہلے لڑکی کو پکڑ لیں گے، اتفاق کی بات لڑکی کی رات میں طبیعت خراب ہوگئی، وہ بالکل اس حال میں نہیں تھی کہ بیان دے سکے، مگر مولانا صاحب کی بہن کے یہاں اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا تھا اور اسلام اس کے دل میں گھر کر گیا تھا کہ وہ جان پر کھیل کر ہائی کورٹ پہنچی اور راستہ میں بیہوش ہوگئی، کورٹ میں جا کر بیان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس نے اپنے گھر والوں کی طرف دیکھا بھی نہیں کورٹ میں اس نے ایسا بیان دیا کہ عدالت بھی حیرت میں رہ گئی، اس نے کہا میں بالغ ہوں پڑھی لکھی ہوں، اسلام کو سمجھ کر مسلمان ہوئی ہوں اور میں نے اپنی مرضی سے اپنے پسند کے شوہر سے نکاح کیا ہے، میرے گھر والے بے کار میں سب لوگوں کو پریشان کر رہے ہیں، لڑکی کے والد نے بہت چاہا کہ لڑکی کو تین روز کے لئے ہمیں دے دیا جائے، مگر وہ تیار نہیں ہوئی اور اس نے کہا کہ میرا ایمان وہاں جا کر خطرے میں پڑ جائے گا، بیان دینے کے بعد سنا ہے اس نے اپنے والد سے فون پر بات کی اور کہا کہ ڈیڈی آپ تو ہر وقت اسلام کی باتیں کرتے تھے اور روزانہ قرآن شریف پڑھتے تھے اب میں مسلمان ہوگئی تو اب آپ خود اس کے خلاف ہو گئے اور اس نے اپنے والد کو مسلمان ہونے کو کہا اور مولانا صاحب سے ملنے کو کہا، سنا ہے کہ وہ مولانا صاحب کے مکہ معظمہ سے آنے کا انتظار کر رہے ہیں اور مولانا صاحب نے ملنے کے لئے بیتاب ہیں، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ کو ثناء کے گھر والوں کو بھی ہدایت دینی ہے ورنہ اس طرح کے کیس میں لڑکی کا باپ کہاں ایسی بیتابی سے ملنے کا انتظار کرتا ہے، مولانا صاحب کہہ رہے تھے وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں ہمیں جتنا موقع ملے گا ہم ان کے ساتھ بھی خیر خواہی کا معاملہ کریں گے۔

سوال: بلال کے گھر والوں کا حال آپ کو معلوم ہے؟

جواب: بلال کا بھائی گوہر جورات میں پولیس کو دہلی مولانا صاحب کے گھر لایا تھا اس کو اپنی غلطی پر بہت پشیمانی ہوئی اور سنا ہے کہ مولانا صاحب سے ملنے دہلی گیا ہے اور بہت شرمندگی کے ساتھ معافی مانگی، لڑکی کے جان پر کھیل کر اس طرح بیان دینے سے اس کے گھر والے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ اس کی رخصتی کرائی اور سنا ہے اپنی بیٹی سے زیادہ اسے چاہنے لگے ثناء نے ان کے گھر میں بہت دین کا ماحول بنا دیا ہے گھر والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھنے لگے ہیں اور کافی اچھے مسلمان بنتے جارہے ہیں۔

سوال یہ تفصیلات آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟

جواب اصل میں اپنے اسلام کے بعد مجھے دلچسپی ہوئی مَیں نے تلاش شروع کی کہ اس کیس میں کس کس کے حصے میں اسلام کی خیر آئی ہے، مولانا صاحب نے مجھے چاروں ملاقاتوں میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جہاں جائے خیر خواہی کرے، ہمارے نبی ﷺ کی شان یہ تھی کہ دوست تو دوست دشمنی کرنے والوں کو بھی بھلائی اور اپنی خیر خواہی سے محروم نہیں رکھتے تھے، سچی خیر خواہی یہ ہے کہ مسلمان جہاں جائے اسلام پھیلائے اور داعی کی پہچان کے ساتھ رہے اور داعی وہ ہے جہاں جائے اس کی دعوتی خیر پھیلے، مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ہم اسی رحمت بھرے نبی کے امتی ہیں، اگر ہم اندر سے نہیں تو باہر سے ہی داعی بننے کی کوشش کریں، میں تو اس لئے ہر جگہ دعوت دعوت کا شور مچاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بھلائی کے بہروپ اور ڈھونگ میں اپنے نبی ﷺ کی نقل کی وجہ سے، جان اور حقیقت بھی پیدا فرمادیتے ہیں، مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ اب آپ اس کیس پر نظر رکھئے اور دیکھئے کہ چند گھنٹوں میں میرے تھانہ جانے سے اللہ تعالیٰ نے انشاء اللہ کتنے لوگوں کو کفر و شرک سے نکالیں گے، اس لئے میں چاروں طرف نظر رکھ رہا ہوں اور کھلی آنکھوں میں اسلام کا نور پھیلتا دیکھ رہا ہوں۔

سوال: شکریہ بہت بہت !!

جواب: آپ کا شکریہ !

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، ستمبر ۲۰۰۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی حسن ابدال ﴿جئے وردھن﴾ سے ایک ملاقات

ہمارے خونی رشتہ کے بھائی جو کاوڑ لاتے ہیں کیسی مصیبت بھر کر سفر کرتے ہیں اور ان کا، سچائی کا راستہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے، ہر قدم نرک کی طرف شرک کی طرف جا رہا ہے، اور ہم اپنی کھال میں مست کھانے اور کمانے میں ہیں، یہ کیسا بڑا ظلم ہے ہم سارے غیر مسلموں کو اپنا دشمن اور مخالف سمجھتے ہیں، یہ لاکھوں لوگ صرف مالک کو راضی کرنے کے لئے اس قدر مشکل سفر کرتے ہیں، میں نے کئی کاوڑ کیمپوں میں دیکھا کہ پاؤں پر ورم چھالے اور زخم ہو رہے ہیں، لوگ ان کی مرہم پٹی کر رہے ہیں، ہم کیسے رحمت بھرے نبی کو ماننے والے ہیں کہ ہم ان بھائیوں کو حق نہیں پہنچاتے، ذرا کوشش تو کرنی چاہئے اپنا سمجھ کر ہمارے ذمہ ان کو سچائی پہنچانا ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ : اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسن ابدال : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: حسن بھائی! آپ جماعت سے کب لوٹے اور آپ کا وقت کہاں لگا؟

جواب: احمد بھائی میں آج ہی جماعت میں سے واپس آیا ہوں اور ہماری جماعت متھرا میں وقت لگا کر لوٹی ہے۔

سوال: جماعت میں کچھ پریشانی تو نہیں ہوئی؟ آپ کے ساتھ جماعت کہاں کی تھی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: الحمدللہ جماعت میں وقت بہت اچھا لگا اور ساتھیوں نے بہت ہی بہت ہماری خدمت کی اور ہماری جماعت متفرق تھی، کچھ لوگ سہارن پور کے تھے تین لوگ میوات کے تھے، دو چار بجنور کے، اللہ کا شکر ہے اور امیر ہمارے سہارنپور ضلع کے ایک گاؤں کے عالم تھے اور بار بار وقت لگا چکے تھے، الحمدللہ مجھے پوری نماز دعائے قنوت کے ساتھ یاد ہوگئی۔

سوال: حسن بھائی ہمارے یہاں پھلت سے ایک اردو میگزین ہر مہینہ نکلتی ہے، اس میں ان لوگوں کے انٹرویو شائع کیے جارہے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آج کے زمانے میں اپنے فضل سے راہِ ہدایت عطا فرماتے ہیں، ابی کا حکم ہے کہ آپ سے اس کے لیے کچھ باتیں کروں تاکہ دوسرے لوگوں کے لیے میں راہ نمائی ہو، خاص طور پر پرانے خاندانی مسلمانوں کو عبرت ہو۔

جواب: ہاں مولوی احمد صاحب میں نے متھرا میں بہت سے لوگوں سے ارمغان کا نام سنا، ہم لوگ ایک مسجد میں گئے تو وہاں کے امام صاحب نے ممبئی کے ندیم صاحب انٹرویو پڑھ کر سنایا تو مجھے بہت اچھا لگا اور میرے دل میں آیا تھا کہ میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ میرا بھی انٹرویو چھپوا دیں، مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ میرے کہنے سے پہلے ہی خود ہی حضرت کے دل میں میرا اللہ یہ بات ڈال دے گا، اللہ کی ذات کیسی کرم والی ہے کہ مجھ دو مہینہ بیس دن کے چھوٹے سے مسلمان کے دل میں جو بھی بات آئی ہے میرے اللہ اسے پورا کردیتے ہیں، امیر صاحب نے ایک روز تعلیم میں اللہ کے نبی موسیٰ کا قصہ سنایا تھا کہ وہ آگ لینے کے لئے پہاڑ پر گئے تھے اور ان کو پیغمبر بنادیا گیا، (روتے ہوئے) میرے مالک نے (میری جان اس کے نام پر قربان کہ مجھ گندے کو، شرک اور بت پرستی کے راستے پر بلکہ منزل پر ہدایت دی اور میرے ساتھ کیسا کرم ہے کہ میرے دل چاہ رہا تھا کہ میں ارمغان میں انٹرویو کے لئے کہوں گا مگر اندر سے شرم بھی آرہی تھی کہ ایک دو مہینے کے مسلمان کا حال اس قابل کہاں کہ اس کو ارمغان میں چھپوایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ابی نے رات میں مجھے حکم کر دیا تھا حسن انٹرویو ضرور لینا ہے، آپ اپنا خاندانی پریچے (تعارف) کرائیے۔

جواب: میں غازی آباد ضلع کے ایک گاؤں کے برہمن گھرانے میں ۹ ستمبر ۱۹۷۵ء کو پیدا ہوا، پتا جی (والد صاحب) نے میرا نام جے وردھن رکھا، آٹھویں کلاس تک گاؤں میں ایک اسکول میں پڑھا، اس کے بعد غازی آباد کے ایک کالج سے انٹر کیا، اس کے بعد ایک دوسرے کالج سے بی کام کیا، بی کام کرنے کے بعد ایک سال IAS کمپٹیشن کی تیاری کی، پریلمس پہلا امتحان دو بار پاس کیا، مگر مین امتحان میں پاس کے قریب قریب رہ گیا جس سے دل بہت ٹوٹ گیا، میرے پتا جی (والد صاحب) ایک اسکول میں پرنسپل تھے، ان کی خواہش تھی کہ میں ایک بار اور کوشش کروں مگر دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو گیا تھا، مجھے دوسری بار بہت امید تھی کہ میں یہ امتحان ضرور پاس کرلوں گا، مگر بالکل قریب ہو کر محروم ہو جانے سے میرے دل و دماغ کو بہت صدمہ ہوا اور میں گھر سے بھاگ کر ہریدوار چلا گیا کہ سنیاس لے لوں گا، میں ہری دوار، رشی کیش، اتر کاشی بنارس بہت آشرموں میں چار سال بھٹکتا رہا، کہیں شانتی نہیں ملی، دو چار مہینے کے بعد ہر آشرم میں کوئی ایسی بات نظر آجاتی جس سے دل کھٹا ہو جاتا، ہریدوار سے ایک روز میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کلیر گیا، وہاں پہنچ کر مجھے شانتی تو ملی، مگر وہاں کا حال بھی مجھے بازاری آشرموں کی طرح لگا، وہاں سے ہم پھول چڑھا کر واپس آئے تو ایک مست نے مجھے پکڑ لیا اور بار بار مجھ سے کہتا دس روپیئے مجھے دے دے اللہ نے تجھے ابدال بنایا ہے، میں نے کہا، میں تو سادھو ہوں، ہریدوار سے آیا ہر ہوں، وہ مست پاگل مجھے چھوڑنے کو تیار نہ ہوا، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ پاگل یہاں کہاں رہتا ہے، لوگوں نے کہا کہ یہاں کا ملنگ ہے، یہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا، کوئی دے دیتا ہے تو کھانا کھاتا ہے، ورنہ جنگلوں میں چلا جاتا ہے میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان چھڑانے کے لیے اس کو دس روپئے دیئے، میں نے لوگوں سے معلوم کیا کہ یہ ابدال کیا کہہ رہا تھا، ایک صاحب وہاں تھے انہوں نے بتایا کہ ابدال بڑے پہنچے ہوئے فقیر کو کہتے ہیں، اس کو میں نے دس روپئے کیا دیئے، مانگنے والے میرے کپڑے پھاڑنے کو تیار ہوگئے، ہر ایک مجھ سے ضد کرتا کہ ہمیں بھی کچھ دو، میرے ماتھے پر تلک لگا ہوا تھا، مگر اس کے باوجود وہاں کے مانگنے والوں سے جان بچانا مشکل ہوگئی، وہاں کے ظاہری حال سے میں بہت بدظن ہوا، مگر وہاں اندر جا کر مجھے کچھ عجیب سی شانتی و سکون ملا، خاص طور پر وہاں ایک مسجد ہے اس میں اندر جا کر بیٹھا، تو میں دو گھنٹے بیٹھا رہا، وہاں سے آنے کو دل نہیں چاہتا تھا، مسجد میں کچھ لوگ سو رہے تھے، کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، وہاں سے واپس ہریدوار آیا، یہاں چین نہ ملا پھر ایک بار گھر چلا گیا گھر والوں نے مجھ پر زور دیا کہ میں آگے پڑھائی کروں، بی، اے کرلوں، یا کم از کم ایم بی کرلوں، میرا دل کچھ اس طرح کا کام کرنے کو نہیں چاہتا تھا تین مہینے گھر رہنے کے بعد گھر سے دباؤ بڑھا تو پھر میں گھر سے ہریدوار چلا آیا اور بس نہ جانے کیسی بے چینی میں دربدر مارا مارا پھرتا رہا، یہ میری پہلے جنم کی کہانی ہے۔

سوال: پہلے جنم کا کیا مطلب؟

جواب: بس میں اپنی نئی زندگی کو ۲۹ رجولائی ۲۰۰۸ء سے مانتا ہوں اور اس کو میں اپنا نیا جنم سمجھتا ہوں، اس لئے کہ زندگی شرک میں گزرے وہ زندگی کیا زندگی ہے۔

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کا حال بیان کریئے۔

جواب: میں نے ابھی بتایا کہ میرا حال تو یہ ہوا کہ میرے اللہ نے شرک کے راستہ پر اپنا دستِ رحمت میرے اوپر رکھ کے مجھے ہدایت نصیب فرمائی، دربدر مارا مارا پھرتا، پھر بھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے مجھے کسی چیز کی تلاش ہے، دھرم کی کوئی بات جس پر قربانی دے کر مجھے لگتا کے میرا مالک راضی ہو جائے گا، میں اس کو کرنے کی کوشش کرتا، اس کے لیے میں نے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وڑلے جانے کی نذر مانی، آپ جانتے ہیں کہ مہاشیوراتری پر سخت گرمی اور برسات کے زمانہ میں ہر کی پوڑی ہریدوار سے گنگا جل کاوڑ میں لے کر پیدل جہاں کی کاوڑ سے پانی چڑھانے کی نذر مانی جاتی ہے وہاں لے کر جانا ہوتا ہے، سب سے زیادہ پرامہادیو شیخ پورا کے ایک مندر پر دسیوں لاکھ لوگ پانی چڑھانے جاتے ہیں، یہ سفر مولانا احمد صاحب بہت مشکل تپسیا (مجاہدہ) ہے میں بھی تین سال سے کاوڑ لے جاتا اور کسی طرح پانی چڑھا کر سخت بیمار ہو جاتا پچھلے سال تو میں اتنا بیمار ہو گیا کہ سوچتا تھا کہ شاید اس بار بچ نہیں سکوں گا مگر میرے مالک نے زندگی دے دی، پاؤں پر اتنا ورم آجاتا ہے کہ پاؤں کی کھال پھٹ کر خون رسنے لگتا، چھالے زخم بن جاتے میں بار بار آسمان کی طرف منھ کر کے مالک سے شکایت کرتا اور فریاد بھی کرتا کہ مالک آپ نے دھرم کتنا مشکل بنا دیا ہے، کبھی کہتا کیا میرے جل چڑھائے بغیر تو خوش نہیں ہوسکتا؟ اس سال میں کاوڑ لے کر چلا تو عجیب کشمکش و پیچ میں تھا، کبھی دل میں آتا یہ سب ڈھونگ ہے مگر اندر سے کوئی کہتا ہے کہ تو تو سچا ہے تو تجھے اس راستے سے ہی مالک تک پہونچنا نصیب ہو جائے گا، مظفر نگر شہر میں نکلا تو ایک کاوڑ کیمپ میں آرام کیا، میں نے سپنا (خواب) دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں اور جماعت کھڑی ہے ایک صاحب آئے اور انہوں نے مجھے دروازے کے اندر جوتیوں میں کھڑا دیکھا تو بولے بیٹا! نماز ہو رہی ہے تم نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ لوگ مجھے پڑھنے نہیں دیں گے میں ہندو ہوں وہ بولے آمیں تجھے لے چلوں میرا ہاتھ پکڑا اور جماعت میں کھڑا کر دیا، میں نے دیکھا دیکھی نماز پڑھی، آنکھ کھلی تو احمد صاحب میں بیان نہیں کرسکتا کہ کتنا اچھا لگا، تھوڑی دیر آرام کر کے ہم چل دیئے میرے ساتھ ہریدوار کے تین ساتھی اور تھے، راستے میں ایک مسجد سڑک پر تھی دو بجے دو پہر کا وقت تھا میں نے دیکھا لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں بس میں بے چین ہو گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسجد بھی تو اسی مالک کا گھر ہے، جس کے لئے ہم جارہے ہیں میں تھوڑا سا چڑھا وا وہاں
چڑھا آؤں تیل کے لئے مجھے مسجد میں پیسے دینے ہیں، کاوڑ ساتھی کو دیکر میں مسجد گیا مگر ڈر
بھی لگ رہا تھا کہ نا معلوم مسلمان کیا سمجھیں گے، مگر میں اندر سے مجبور تھا، میرا دل چاہا کہ
میں جماعت میں کھڑا ہو جاؤں گا مگر ہمت نہ ہوئی، ایک بڑے میاں بولے، بھولے بیٹا کیا
دیکھ رہا ہے تجھے کیا چاہئے؟ میں نے کہا ابا جی! ایک بار نماز پڑھنا چاہتا ہوں، انہوں نے
میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ تو پھر سوچ کیا رہا ہے اور یہ کہہ کر میرا ہاتھ پکڑ کر جماعت میں کھڑا
کردیا، میں نے نماز پڑھی سر جب زمین پر رکھ کر سجدے میں گیا تو مجھے ایسا لگا جیسے آج میں
مالک کے پاس آیا ہوں، نماز پڑھ کر واپس آیا، میں نے ساتھیوں سے اپنے خواب کا ذکر کیا
اور نماز میں جو مزہ آیا اس کا بھی، ساتھیوں میں دو نے تو بہت برا بھلا کہا، میرا ایک ساتھی
دنیش بولا تو مجھے کیوں نہیں لے گیا؟ مجھے بھی دکھاتا کہ نماز میں کیسا مزہ آتا ہے ہمارا سفر چلتا
رہا ہم لوگ انتیس تاریخ کی دو پہر کو نہر کی پٹری والی سڑک سے بھولے کی جھال پر پہنچے
تو ظہر کی اذان مسجد میں ہوئی میں موقع لگا کر کاوڑ ایک کیمپ میں رکھ کر دنیش کو لے کر اندر
گاؤں میں مسجد میں گیا، چار پانچ لوگوں کی جماعت ہو رہی تھی، میں جماعت میں شریک
ہو گیا میں نے دنیش سے کہا کے شیش (سر) جب زمین پر رکھے گا تو دیکھنا ایسا لگے گا جیسے
مالک کے چرنوں (قدموں) میں ماتھا رکھا ہے، پھر دیکھنا کیسا آنند آئے گا، نماز پڑھ کر پھر
ہم کیمپ آ گئے، دنیش نے کہا کہ واقعی تم سچ کہتے ہو، عصر کے بعد ہم لوگ پورا مہادیو پہنچے، ہم
لوگ خوشی خوشی منزل تک پہنچنے کی خوشی میں بیٹھے ہوئے تھے، رات بارہ بجے کے بعد جل
چڑھانا تھا بھیڑ بہت تھی دور ذرا بھیڑ سے دور، ندی کے کنارے ایک پیڑ کے نیچے ہم سو گئے
آدھے گھنٹے میں آنکھ کھلی تو کچھ نوجوان پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کچھ کتابیں
تھیں وہ ہمارے پاس آئے اور ہمارا پریچے (تعارف) پوچھا، پھر بولے ہم سب ایک ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ کی سنتان ہیں ہم آپ کے حقیقی خونی رشتے کے بھائی ہیں، آپ لوگ مالک کو راضی کر نے کے لئے کیسی کٹھن تپسیا (مجاہدہ) کر کے یہاں پہنچے ہیں، ہمارے ایک دھرم گرو ہیں، انہوں نے انسانوں سے ہمارا کیا رشتہ ہے اور اس رشتہ کا سب سے بڑا حق کیا ہے، یہ سمجھانے اور اس حق کو کیسے پہنچانا چاہئے اس کی ٹریننگ کے لئے ایک کیمپ بڑودت میں لگایا تھا مسجد میں اس کے آخری پروگرام میں ہم سبھی کو اپنی تقریر میں بہت پھٹکار سنائی کہ یہ ہمارے خونی رشتہ کے بھائی جو کاوڑ لاتے ہیں کیسی مصیبت بھر کر سفر کرتے ہیں اور ان کا، سچائی کا راستہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے، ہر قدم نرک کی طرف شرک کی طرف جا رہا ہے، اور ہم اپنی کھال میں مست کھانے اور کمانے میں ہیں، یہ کیسا بڑا ظلم ہے ہم سارے غیر مسلموں کو اپنا دشمن اور مخالف سمجھتے ہیں، یہ لاکھوں لوگ صرف مالک کو راضی کرنے کے لئے اس قدر مشکل سفر کرتے ہیں، میں نے کئی کاوڑ کیمپوں میں دیکھا کہ پاؤں پر ورم چھالے اور زخم ہو رہے ہیں، لوگ ان کی مرہم پٹی کر رہے ہیں، ہم کیسے رحمت بھرے نبی کو ماننے والے ہیں کہ ہم ان بھائیوں کو حق نہیں پہنچاتے، ذرا کوشش تو کرنی چاہئے اپنا سمجھ کر ہمارے ذمہ ان کو سچائی پہنچانا ہے، کم از کم ہمیں پہنچانا تو چاہئے، چھ سات روز کے کیمپ میں ایک ساتھی بھی کاوڑ بھائیوں سے نہیں ملا بکل میدان محشر میں یہ ہمارا گلا دبائیں گے اور ہم چھڑا نہ سکیں گے ان کی درد بھری باتوں سے ہمارا دل بھر آیا اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم کچھ بھائیوں تک بات ضرور پہنچائیں گے، آج ہم صبح سے پچیس بھائیوں سے ڈرتے ڈرتے ملے ہیں آپ کو سوتے دیکھا تو خیال ہوا کہ آپ الگ جگہ پر ہیں، آپ سے اطمینان سے بات ہو سکتی ہے، اگر آپ کو برا نہ لگے تو ہم آپ کے اور اپنے مالک کے بارے میں کچھ باتیں کریں، میرے ساتھی دنیش نے کہا ضرور بتائیے، وہ ہمیں ایک مالک اور اس کی پوجا کے بارے میں بتانے لگے اور اس کے علاوہ کسی کی پوجا کو پاپ بتا کر نرک کی آگ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرانے لگے اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں، وہ جب عربی میں قرآن پڑھتے تو ہم سبھی ساتھیوں کو بہت اچھا لگتا، آدھے گھنٹے تک باری باری وہ لوگ بات کرتے رہے اور جب ہم نے ان کی سب باتوں سے سہمتی (اتفاق) ظاہر کیا تو انہوں نے ہمیں کلمہ پڑھنے کو کہا ہم چاروں نے کلمہ پڑھا، انہوں نے ہمیں ایک ایک کتاب ''آپ کی امانت، آپ کی سیوا میں'' دی اور بتایا کہ جن دھرم گرو نے بڑوت میں کیمپ لگا کر ہمیں جھنجھوڑا تھا اور جن کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں یہ انہیں کی کتاب ہے، ہم آپ کو بھینٹ کر رہے ہیں، اس کو غور سے تین تین بار پڑھئے، تو آپ کو حق کیا ہے اور اسلام لانا اور کلمہ پڑھنا کیوں ضروری ہے، معلوم ہو جائے گا اور پھر اس کتاب میں جو کرنے کو کہا ہے ضرور کر دیجئے میں یہ کتاب لے کر فوراً پڑھنے لگا میرے دوسرے ساتھی بھی پڑھنے لگے، ہم لوگ اس پریم بھاؤ (محبت) سے لکھی اس کتاب میں بالکل گم سے ہو گئے یہ کتاب پڑھ کر مجھے ایسا لگا، جیسے یہ کتاب صرف میرے لئے لکھی گئی ہو اور میں جس سچائی کی تلاش میں در بدر مارا پھرتا رہا اور تپسیائیں کرتا رہا، وہ مجھے مل گئی، دن چھپنے کو تھا، وہ لوگ یہ کہہ کر جانے لگے اچھا ہم چلتے ہیں میں نے کہا آپ تو جاتے ہم کیا کریں، انہوں نے کہا کہ آپ جل چڑھایئے پھر گھر جا کر سوچئے اور فیصلہ کیجئے، میں نے کہا کہ آپ کیسی بات کرتے ہیں؟ اس کتاب میں شرک کو سب سے بڑا پاپ کہا گیا ہے اور یہاں جل چڑھانا سب سے بڑا پاپ ہے، انہوں نے کہا کہ یہ کاوڑ یہاں آپ چھوڑیں گے تو کچھ اور نہ ہو جائے، میں نے کہا ہو جائے تو کیا ہے، اور میں نے وہ کاوڑ ندی میں پھینک دی اور کہا کہ اب کسی نماز کا وقت ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر بعد نماز کا وقت ہو جائے گا، میں نے کہا مجھے نماز پڑھنے لے چلو، میرے ساتھی دنیش نے بھی کاوڑ ڈال دی، اور ہم ان دونوں کے ساتھ ہو لئے اور بڑوت پہنچے، میرے دو ساتھی کاوڑ لے کر پانی چڑھانے کے لئے چلے گئے، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں انہوں نے بھی پانی چڑھانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: بڑوت پہنچ کر انہوں نے میرے اور آپ کے والد مولانا کلیم صاحب سے فون پر بات کی، انہوں نے فون پر مجھے بہت بہت مبارک باد دی اور کہا کہ آپ سچے طالب تھے اس لئے مالک نے آپ کو راہ دکھائی، میں نے اسلام کو سمجھنے خاص طور پر نماز سیکھنے کا تقاضہ کیا، تو انہوں نے مجھے جماعت میں جانے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ پہلے کچہری جا کر کسی وکیل سے مل کر قانونی کاروائی کر کے اور پھر دہلی آ جائیں میں آپ کو کسی اچھی جماعت میں بھیج دوں گا، اگلے روز میں نے سہارنپور جا کر اپنا بیان حلفی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ بنوایا اور پھر اکتیس کی شام کو میں اور دنیش دہلی پہنچے حضرت سے ملاقات کی اور پوری داستان سنائی، انہوں نے میرا نام حسن اور دنیش کا نام حسین رکھا میں نے عرض کیا کہ ایک مست نے مجھے کلیر میں بتایا تھا کہ تجھے ابدال بنایا، اس لئے میرا نام ابدال رکھ دیں تا کہ میں نام کا ابدال بن جاؤں، کیا مشکل ہے کہ میرا اللہ مجھے پہنچا ہوا ابدال بنا دے، مولانا نے کہا کہ اللہ کے ایک بہت پیارے بندے اور بزرگ حسن ابدال ہوئے ہیں میں آپ کا نام حسن ابدال رکھتا ہوں تا کہ آپ ابدال بھی اچھے والے بن جائے، جس اللہ نے آپ کو پرواماہادیو میں شرک کی منزل پر ہدایت عطا فرمائی اور اپنی آغوش رحمت میں آپ کو اٹھا لیا اس اللہ کے لئے ابدال بنانا بہت آسان ہے، مولانا صاحب نے کہا مجھے امید ہے آپ ابدال ضرور بنیں گے، انشاء اللہ اور بلکہ ابدال سے بھی آگے اللہ آپ کو کچھ بنائیں گے، میں نے مولانا صاحب سے جب اپنی چار سالہ تپسیا کی بات بتائی کہ میں نے برت پر برت رکھا ہے، تین چلے ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر ریگیہ کیا ہے، چھ مہینے بہت نہ کے برابر سویا ہوں، کتنے آشرموں میں جیسے کوئی بتاتا رہا محنت کرتا رہا ہوں مولانا صاحب رونے لگے اور بولے اصل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری ان تکلیفوں کے ہم مجرم ہیں کہ ہم نے آپ کو بتایا نہیں پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تو آپ کے پالنہار ہیں خود ہی اللہ نے آپ کے لئے راہ نکال دی، مولانا نے مجھے ایک مولانا صاحب کے کے صاحب کے ساتھ مرکز نظام الدین بھیج دیا پہلی اگست کو ہم جماعت میں متھرا چلے گئے، جماعت تین چلے کی تھی، آگرہ متھرا کے چلّے کے بعد میرا دل نہیں بھرا، میرا قاعدہ مکمل ہوا، اردو بھی میں نے پڑھنا شروع کر دی تو امیر صاحب نے ہمیں دوسرے چلے میں جانے کا مشورہ دیا جماعت میں میرے، ساتھ عجیب عجیب حالات آئے، ایک دو دفعہ جانے ساتھیوں سے کس طرح بچھڑ گیا، کچھ عجیب عجیب لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئیں، انہوں ں نے مجھے کیسی کیسی عجیب چیزیں دکھائیں اور جب میں ذرا خیال کرتا کہ میری جماعت! تو اچانک جیسے زمین میرے پیروں کے نیچے بھاگ رہی ہو، جس طرح ریل میں یا گاڑی میں بیٹھ کر لگتی ہے ایسا لگتا اور میں اپنی جماعت کے ساتھ ہوتا ایسا میرے ساتھ ۸،۹ بار ہوا، مجھے خواب دکھائی دیتا جیسے میں پروں والا پرندہ ہوں، یہاں اڑا، وہاں اڑا، یہاں پہنچا، وہاں پہنچا سوتے میں میں اڑنے لگتا، ایک روز تعلیم میں فضائل اعمال میں ابدالوں کا ذکر آیا میں نے امیر صاحب سے معلوم کیا کہ ابدال کیا ہوتے ہیں؟ انہوں نے تفصیلات بتائیں کہ اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں، جن کے پیروں میں زمین سکڑ جاتی ہے، جس طرح فیلڈ افسروں کو گاڑی دی جاتی ہے اسی طرح ابدالوں کو طرح طرح کے کمالات اور کرامات دی جاتی ہیں، مجھے دھن سی لگ گئی، میرے اللہ مجھے تو ابدال بنا دے، پوری جماعت یہ دعا کرتا رہا اس کے بعد میرے ساتھ جماعت سے بچھڑنے وغیرہ کے معاملے ہوئے۔

سوال: آپ نے ابی سے یہ حالات بتائے؟

جواب: دو گھنٹے تک حضرت نے کارگزاری سنی، اصل میں حضرت نے مجھے سختی سے منع کر دیا تھا کہ جماعت میں کسی کو مت بتانا کہ میں کاوڑ لے جا رہا تھا اور وہیں مسلمان ہوا ہوں، بس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے ایک روز امیر صاحب سے آخر میں ذکر کیا، آج میں نے مولانا صاحب سے کہا آپ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ابدال بنادے، مولانا نے کہا کہ دال بننے سے کیا ہوگا، گوشت بنیئے ابدال تو تم ہو ہی انسان گوشت کا بنتا رہے اس کے لئے یہ ہی بہتر ہے، جب میں نے ضد کی تو مولانا صاحب نے کہا کہ بس اللہ ایمان پر خاتمہ فرمادیں اور اپنے نبی ﷺ کے طریقے پر چلادیں اور سب سے زیادہ یہ کہ انسان بنادیں، اس کی دعاء کرنا چاہئے ابدال ہونا، کشف کرامت کی تمنا کرنا یہ بھی ایک طرح غیر ہی ہیں، جس طرح دیوی دیوتا کی تمنا کرنا شرک ہے اسی طرح یہ بھی ایک طرح خاص لوگوں کے لئے شرک کی طرح ہے، بس اللہ کو راضی کرنے کی فکر کرنا چاہئے اس کے لئے دعوت کے کام کو مقصد بنائیے، جہاں تک ابدال اور غوث بننے کی بات ہے آدمی اپنے اللہ کی رضا میں سچا ہو تو ابدال اور غوث تو یوں ہی اللہ بنادیتے ہیں آپ کے حالات بتارہے ہیں کہ اللہ آپ کو ضرور ابدال ہی نہیں اس سے آگے بنائیں گے۔

سوال: اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟

جواب: مجھے حضرت نے چند روز کے لئے ایک اللہ والے کے یہاں جا کر رہنے کا مشورہ دیا ہے۔

سوال: آپ کے دو ساتھی جو کاؤڑ میں ساتھ تھے ان کا کیا ہوا؟

جواب: وہ گھر آکر ۱۵/روز کے بعد مولانا سے آکر ملے تھے، بعد میں وہ بھی جماعت میں چلہ لگا کر آئے اور گھر والوں پر کام کر رہے ہیں۔

سوال: آپ کے ساتھی دنیش کمار کا وقت کیسا گزرا؟

جواب: الحمدللہ اس کا وقت بھی بہت اچھا گزرا وہ بہت سیدھا سادھا اور بھلا آدمی ہے، اس کے نیچر میں برائی پہلے ہی سے نہیں ہے بس کلمہ پڑھ کر بہت اچھا مومن انسان وہ بن گیا، ہماری پوری جماعت میں سب سے اچھا وقت دنیش کا لگا، سارے ساتھی اس کی خدمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت خوش تھے۔

سوال: آپ نے ساتھیوں کی خدمت نہیں کی؟

جواب: میرے ساتھ ایک دو عجیب باتیں ہوگئی تھیں، اس لئے ساتھی مجھے نہ جانے کیا سمجھنے لگے اور سب میری خدمت کرتے تھے مجھے نہ جانے کیا کیا کہتے تھے دعا کو کہتے تھے، مجھے ڈر بھی لگتا تھا کہ میرے اندر کی خرابی ان کو معلوم ہو جائے گی تو سارا بھرم کھل جائے گا، میں اللہ سے دعا بھی کرتا تھا۔

سوال: ابی نے آپ کو دعوت کا کام کرنے کے لئے نہیں کہا؟

جواب: آج بیٹھ کر خاکہ بنایا ہے، حضرت نے مجھے کہا ہے کہ پہلے اپنے کو بنانے کی فکر کیجئے، یہ ہمارا دیش محبت والوں اور روحانیت والوں کا دیش ہے، اگر اندر کو صاف کر کے اور بنا کے روحانیت کی ترقی ہو جائے، تو ان میں خصوصاً مذہبی لوگوں میں کام زیادہ آسان ہوگا، اس لئے مجھے کچھ روز کے لئے ایک جگہ بھیج رہے ہیں وہاں ذکر وغیرہ بتائے ہیں دعا کیجئے اللہ تعالیٰ میرے اندر کا کھوٹ نکال دے اور حضرت کا میرے بارے میں جو ارادہ ہے وہ پورا ہو جائے۔

سوال: ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ضرور پورا کریں گے، بہت بہت شکریہ، حسن بھائی کسی وقت حسین بھائی سے بھی ملوایئے، تا کہ ان سے بھی باتیں کی جاسکیں؟

جواب: جب آپ کہیں گے میں ان کو ان شاء اللہ بلادوں گا،

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بہت بہت شکریہ

جواب: احمد بھائی اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے میرے دل کی چاہت پوری کرادی ارمغان میں میری کارگزاری آئے گی اور آپ کا بھی شکریہ، دھنیہ واد۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اکتوبر ۲۰۰۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ندیم احمد صاحب سے ایک ملاقات

کسی دکان پر سامان وغیرہ خریدنے یا ذاتی ضرورت سے جاتا تھا تو کسی نہ کسی سے ضرور بات کرتا تھا، اعظم گڑھ کے اجتماع میں حضرت مولانا سعد صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ''ہم انفرادی طور پر تو سب کو دعوت دینے کی بات کہہ رہے ہیں اور دوران سفر جماعتیں ٹرین وغیرہ میں سب کو ذہن میں رکھ کر تعلیم کریں'' الحمدللہ اس کے بعد سے میرے لئے جماعت کے ساتھیوں کو ترغیب دینے کا موقع ملا اور اب تک ۷۷ رغیر مسلم مشرف با اسلام ہو چکے ہیں۔

مولانا احمد اَوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ندیم احمد . وعلیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال ندیم صاحب، ابی سے آپ کا ذکر سنتے تھے ملاقات کا اشتیاق تھا آج ابی نے بتایا کہ آپ ایک سال کی جماعت میں جا رہے ہیں اور مرکز نظام الدین سے کسی نئی جماعت میں جانے والے ہیں جانے سے پہلے آپ ملاقات کے لئے مسجد خلیل اللہ آ رہے ہیں خوشی ہوئی کہ ملاقات ہو جائے گی۔

جواب : احمد بھائی میرے تین چلے باقی ہیں، الحمدللہ ایک چلہ پہلے اور پھر چھ چلے لگاتار لگ گئے ہیں ابھی ہم لوگ گودھرا میں وقت لگا کر آئے ہیں، مرکز آیا تھا تو مولانا صاحب (مولانا کلیم صدیقی) کو فون کیا معلوم ہوا دہلی میں ہیں بحرین وغیرہ کا سفر ہے، بہت خوشی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی جیسے لاٹری نکل گئی ہو الحمد للہ اس دوران میری بار بار اللہ تعالیٰ ملاقات کراتے رہے، کبھی کبھی جب میری، ملاقات نہیں ہوتی ہے تو خواب میں ملاقات ہو جاتی ہے، مولانا احمد صاحب اس سے بھی بہت تسلی ہو جاتی ہے۔

سوال: ندیم بھائی آپ سے ارمغان کے لئے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں؟

جواب: جی احمد بھائی میں بھی اسی لئے رکا ہوا ہوں، ابھی حضرت فرما کر گئے ہیں کہ احمد آرہے ہیں آپ سے انٹرویو لیں گے۔

سوال: آپ اپنے خاندان کا تعارف کرائیے؟

جواب: احمد بھائی میں جنوبی ہند کی مشہور ریاست کے مرکز میں ایک مراٹھا خاندان میں پیدا ہوا، میرے والد صاحب ایک بینک میں منیجر تھے، ابتدائی تعلیم ایک اچھے اسکول میں ہوئی، بی کام کیا اور پھر ایم بی اے اس کے بعد میں انگلینڈ چلا گیا، ۱۲ جنوری ۲۰۰۰ء کو میرے والد صاحب کا اچانک ہارٹ اٹیک ہو کر انتقال ہو گیا اور مجھے بیرون چھوڑ کر وطن لوٹنا پڑا، ہندوستان کے ایک بڑے مسلمان تاجر کے ساتھ وابستہ ہو گیا، پہلے منیجر کی حیثیت سے ایک کمپنی میں رہا بعد میں کمپنی کا ڈائرکٹر بن گیا الحمد للہ یہاں میں نے خوب کمایا، والد صاحب کا بھی اکیلا بیٹا ہوں انھوں نے بھی بہت سرمایا چھوڑا، میرے اللہ کا کرم ہے، فری میں مجھ گدھے کو ملیدہ کھلا رہے ہیں۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: احمد بھائی، میرا اسلام میرے اللہ کی شان ہدایت کی کرشمہ سازی ہے،

سوال: ابی بھی آپ کے بارے میں اسی طرح کہا کرتے ہیں اس لئے تو اور بھی آپ سے ملنے کا اشتیاق تھا؟

جواب: میری کمپنی میں ایک خوبصورت لڑکی مسلم گھرانہ کی اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھی میں نے انگلینڈ سے آکر کمپنی میں کام شروع کیا تو پہلے ہی روز وہ مجھے بھا گئی، وہ
شریف خاندان کی لڑکی تھی، روز بروز مجھے اس سے تعلق بڑھتا گیا، مذہب اور برادری کی
دیوار توڑ کر میں ہر قیمت پر اس سے شادی کرنا چاہتا تھا، مگر وہ کسی طرح مجھ سے کام کے
علاوہ بات کرنا بھی پسند نہ کرتی تھی میں نے بہت کوشش کی تہواروں پر بہانے سے اس کو
تحفے دیئے اس کے لئے مجھے اور بھی لوگوں کو تحفے دینے پڑے اصل میں وہ اپنے خاندان
کے ہی کسی لڑکے کے ساتھ شادی کی خواہش مند تھی، ہماری کمپنی کے مالک جو ایک بڑے
سخی آدمی تھے، ان کا انتقال ہوا، وہ کافی عمر رسیدہ تھے ان کے انتقال کے بعد جو خیر کے
کام ان کے تعاون سے چل رہے تھے ایک وقت کے لئے بند ہو گئے اس کے لئے کچھ
لوگوں کی رائے ہوئی کہ ان کے بڑے بیٹے (جو ایک طرح سے ذمہ دار تھے) سے حضرت
مولانا کلیم صاحب کی ملاقات ہو جائے اور وہ انھیں ان کے والد کے واسطہ سے کئے جانے
والے خیر کے کاموں سے واقف بھی کرائیں اور اس کام کے لئے وقت دینے کے لئے ان
کی ذہن سازی بھی کریں لوگوں کے اصرار پر مولانا نے سفر کا پروگرام بنایا، ملاقات کا وقت
طئے ہو گیا، والد صاحب کا دفتر الگ تھا اور صاحب زادے کا دفتر دوسری جگہ تھا مولانا
صاحب والد صاحب کے دفتر میں وقت مقررہ پر پہنچ گئے، آدھا گھنٹہ انتظار کے بعد انھوں
نے دفتر سکریٹری کو فون کرنے کو کہا، معلوم ہوا کہ وہ اپنے دفتر میں انتظار کر رہے ہیں، دفتر
سکریٹری نے اپنی گاڑی سے دوسرے دفتر پہنچایا وہ معذرت کے لئے اپنے دفتر کے باہر
استقبال کے لئے نیچے آئے ملاقات آدھا گھنٹے کی طئے تھی مگر باتیں ہوتی رہیں تو ڈیڑھ گھنٹے
تک باتیں ہوئیں، واپسی میں وہ گاڑی تک چھوڑنے کے لئے آنے لگے مولانا صاحب
نے بہت اصرار سے لفٹ تک چھوڑ دینے کو کہا اور فرمایا کہ مہمان کو گھر کے دروازے تک
چھوڑنا سنت ہے، بس لفٹ کے دروازے تک چھوڑنے سے سنت بھی ادا ہو جائے گی سیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے مجھے بلایا اور نیچے گاڑی تک مولانا کو چھوڑ کر آنے کے لئے کہا، میں مولانا صاحب کے ساتھ لفٹ میں دفتر کی ساتویں منزل سے سوار ہوا، پانچویں منزل پر جہاں ہمارا دفتر تھا وہاں جا کر لفٹ کھلی وہی لڑکی اس میں سوار ہوئی، مولانا صاحب نے بہت اچھی خوشبو لگا رکھی تھی ناک کے نکسوروں میں بار بار سانس لے کر بے اختیار زندگی میں پہلی بار اس نے مجھ سے اس انداز میں گفتگوں کی ''کیا خوشبو لگائی ہے، نظر نہ لگ جائے''

میں نے مولانا صاحب کو رخصت کیا دوسرے دفتر سکریٹری کو فون کیا جن سے مولانا صاحب کے بہت تعلقات تھے، میں نے کہا مولانا صاحب نے بہت اچھی خوشبو لگا رکھی تھی وہ خوشبو مجھے چاہئے، انھو نے مولانا صاحب سے معلوم کیا کہ آپ نے کون سی خوشبو لگا رکھی تھی مولانا نے بتایا کہ مجھے نام تو معلوم نہیں دوبئی سے ایک دوست نے ہدیہ میں دی تھی، انہوں نے مولانا صاحب سے کہا کہ وہ خوشبو آمیں چاہئے، مولانا صاحب نے کہا میری جیب میں شیشی ہے وہ منگالیں انہوں نے ڈرائیور بھیج کر وہ عطر منگوایا، میں نے وہ لگایا، اس لڑکی نے ہر دفعہ اس خوشبو کی تعریف کی میں نے وہ عطر کی شیشی اس کو دیدی، اس سے کچھ بات بنتی دکھائی دی لڑکی کے والد رمضان پڑھتے تھے اس کی وجہ سے دعوت کا ذہن تھا مجھے کچھ معلومات ہوئیں تو میں نے ان کے والد صاحب سے پیغام کہلوایا کہ آپ اپنی لڑکی سے میری شادی کریں تو میں مسلمان ہو کر نکاح کے لئے تیار ہوں، انہوں نے سنا تو بہت استقبال کیا اپنی لڑکی کو راضی کرنے کی کوشش کی اور کسی طرح دباؤ دے کر اس کو راضی کرلیا اور مجھ سے کہا اسلام قبول کر کے جماعت میں چالیس روز لگا دیں تو ہم رشتہ کے لئے تیار ہیں ان کے ساتھ جا کر شہر کی جامع مسجد کے امام صاحب کے پاس جا کر میں نے کلمہ پڑھا اور جماعت میں چلا گیا، بنگلور میں میرا وقت لگا آ کر شادی ہوگئی۔

سوال: آپ کے خاندان والوں نے مخالفت نہیں کی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: کچھ لوگوں نے اعتراض کیا، مگر خاندان میں ذرا آزادی رائے کا مزاج ہے، سب پڑھے لکھے لوگ ہیں، بہت زیادہ مخالفت نہیں ہوئی۔

سوال: شادی کے بعد ازدواجی زندگی کیسی گزر رہی ہے؟

جواب: مولانا احمد صاحب، کیسی ازدواجی زندگی؟ اس لڑکی کو مجھ سے مناسبت نہ ہو پائی وہ بھی اپنی خاندان کے ایک لڑکے سے شادی چاہتی تھی، اس نے دل سے شاید یہ شادی رضامندی کے ساتھ نہیں کی تھی، بلکہ بعد میں معلوم ہوا کہ والد نے ان سے کہا تھا کہ اگر تم اس سے شادی کے لئے تیار نہیں ہوتی تو گھر سے چلا جاؤں گا، اس دباؤ میں اس نے منظور کر لیا تھا، نتیجہ یہ نکلا کہ اختلافات بہت جلدی ہوئے اور آٹھ ماہ میں، میں بھی عاجز آ گیا اور طلاق ہو گئی۔

سوال: اس شادی کی ناکامی کے بعد آپ کے دل میں پھر اسلام سے واپس جانے کا خیال نہیں آیا؟

جواب: اصل میں میرے کریم رب نے میرے لئے ہدایت لکھ دی تھی اس لئے مجھے اس کا بالکل خیال نہیں آیا اور جماعت میں وقت لگنے کے بعد مجھے اسلامی کتابوں کے مطالعہ کا شوق بھی ہو گیا تھا میرے اللہ نے یہ کرم فرمایا کہ طلاق ہونے اور اس مسئلہ کے ختم ہو جانے کے تیسرے روز مولانا کلیم صاحب ہمارے شہر میں تشریف لائے انہیں دفتر کے ایک جاننے والے نے میرے بارے میں بتایا مجھ سے ملنے آئے دو گھنٹہ میں ان کے ساتھ رہا وہ مجھے ایک پروگرام میں لے گئے، ایک جگہ دعوت میں اپنے ساتھ شریک کیا، اس ملاقات میں انہوں نے مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کی، بلکہ یہ سمجھا دیا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم ہے کہ اس لڑکی کو سیڑھی بنا کر آپ کو اپنا بنانے کا نظم کیا، چند سال کی اس لڑکی کی محبت میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ محبت میں کتنا مزا ہے، اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے، بے وفا اور دھوکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والی ہے، اکثر تو جیتے جی دھوکہ دے کر بے وفائی کر دیتی ہے، زندگی میں وفا کریں تو آپ کی موت یا اس کی موت بے وفائی کا ذریعہ بن جاتی ہے، جب بنی ہوئی ان فانی اور بے وفا چیزوں اور حسینوں کی محبت میں اتنا مزا ہے تو پھر اس حسن حقیقی اور اس فانی حسن کو پیدا کرنے والے کے عشق اور محبت میں کتنا مزا ہوگا، مولانا صاحب نے کچھ اللہ والوں اور مشہور بزرگوں کے قصے سنائے ان کو دنیا کے کسی انسان سے عشق ہوا اور جب جنون حد کو پہنچ گیا تو اللہ نے اپنے سے لگا لیا مولانا صاحب نے مجھے یقین دلایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ بھی ان اولیاء اللہ کے سلسلہ کی ایک کڑی بننے والے ہیں بس اب اس حسن حقیقی سے دل لگائیے اور پھر دیکھئے زندگی کا مزہ دنیا کے حسینوں کی محبت میں بے چینی ہے اور اس کی محبت میں چین ہی چین ہے سکون ہی سکون ہے مزا ہی مزا ہی ہے میرے ایک دوست نے جو مولانا صاحب سے بیعت تھے مجھے مشورہ دیا کہ میں مولانا صاحب سے بیعت ہو جاؤں میں نے بھی مناسب سمجھا، مولانا نے پہلے مجھے دو بڑے بزرگوں سے تعلق قائم کرنے کا مشورہ دیا مگر میں نے جب اصرار کیا کہ آپ کی خوشبو میرے لئے ہدایت کی خوشبو بنی ہے تو پھر میں آپ کے علاوہ کسی کا دامن نہیں پکڑ سکتا، مولانا صاحب نے مجھے توبہ کرائی اور اپنے حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی نور اللہ مرقدہٗ کے سلسلہ میں بیعت کیا۔

سوال: اس کے بعد جماعت میں سال لگانے کا آپ نے کس طرح پروگرام بنایا؟

جواب: میرا دل دنیا کے جھمیلوں سے بہت گھبرا رہا تھا میں نے حضرت سے کہا کہ میں نے اتنا کما لیا ہے اور میرے والد صاحب نے اتنا چھوڑا ہے کہ میرے ساتھ ایک دو خاندان بھی پچاس سال مزے سے کھا سکتے ہیں اب میرا دل چاہتا ہے کہ بس میں کہیں اللہ کا ہو کر رہ جاؤں بس آپ مجھے اپنے ساتھ رکھ لیجئے، حضرت نے فرمایا، اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر اللہ کے رہو دل میں دنیا نہ بسے رہبانیت یعنی دنیا چھوڑ کر لگ جانے کی اسلام تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتا، البتہ آپ اسلام کو پڑھیے اور سلوک طے کیجئے قرآن مجید کو اس طرح پڑھیے کہ نہ صرف آپ کی سمجھ میں آجائے بلکہ آپ خود چلتا پھرتا قرآن بنئے جس طرح صحابہ کرام قرآن مجید پڑھتے تھے اور اپنی زندگی کو دعوت کے لئے وقف کر دیجئے دعوت اللہ کے نزدیک کائنات کی سب سے محبوب چیز ہے اور جو مجسم دعوت بن جاتا ہے وہ بھی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے، میں نے کہا جب میں نے آپ کا دامن پکڑا ہے تو پھر آپ ہی میری زندگی کا نظام بھی بنواد یجئے مولانا صاحب نے فرمایا ابھی دو روز یہاں ہوں، انشاء اللہ سوچ کر مشورہ سے طے کریں گے اگلے روز حضرت کا فون میرے پاس آیا مجھے بلایا اور مجھ سے بتایا کہ ایک بہت ہی سلجھے ہوئے عالم اور مفتی ایک سال کے لئے جماعت میں جارہے ہیں، میری خواہش ہے کہ آپ ان کے ساتھ سال لگادیں، میں ان کو آپ کی تعلیم کا نصاب بنا کر دے دوں گا وہ راضی ہیں کہ دوران جماعت میں پڑھا دوں گا میں نے ارادہ کر لیا حضرت نے مجھے معمولات بھی بتائے اور بتایا کہ جماعت سے رابطہ بھی رکھیں ابتدا میں تسبیحات، پھر جہری ذکر اور اس کے بعد ذکر قلبی بتایا، الحمد للہ اب میرا سلطان الاذکار چل رہا ہے، قرآن شریف مع ترجمہ کے میں نے اس طرح پڑھ لیا ہے کہ الحمد للہ میں بلا تکلف پڑھا سکتا ہوں میں نے الحزب الاعظم حفظ کر لی ہے اللہ نے میرے وقت میں بہت برکت دی ہے۔

سوال: آپ کا وقت کہاں کہاں لگا؟

جواب: شروع میں تین چلے کرناٹک میں میسور اور بنگلور میں لگے اس کے بعد ایک چلہ اعظم گڑھ اجتماع کی محنت میں لگا دو چلے آندھرا میں اور باقی مہاراشٹر میں لگے اب ہمارا رخ بہار کی طرف بنائے دو چلے باقی ہیں،

سوال: اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟ یعنی جماعت سے آنے کے بعد،

جواب: اصل میں یوں تو آخر فیصلہ ہمارے حضرت کا ہی ہوگا، میری نیت دعوت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف ہونے کی ہے آج حضرت نے فرمایا کہ جلدی سے دو چلے پورے ہو جائیں تو آپ کو ملک سے باہر دعوت کے لئے بھیجنا طے کر دیا ہے اللہ تعالیٰ بس اس گندے کی زندگی کو کسی کام میں لگا دیں میں نے جماعت میں بہت دعائیں بھی کی ہیں میرے حضرت بھی ہر ملاقات میں یہی فرماتے رہے کہ کسی ملازم کی سرکار کے ذریعہ پوسٹنگ ہو جائے تو آلات و وسائل سرکار خود دیتی ہے، گاڑی دفتر، وردی قلم سب سرکار کی ذمہ داری ہوتی ہے آپ ہیڈ آفس سے اپروول (منظوری) کرا لو اللہ کے راستہ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر دعا قبول کرتے ہیں، ہمارے اکثر جماعت کے ساتھیوں کو بھی ایسا گمان ہوتا ہے کہ ندیم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں کرناٹک اور مہاراشٹر میں علاقہ کے لوگ میرے پاس دعا کو آتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ مستجاب الدعوات میں ہمارے لئے دعا کیجئے میں دعا کرتا میرے اللہ اپنے ایمان والے بندوں کے گمان کی لاج رکھ لیجئے الحمد للہ دعا قبول ہوتی تھی میرے حضرت نے جماعت میں پوری دنیا کی ہدایت کے لئے دعا کو بھی کہا تھا اس کے لئے بھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں۔

سوال: ابی بتا رہے تھے کہ راہ سلوک میں آپ نے بہت کم وقت میں بڑی ترقی کی ہے؟

جواب: اگر حضرت فرما رہے تھے تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے یہ حقیر تو اپنے حال پر جب غور کرتا ہے تو کائنات کی بدتر مخلوق اپنے کو مانتا ہے اس احساس شرمندگی اور کمتری میں ایک چلہ تک میرا یہ حال ہوتا کہ میرا خودکشی کرنے کو دل چاہتا تھا کہ ایسے ناپاک سے اللہ کی زمین کو پاک ہو جانا چاہئے، حضرت سے بار بار فون پر عرض کرتا تھا، حضرت نے فرمایا یہ مقام فنا ہے مبارک ہو، حضرت کے فرمانے سے تھوڑی سی تسلی ہو جاتی تھی الحمد للہ ذکر میری زندگی بن گیا ہے اور اب الحمد للہ، اللہ کے فضل سے میرا قلب عجیب و غریب طرح جاری ہو گیا ہے، لطائف ستہ بھی میرے حضرت کی برکت سے جاری ہو گئے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواب بھی بڑے اچھے دکھائی دیتے ہیں مگر یہ سب تو بقول حضرت بس کھلونے ہیں جن سے اس راہ کے بچوں کو بہلایا جاتا ہے اصل تو یہ ہے کہ اللہ ایمان پر خاتمہ فرمادیں اور مغفرت فرمادیں اور زندگی کی دین کی کچھ خدمت سے قیمت بن جائے

سوال: ندیم بھائی آپ سے مل کر اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ آپ ایک دو سال کے مسلمان ہیں، آپ کی بول چال، چال ڈھال، آپ کا حلیہ کسی ادارہ یا علمی گھرانے کے کوئی عالم کا لگتا ہے حالانکہ آپ کسی دوسرے ماحول میں پروان چڑھے ہیں۔

جواب: احمد بھائی! اللہ کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں، میرے حضرت کہتے ہیں کہ آپ ہندو گھرانے میں پل کر بھی اسلامی فطرت پر تھے، اس لئے آپ کو بہت جلدی اسلام ظاہرہ باطن سے بھا گیا، مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ میں اسی دنیا کے لئے پیدا کیا گیا تھا، بلکہ ہندوانہ طور طریق مجھے بیگانہ سے محسوس ہوتے ہیں۔

سوال: آپ کا دوسری شادی کے بارے میں کیا پروگرام ہے؟

جواب: میرا دل اس جھمیلے میں پڑنے کو تیار نہیں اور چونکہ میں نے اپنے آپ کو کسی کے حوالہ کر دیا ہے اس لئے مجھے کچھ کہنے کا حق بھی نہیں، جیسے ڈور ہلے گی، ویسے ہی گڈا ناچے گا،

سوال: ماشاء اللہ واقعی، ابی حضرت رائپوری کا ملفوظ سناتے ہیں کہ ''ارادت کا مزہ فٹ بال بن جانے میں ہے'' کسی کا ہونے کا فائدہ تو اسی طرح ہوتا ہے آپ کو یہ جذبہ اور خود سپردگی مبارک ہو۔

جواب: آپ دعاء کیجئے اللہ تعالیٰ فٹ بال بنا دیں اور اس سے زیادہ موت تک بنائیں رکھیں۔

سوال: قارئین ارمغان کے لئے آپ کوئی پیغام دیں گے؟

جواب: ہمارے حضرت فرماتے ہیں یہ زمانہ ہے جب اللہ کی طرف سے ہدایت نازل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی ہے ہم لوگ اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے حصے میں جتنا ہو سکے لوگوں کی ہدایت لکھوائیں مجھے خود بھی ایسا ہی لگتا ہے، یہ اللہ کی طرف سے ہدایت کا فیصلہ ہی تو ہے کہ اللہ نے ایک ناجائز تعلق کو میرے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا دیا اگر ہم مسلمان ذرا سی فکر کریں تو دنیا کا نقشہ اسلامی بن سکتا ہے۔

سوال: آپ نے جماعت میں وقت لگانے کے دوران کچھ غیر مسلم لوگوں پر بھی کام کیا؟

جواب: بہت زیادہ تو میں نے کام نہیں کیا، کسی دکان پر سامان وغیرہ خریدنے یا ذاتی ضرورت سے جاتا تھا تو کسی نہ کسی سے ضرور بات کرتا تھا، اعظم گڑھ کے اجتماع میں حضرت مولانا سعد صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ "ہم انفرادی طور پر تو سب کو دعوت دینے کی بات کہہ رہے ہیں اور دوران سفر جماعتیں ٹرین وغیرہ میں سب کو ذہن میں رکھ کر تعلیم کریں" الحمدللہ اس کے بعد سے میرے لئے جماعت کے ساتھیوں کو ترغیب دینے کا موقع ملا، وراب تک ۷۷ر غیر مسلم مشرف با اسلام ہو چکے ہیں، وقت پورا ہونے کے بعد انشاءاللہ حضرت کے مشورے سے کام کرنا ہے۔

سوال: بہت بہت شکریہ ندیم بھائی! اللہ آپ کے وقت کو آپ کے ارادوں کو ساری انسانیت کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جواب: آمین، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اگست ۲۰۰۸ء

نوٹ: "نسیم ہدایت کے جھونکے" کی دوسری جلد بھی منظر عام پر آچکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ارمغان کا مختصر تعارف

ماہنامہ ''ارمغان'' جمعیت شاہ ولی اللہ پھلت ضلع مظفر نگر یوپی کا ترجمان ہے جو حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی (جن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے) کی زیر سرپرستی اور مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی کی ادارت میں نکلتا ہے ماہنامہ ارمغان گزشتہ سترہ (۱۷) سالوں سے پابندیٔ وقت کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے اور اس کی تعداد اشاعت میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے، ماہنامہ ارمغان اپنے مضامین کی افادیت اور دعوتی فکر کی وجہ سے واقعی ساری انسانیت کے لئے ایک ارمغان (تحفہ) ہی ہے اس میں ہر ماہ ایک خوش قسمت نومسلم بھائی کی سرگزشت انٹرویو کی شکل میں شائع ہوتی ہے جو بڑی چشم کشا، دلچسپ اور دعوت کے کام پر ابھارنے والی ہوتی ہے انٹرویوز ملک و بیرون ملک بہت پسند کئے جاتے ہے ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہو رہے ہیں، رسالہ میں حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی کے ارشادات، افادات، خطبات شامل اشاعت ہوتے ہیں خصوصا رسالہ کا ''آخری صفحہ'' تو رسالہ کی جان ہوتا ہے، ماہنامہ ارمغان کا سالانہ زر تعاون ۱۰۰ روپئے ہے جو رسالہ کی اہمیت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا اس عظیم دعوتی مشن میں اپنا حصہ لگانا ہے اس لئے پر خلوص گزارش ہے کہ خود بھی اس کے ممبر بنئے اور دوسروں کو بھی بنایئے۔

فقط

بندہ محمد روشن شاہ قاسمی

مہتمم دار العلوم سونو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلام سچا اور حقیقی دین ہے کہ دنیا کا کوئی انسان اس کی حقانیت کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ اس کی تعلیمات کو پیش کرنے والے حضرات خود اس کی تعلیمات سے آراستہ ہوں اور مخاطب میں شعور ہو اور وہ غیر جانبدارانہ طور پر ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنے کی کوشش کرے۔ تاریخ شاہد ہے کہ فاروقِ اعظمؓ جیسی شخصیت شمشیر بکف ہو کر غلط ارادے سے سرورِ کونین کی طرف چل دیتے ہیں لیکن جب بہن سے آیاتِ قرانی سنتے ہیں اور اس پر ایک لمحہ کے لیے غور کرتے ہیں تو حلقہ بگوش اسلام ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ صحابہ و تابعین کی تاریخ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ دو آدمیوں کی مختصر سی گفتگو سے انصار کا پورا قبیلہ مشرف با اسلام ہوتا ہے اور بیعتِ اسلام کے لیے پروانہ وار مکہ کی طرف دوڑ پڑتا ہے۔ جعفر طیار کی مختصر تقریر سن کر نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے سیل رواں کی طرح آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ تھی جس طرح اسلام پُر تاثیر تھا اسی طرح قوت ایمانی سے اسے بیان کرنے والے موجود تھے۔ جب بھی کسی نے اوصاف حمیدہ سے متصف ہو کر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا تو انکے ایک بیان کو سن کر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مشرف با اسلام ہوتے رہے۔ یہ صرف خیر القرون کے زمانے کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ اللہ نے ہر دور میں ایسے نفوس قدسیہ کو پیدا فرمایا ہے کہ جن کے مبارک ہاتھوں سینکڑوں لوگ کفر والحاد کی اندھیر نگریوں سے نکل کر اسلام کی ضیاء پاشیوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی نفوس قدسیہ میں جناب مولانا محمد کلیم صدیقی کا شمار ہوتا ہے کہ جن کے ہاتھوں سینکڑوں ایسے ہندو مشرف با اسلام ہوئے اور آج اسلامی تعلیمات کو جاننا اور ان پر عمل کرنا اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں بلکہ ایسے ہندو بھی ہیں جو کل تک بابری مسجد پر کھدال چلانے کو سعادت عظمی سمجھتے تھے اب مسلمان ہو گئے۔

زیر نظر کتاب میں مولانا موصوف کے ہاتھوں اسلام لانے والے ان حضرات کی کہانی انہی کی زبانی بیان کی گئی ہے۔ ہندوستان کے سفر کے دوران مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کو یہ کتاب پیش کی گئی جو حضرت نے پسند فرمائی اور فرمایا کہ یہ پاکستان میں شائع ہو تو اچھا ہے۔ مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کی اجازت سے اللہ تعالیٰ نے دارالاشاعت کراچی کو اس سعادت کی توفیق دی اللہ تعالیٰ اسے ہر خاص و عام کے لیے چراغ ہدایت بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

نسیم ہدایت کے جھونکے

DIU-04516